هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 20 | جمعۃ المبارک یکم نومبر 2013ء | 27؍ذوالحجہ 1434 ہجری قمری ❁ یکم نبوت 1392 ہجری شمسی | شمارہ 44

قرآن کی ظاہری اور خفیہ تلاوت

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن بلند آواز سے پڑھنے والا اعلانیہ صدقہ دینے والے کی طرح اور قرآن کی مخفی تلاوت کرنے والا خفیہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔

(جامع ترمذی کتاب فضائل القرآن باب من قرء حرفاً حدیث نمبر 2843)

یہ لوگ جو گھر بیٹھے ختم نبوت کے نعرے لگاتے ہیں یہ نہ ہی کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ختم نبوت دنیا کو بتا سکتے ہیں اور نہ ان میں اتنا حوصلہ ہے کہ بتا سکیں اور نہ اتنا علم ہے کہ بتا سکیں۔ پس آج احمدی ہی ہیں جو اس کام کو لے کر اٹھے ہوئے ہیں اور یہ بیڑا ہم نے اٹھایا ہے اور ہم ہی ہیں جنہوں نے اس کو انشاء اللہ انجام تک پہنچانا ہے۔

آج دنیا کا میڈیا یہ کہنے پر مجبور ہے کہ یہ اسلام جو جماعت احمدیہ پیش کر رہی ہے دنیا کو بتانے کی ضرورت ہے۔ یہ ہر ایک کے علم میں آنا چاہئے کیونکہ یہ دنیا کے امن کی ضمانت ہے۔ یہ دنیا میں محبت اور بھائی چارہ پھیلانے کی ضمانت ہے۔ بلکہ بہت سا پڑھا لکھا طبقہ اور بعض سیاسی لیڈروں نے بھی کہا کہ اسلام کی یہ خوبصورت تعلیم ہمارے سامنے کبھی بھی نہیں آئی۔

اللہ تعالیٰ نے اس راہنمائی کے ساتھ جو وہ خود پاک فطرت لوگوں کی کر رہا ہے، ان لوگوں کی راہنمائی کر رہا ہے جن پر اس کی رحمت کی نظر ہے، ہماری بھی یہ ذمہ داری لگائی ہے کہ اپنے عملوں سے اور اپنی تبلیغ سے رحمۃ للعالمینؐ کے پیغام کو دنیا تک پہنچا کر اسے تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچائیں۔ اپنی سجدہ گاہوں کو اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے کا ذریعہ بنائیں۔ اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے کے لئے اپنی سجدہ گاہوں کو اپنے آنسوؤں سے تر کرتے رہیں۔ انسانیت کو تباہ ہونے سے بچانے کے لئے ایک تڑپ اپنے اندر پیدا کریں۔

پس اے غلامانِ مسیح محمدی! اے رحمۃ للعالمینؐ کے عاشق صادق کے غلامو! اور اے رحمۃ للعالمینؐ کی محبت کا دم بھرنے والو! اٹھو اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت کے ساتھ اپنی سوچوں کو ملاؤ، اپنے عملوں کو ملاؤ، اپنی دعاؤں کو ملاؤ اور دنیا میں جلد تر رحمۃ للعالمینؐ کا جھنڈا لہرانے میں حصہ دار بن جاؤ۔ یہ تڑپ آج جرمنی میں رہنے والے احمدیوں کے لئے بھی ضروری ہے اور امریکہ میں رہنے والے احمدیوں کے لئے بھی ضروری ہے اور کبابیر کے رہنے والے احمدیوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ رحمۃ للعالمینؐ کی انسانیت پر رحمت کی تڑپ کا ادراک ہم نے عرب کو بھی کروانا ہے اور عجم کو بھی کروانا ہے۔ یورپ کو بھی کروانا ہے اور امریکہ کو بھی کروانا ہے اور دنیا کے ہر خطے کو کروانا ہے۔

جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 30 جون 2013ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کالسروئے جرمنی میں اختتامی خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

(الانبیاء:108) اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے تجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور سیرت پر نظر ڈال کر دیکھیں تو اللہ تعالیٰ کے اس کلام کی حرف بہ حرف تصدیق ہوتی ہے۔ آپؐ کی رحمت بے پایاں کے نظارے آپ کے سلسلۂ بیعت میں آنے والے صحابہ نے بھی دیکھے اور غیروں نے بھی دیکھے۔ حتیٰ کہ دشمنوں نے بھی دیکھے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں کہ تیرہ سال تک دشمنوں کی طرف سے آپ کے ماننے والوں، آپ کے عزیزوں اور خود آپ کو اس ظلم و بربریت کا نشانہ بنایا گیا کہ جس کی مثال نہیں ملتی اور پھر آپ کو ختم کرنے کے لئے آپ پر فوج کشی کی گئی۔ لیکن سراپا رحمت و شفقت جب فاتح کی حیثیت سے مکہ میں داخل ہوتے ہیں، جب ظلموں کی داستانیں رقم کرنے والے خود اپنے ظلموں کو یاد کر کے آپ سے چھپتے پھرتے ہیں یا مکہ سے فرار ہوتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ان کے عزیزوں کے ذریعے پیغام بھیجتے ہیں کہ اگر امن سے رہنے کا وعدہ کرتے ہو تو مکّہ کی گلیاں اور بازار اور گھر آج بھی تمہیں آزادی سے رہنے کا حق دیتے ہیں۔ آج تمہارا واسطہ اللہ تعالیٰ کے اُس عظیم رسول سے پڑا ہے جو رحمۃٌ للعالمین بنا کر بھیجا گیا ہے۔ پس آج یہ عظیم رسول تمہارے تمام سابقہ ظلموں کو معاف کرتے ہوئے تمہیں اس شہر میں امن سے رہنے کی اجازت دینے کا اعلان کرتا ہے اور یہ حُسنِ سلوک دیکھ کر دشمن یہ اعلان کئے بغیر نہیں رہ سکے کہ واقعی آپ اللہ کے سچے رسول ہیں اور خدا تعالیٰ نے

آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ پس اس سراپا رحمت سے صرف اپنوں نے فیض نہیں پایا بلکہ دشمنوں نے بھی اس کے حیرت انگیز نظارے دیکھے۔ حتیٰ کہ جانور بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت سے فیضیاب ہوئے۔ کہیں اونٹوں پر غیر ضروری بوجھ لادنے سے آپ منع فرما رہے ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 544 مسند عبداللہ بن جعفر حدیث نمبر 1745 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998)

تو کہیں چڑیا کے انڈے اٹھائے جانے کے ظلم سے آپ اپنے ساتھیوں کو منع فرما رہے ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 76، 77 مسند عبداللہ بن مسعود حدیث نمبر 3835 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998)

تو کہیں چیونٹیاں جن کو مسلنے سے انسان گریز نہیں کرتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت سے فیض پا رہی ہیں۔

(سنن ابی داؤد کتاب الجھاد باب کراھیۃ حرق العدو بالنار حدیث نمبر 2675)

پس یہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ رحمۃ للعالمین ہیں جن سے ہر ایک نے فیض پایا اور پھر صرف مادی، دنیاوی، اور معاشرتی زندگی سے تعلق رکھنے والی باتوں میں ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے چشمے جاری نہیں ہوئے بلکہ اس ربّ العالمین نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃٌ للعالمین کہہ کر مخاطب کر کے فرمایا تو پھر اپنی روحانی پرورش کا فیض بھی اس رحمۃٌ للعالمین کے ذریعے جاری فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ایک ایسی کامل شریعت جاری فرمائی اور قرآن کریم جیسی عظیم کتاب آپ پر اتاری جو ایک کامل اور مکمل ضابطہ حیات ہے جو نہ صرف روحانی بلکہ معاشی، معاشرتی، اخلاقی، علمی، سائنسی غرضیکہ ہر پہلو ہر مضمون کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے اور ایسے مخفی خزانے اس کتاب میں ہیں جو اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والوں اور رحمۃٌ للعالمین کے کامل پیرووٴں کو ملتے ہیں۔

لیکن اس وقت ہمیں فکر پیدا ہوتی ہے جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو بھی سنتے ہیں کہ میرے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد کچھ عرصہ تو میرے حقیقی متبعین اس آخری کتاب پر عمل کرنے والے ہوں گے لیکن پھر قرآن کا صرف نام باقی رہ جائے گا۔ اس پر عمل کرنے والے مشکل سے ملیں گے۔ علماء کہلانے والے جن سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ قرآن کے علوم و معارف سکھائیں گے، رحمۃ للعالمین کے ذریعے خدا تعالیٰ نے جو ہم پر احسان کیا ہے اس کے خزانے لٹائیں گے لیکن جب ان عالم کہلانے والوں کے پاس لوگ ان علوم و معارف کی تلاش میں جائیں گے تو وہاں جہالت کے سوا کچھ نہیں دیکھیں گے۔ فتنہ و فساد اور خود غرضیوں کے سوا اُن میں کچھ نظر نہیں آئے گا۔ امن و سلامتی کی تلاش کرنے والا انسان، رحمۃٌ للعالمین کی تعلیم سے فیض پانے کی خواہش کرنے والا انسان، رحمۃ للعالمین کی سیرت پڑھ کر اس سے متأثر ہونے والا انسان، اس بات کی تلاش میں سرگرداں انسان جب علماء کے نمونے دیکھے گا تو اسے پریشانی کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ قرآن کریم کے اس دعویٰ کی سچائی دیکھنے کی جستجو کرنے والا انسان کہ یہ کامل اور مکمل کتاب ہے جب علماء کے پاس جائے گا تو خالی ہاتھ آئے گا۔ ایسے میں وہ پریشان ہوگا کہ اگر یہ کتاب سچ ہے اگر اسوۂ حسنہ میں رحمۃ للعالمین نے ہمیں نمونے دکھائے ہیں وہ سچ ہیں تو کیا وہ رحمت وہ فیض وہ خدا تعالیٰ کے فضل صرف چودہ صدیاں پہلے تک ہی محدود رکھے گئے تھے۔ رحمۃٌ للعالمین کا فیض تو تمام عالموں اور تمام زمانوں تک پھیلا ہوا ہونا چاہئے تھا۔ کیا اب ہم صرف پرانے قصے کہانیاں پڑھ کر ہی خوش ہو جائیں گے کہ چودہ صدیاں پہلے یہ فیض مسلمانوں نے پایا۔ بلکہ ان کے ساتھ تعلق رکھنے والے غیر مسلموں نے بھی پایا۔ کیا ہم صرف اسی پر خوش ہوں گے؟ اب صرف پہلی کہانیاں سنا کر دنیا کو متأثر کریں گے؟ اور پھر ہم اس وقت مزید مایوس ہو جاتے ہیں جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پڑھتے ہیں کہ خلافت تھوڑے عرصے بعد ہی ملوکیت میں بدل جائے گی اور پھر ایک ایسا اندھیرا زمانہ آئے گا جو سینکڑوں سالوں پر محیط ہوگا۔ جیسا پہلے انبیاء کے ماننے والے اور علماء نے دین میں بگاڑ پیدا کر دیا تھا مسلمانوں میں بھی یہی کچھ ہوگا۔ پس اندھیرے زمانے کی اطلاع کی حدیث، علماء کے بگڑنے کی حالت کی خبر اور عملاً یہ سب کچھ دیکھ کر ایک دردمند مسلمان تڑپ کر کہے گا کہ اے اللہ! اے ربّ العالمین! تُو تو سب عالموں کا رب ہے! تُو تو سب زمانوں کا رب ہے۔ تُو نے تو ہر زمانے کی روحانی اور مادی پرورش کرنے کے سامان کا اعلان کیا ہے۔ تو پھر آج ہم اس روحانیت سے کیوں محروم ہیں۔ ہم رحمۃ للعالمین کی رحمت سے فیضیاب کیوں نہیں ہو سکتے۔ اس وقت ہمارے خدا کی ان حق کے متلاشیوں کو یہ آواز آئے گی کہ اس رحمۃ للعالمین کی اگلی پیشگوئیوں کو بھی تو دیکھو۔ اور جب ہم آگے دیکھتے ہیں تو وہاں محسن انسانیت اور رحمۃ للعالمین کے یہ جانفزا اور دل کو خوش کرنے والے الفاظ نظر آتے ہیں کہ قرآن کریم کے ان الفاظ کو بھی پڑھو کہ وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعۃ:4) اور ایک دوسری قوم بھی ہے جو پہلوں سے ملی نہیں لیکن ملے گی اور یہ سب کچھ دیکھے گی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ میرے مسیح اور مہدی کی قوم ہے۔ مسیح موعود کا آنا میرا آنا ہوگا۔ اس کے ذریعے سے پھر خلافت علی منہاج النبوۃ کا اجراء ہوگا جو قیامت تک جاری رہے گی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 285 حدیث النعمان بن بشیر حدیث نمبر 18596 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998)

رحمۃ للعالمین کی رحمت کے نظارے تمہیں ان میں نظر آئیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر چلنے کی کوشش کرنے والوں کے نظارے تم ان میں دیکھو گے۔ قرآن کریم کے علوم و معرفت کے خزانے وہ مسیح موعود لٹائے گا۔ قرآن کریم کی حقیقی تعلیم کو اپنے او پر لاگو کرنے کی کوشش کرنے والے اس کے ماننے والے ہوں گے جس کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق صادق بنا کر بھیجا ہے۔ اور پھر ہم نے دیکھا کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی ایک شان سے پوری ہوئی۔ رحمۃٌ للعالمین کو اپنی امت کے بگڑنے کی جو فکر تھی اس کو ربّ العالمین نے اپنے وعدہ کے مطابق دور فرمایا اور وہ عاشق صادق اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور نشانات کے جلو میں دنیا میں آیا اور دنیا میں قرآنی علوم و معرفت کے خزانے لٹاتا ہوا اپنے کام کی تکمیل کر کے اور اپنے بعد خلافت کے نظام کے جاری رہنے کی خوشخبری دے کر رخصت ہوا۔

آپ نے خلافت کے نظام کے جاری رہنے اور جماعت کی ترقیات کی خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا: ”تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔“

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305)

پھر آپ فرماتے ہیں: خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔

(ماخوذ از تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 62)

پس آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ساتھ جو خدا تعالیٰ نے خلافت احمدیہ کے ذریعہ ترقیات کا وعدہ کیا ہے یہ رحمۃ للعالمین کا ہی جاری فیض ہے تاکہ دنیا اپنے خدا کی پہچان کرے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کو سمیٹنے والی ہو۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو سلسلہ احمدیہ کی کامیابی اور خلافت کے نظام کے جاری رہنے کا فرمایا تھا اور یہ خوشخبری دی تھی اس کا ایک ایک لفظ سچ نکل رہا ہے۔ دشمن نے خلافت اولیٰ میں سمجھا کہ بڑی عمر کا کمزور شخص خلیفہ بنا ہے اب جماعت ختم ہوئی کہ اب ختم ہوئی۔ لیکن اس کمزور شخص نے جو دنیا کی نظر میں کمزور تھا خلافت کے نظام کو اس طرح مضبوط بنیادوں پر قائم کیا کہ مخالفین احمدیت حیران و پریشان ہو گئے۔ پھر خلافت ثانیہ کا دور آیا تو یہ سمجھے کہ ایک نوجوان ہے اس نے جماعت کو کیا سنبھالنا ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ جماعت کے جو بہت سے سرکردہ افراد تھے وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافت کا انکار کرتے ہوئے خلافت کی بیعت سے باہر نکل گئے۔ لیکن خلافت ثانیہ کا باون سالہ دور گواہ ہے کہ وہ دور دنیا میں جماعت کی ترقیات اور جماعت کے اندر انتظامی مضبوطی کا ایک شاندار دور ثابت ہوا۔ پھر خلافت ثالثہ کا دور آیا تو جہاں خدمت انسانیت کے نئے راستے کھلے جماعتی ترقیات نے نئی راہیں دیکھیں وہاں مخالفین احمدیت نے حکومت اور طاقت کے زور پر قانوناً جماعت کی ترقیات کو روکنے کی مذموم کوشش کی۔ لیکن یہ قافلہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا۔ پھر خلافت رابعہ کا وقت آیا تو دشمن نے اپنے زعم میں جماعت کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے۔ لیکن جن ہاتھوں اور پاؤں کے سلامت رہنے کی خدا تعالیٰ نے ضمانت دی ہوئی تھی اس کو دشمن کس طرح کاٹ سکتا تھا۔ جماعت نے ترقی کی نئی منازل طے کیں اور دنیا کے ایک حصے میں MTA کے ذریعے سے احمدیت کا پیغام پہنچنا شروع ہو گیا۔ اور دشمن جو جماعت کے ہاتھ پیر کاٹنے کی کوشش میں تھا وہ خدا تعالیٰ کی پکڑ میں آ کر فنا ہو گیا۔ پھر خلافت خامسہ کا دور آیا تو پھر بعض غیروں کی نظریں اس طرف ہوئیں کہ اب دیکھتے ہیں جماعت کی حالت کیا ہوتی ہے۔ لیکن وہ خدا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تسلی دلائی تھی کہ خلافت کے نظام کے ذریعے جماعت کی ترقی ہوگی، وہ خدا جس نے اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے خلافت علی منہاج النبوۃ کی خوشخبری دی تھی تاکہ اس ذریعے سے دنیا رحمۃ للعالمین کے جاری چشمے سے فیضیاب ہوتی رہے اس نے مجھ جیسے کمزور اور کم علم انسان کے ذریعے سے جماعتی ترقیات کے نئے دروازے کھولے۔ رحمۃ للعالمین کے پیغام کو دنیا کے ہر طبقے تک پہنچانے کا کام میرے ذریعے سے بھی اور افراد جماعت کے ذریعے سے بھی خدا تعالیٰ نے کروایا۔

جیسا میں گزشتہ خطبوں میں بھی پہلے بتا چکا ہوں کہ گزشتہ دنوں امریکہ اور کینیڈا کے دوروں میں میڈیا کے ذریعے دو کروڑ سے زائد افراد تک اسلام کا خوبصورت پیغام اور رحمۃ للعالمین کی خوبصورت سیرت پہنچانے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔

یہاں جرمنی میں بھی اس دورے میں مسجدوں کے افتتاح میڈیا نے، اخباروں اور ٹیلیویژن نے گزشتہ دوروں کی نسبت زیادہ کور (cover) کئے ہیں۔ دنیا نے جب اس محسن انسانیت اور رحمۃ للعالمین کی زندگی پر حملے کئے اور اسلام کو بدنام کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دینے کے بھی نئے راستے کھول دیئے۔ نئے راستے سمجھائے، نئے طریقے سمجھائے۔ اسلام کی امن پسند اور بھائی چارے کی تعلیم دنیا کو بتانے کی بھی توفیق ملی۔ گزشتہ دنوں میں نے برٹش پارلیمنٹ میں دوبارہ خطاب کیا تو انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہی بتائی۔ وہاں علاوہ دوسروں کے ایک پاکستانی جرنلسٹ بھی آئے ہوئے تھے۔ ایک پاکستانی اردو اخبار کے نمائندے ہیں یا وہاں لندن کے ایڈیٹر ہیں وہ بھی آئے ہوئے تھے۔ ان کو میں نے کہا کہ تم پاکستان میں تو ہمیں غیر مسلم کہتے ہو۔ اب میں تمہیں مانوں گا کہ اگر تم صحیح انصاف پسند جرنلسٹ ہو تو اپنے اخبار میں یہ لکھو کہ مرزا مسرور احمد نے برٹش پارلیمنٹ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کی۔

پس یہ لوگ جو گھر بیٹھے ختم نبوت کے نعرے لگاتے ہیں یہ نہ ہی کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ختم نبوت دنیا کو بتا سکتے ہیں اور نہ ان میں اتنا حوصلہ ہے کہ بتا سکیں اور نہ اتنا علم ہے کہ بتا سکیں۔ پس آج احمدی ہی ہیں جو اس کام کو لے کر اٹھے ہوئے ہیں اور یہ بیڑا ہم نے اٹھایا ہے اور ہم ہی ہیں جنہوں نے اس کو انشاء اللہ انجام تک پہنچانا ہے۔

آج دنیا کا میڈیا یہ کہنے پر مجبور ہے کہ یہ اسلام جو جماعت احمدیہ پیش کر رہی ہے دنیا کو بتانے کی ضرورت ہے۔ یہ ہر ایک کے علم میں آنا چاہئے کیونکہ یہ دنیا کے امن کی ضمانت ہے۔ یہ دنیا میں محبت اور بھائی چارہ پھیلانے کی ضمانت ہے۔ بلکہ بہت سا پڑھا لکھا طبقہ اور بعض سیاسی لیڈروں نے بھی کہا کہ اسلام کی یہ خوبصورت تعلیم ہمارے سامنے کبھی بھی نہیں آئی۔ کینیڈا میں ایک اخبار کے نمائندے نے یا اخبار کے مالک نے جنہوں نے ڈینش کارٹونوں کو لے کے بھی اپنے اخبار میں شائع کیا تھا، وہ بھی اس پریس میٹنگ میں آیا ہوا تھا۔ اس نے اب اپنے اخبار میں آرٹیکل لکھا اور اس نے یہ کہا کہ میں اسلام کے خلاف بہت کچھ کہہ چکا ہوں۔ لیکن آج مرزا مسرور احمد نے مجھے جو اسلام کی خوبصورت تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ دکھایا ہے اس کے بعد میں یہ کہتا ہوں کہ اسلام امن پسند مذہب ہے۔ بلکہ بعض فنکشنز میں مسلمان پڑھا لکھا طبقہ بعض اسلامی ملکوں کے قونصلیٹ اور ایمبیسیڈر وغیرہ بھی اور ایسی تنظیمیں جو شدت پسندی کے خلاف ہیں ان کے سربراہان بھی، ان کے مسلمان لیڈر بھی آئے ہوئے تھے جنہوں نے مجھے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کے جوابات ہمیں نہیں آتے تھے اور ہم ٹال مٹول سے کام لیتے تھے۔ کھل کے کچھ نہیں کہہ سکتے تھے۔ آج تم نے یہ جواب دے کر اور ہمیں سمجھا کر ہمارے سر اونچے کر دیئے ہیں۔ امریکہ اور کینیڈا کوئی چھوٹے ملک نہیں ہیں۔ فاصلوں کے لحاظ سے ملک کے ایک حصے سے دوسرے تک بذریعہ جہاز سفر کریں تو بھی چار پانچ گھنٹے لگ جاتے ہیں یا اس سے زیادہ بھی لگ جاتا ہے اور ایک حصے سے دوسرے حصے میں وقت کا فرق بھی دو تین گھنٹے سے زائد تک کا ہے۔ یورپ میں تو اتنے فاصلے میں چار پانچ ملک آ جاتے ہیں جتنا وہ ایک ملک ہے۔ پس وہاں کے ہر طبقے تک یہ پیغام پہنچنا خلافت احمدیہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائیدات کی دلیل ہے۔ امریکہ کے دو بہت بڑے اخباروں اور کینیڈا کے ٹی وی چینل جو پورے ملک کو کور (cover) کرتا ہے بی بی سی کے برابر ہے۔ ان ٹی وی چینلز اور اخباری نمائندوں کو میں نے یہ بھی کہا تھا کہ آج تم اسلام کے پیغام کو نہیں مانو گے تو تمہاری نسلیں ضرور اس کی آغوش میں آئیں گی۔ یہی ایک مذہب ہے جسے رب العالمین نے رحمۃ للعالمین کے ذریعے دنیا کی بھلائی

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 270

مکرم حسام بن غسان النقیب صاحب (3)

پچھلی دو قسطوں میں ہم نے مکرم حسام النقیب صاحب کی زبانی ان کے اور ان کے والد صاحب کے احمدیت کی طرف سفر کی داستان میں انکی بیعت تک کے حالات بیان کئے تھے۔اس قسط میں ان کی داستان کو مزید آگے بڑھاتے ہیں۔

تبلیغِ حق کی ایک کوشش

مکرم حسام صاحب بیان کرتے ہیں: احمدیت کی سچائی پرکھ کر صدق دل سے اس پر ایمان لانے اور دل کی گہرائیوں سے یہ یقین کر لینے کے بعد کہ یہی حقیقی اسلام ہے مَیں نے چاہا کہ مَیں اپنے قریبی دوستوں کو بھی اس خیر سے آگاہ کروں۔لہذا میں نے فون کر کے انہیں اپنے ایک دوست کے خالی گھر میں جمع ہونے کے لئے بلایا۔ مقررہ وقت پر سب وہاں پہنچ گئے۔ان میں سے اکثریت ان دوستوں کی تھی جن کے ساتھ میں نے میٹرک تک اکٹھے تعلیم حاصل کی تھی پھر ہر ایک اپنی پڑھائی کی فیلڈ میں چلا گیا اور ہمارے رابطے کم ہوگئے۔کچھ دیر ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد سب نے پوچھا کہ آپ نے ہمیں کس لئے جمع کیا ہے؟ میرا دل اور ہاتھ کانپ رہے تھے کیونکہ مجھے خطرہ تھا کہ کہیں وہ میری بات کو سمجھے بغیر جلد بازی میں انکار نہ کردیں۔لیکن میں نے دعا اور حوصلہ کے ساتھ بات شروع کی جبکہ میرے سب دوست ہمہ تن گوش تھے۔ میں نے کہا کہ میں نے آپ کو عظیم الشان اہمیت کے حامل ایک امر کے بارہ میں بتانے کے لئے جمع کیا ہے۔کچھ عرصہ قبل میری زندگی میں ایک غیر معمولی تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ میرا تعارف ایک ایسی جماعت سے ہوا ہے جو حقیقی اسلام پیش کرتی ہے۔ وہ ہر مشکل سے مشکل اسلامی مسائل کا نہایت معقول اور مدلل حل پیش کرتی ہے۔ یہ جماعت احمدیہ ہے جس کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا دعویٰ ہے کہ وہی امام مہدی و مسیح موعود ہیں۔قرآن کریم اور احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں مذکور پیشگوئیوں کے مطابق میں نے انہیں سچا پایا ہے اور اپنے دل سے ان کی بیعت کرلی ہے۔ میں آپ کی طرح ہی ایک مسلمان ہوں جس کا ارکان اسلام وارکان ایمان پر مکمل ایمان ہے۔لیکن مَیں یہ نہیں مانتا کہ قرآن کریم میں ناسخ ومنسوخ ہے، نہ یہ کہ اب وحی الٰہی منقطع ہوچکی ہے، نہ ہی یہ یقین رکھتا ہوں کہ دجال سے مراد ایک لحیم وشحیم دیوقامت اور عجیب الخلقت شخص ہے بلکہ اس سے مراد ایک گمراہ گروہ ہے جو مختلف وسائل سے لوگوں کو گمراہی کے راستہ پر ڈال رہا ہے۔نیز مَیں یہ بھی نہیں مانتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی ظاہری مادی جسم کے ساتھ آسمان پر زندہ موجود ہیں، بلکہ میرا ایمان ہے کہ وہ تمام انبیاء کی طرح وفات پا گئے ہیں۔ میرا یہ بھی ایمان ہے کہ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام سے مراد آخری زمانے میں امت محمدیہ سے ایک شخص کی بعثت ہے جس کو مسیح ناصریؑ جیسے حالات کی وجہ سے ان کا نام دیا گیا ہے۔مَیں یہ نہیں مانتا ہوں کہ جنّ کوئی ایسی مخلوق ہے جو غیب جانتی ہے اور ہمارے جسموں میں داخل ہوسکتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

یہ کفر ہے!!

میرا اندازہ تھا کہ اب یہ مجھ سے پوچھیں گے کہ ان مذکورہ امور کی صداقت کے تمہارے پاس دلائل کیا ہیں؟ اور میں دلائل بیان کردوں گا تو ان کی تشفی ہوجائے گی۔لیکن ان کا ردّعمل میری توقع کے بالکل برخلاف تھا۔ میرے خاموش ہوتے ہی چند لمحوں کے لئے سنّاٹا چھا گیا۔ پھر تقریبًا سب کی ہی آوازیں کچھ یوں بلند ہونے لگیں: یہ کفر ہے، یہ دین اسلام سے خروج ہے۔کیا تمہارا والد تمہیں یہ سب کچھ سکھاتا ہے؟ کیا تمہیں خود یہ احساس نہیں ہوا کہ تم صراط مستقیم سے بہت بھٹک گئے ہو؟

ان کے مذکورہ بالا تبصروں کے ساتھ سوالوں کی بھرمار بھی ہونے لگی۔ میں ایک سوال کا جواب دینے کی کوشش کرتا تو اس کے دوران ہی دسیوں سوال اور کردیئے جاتے۔ دراصل یہ سوال جواب لینے کی خاطر نہیں کئے جارہے تھے بلکہ مجھے باور کروانے کی کوشش کی جارہی تھی کہ تمہارے ایک ایک لفظ پر ہزار ہزار اعتراض ہوتا ہے۔پھر تم کیسے کہہ رہے ہو کہ تم حقیقی اسلام کی نمائندہ جماعت میں جا ملے ہو۔میں ایک ساتھ ان سب سوالوں کا جواب دینے سے قاصر تھا اور وہ تھے کہ مجھے بولنے ہی نہ دیتے تھے۔لہٰذا میں خاموش ہوا تو یہ سب مجھے نصیحت کرنے لگ گئے کہ تمہارا راستہ دین سے خروج کا راستہ ہے۔اس لئے اپنا خیال کرو اور براہ کرم ہمارے ساتھ اس بارہ میں آج کے بعد بات نہ کرنا۔

شک سے یقین تک

دوستوں کے ردّعمل کی وجہ سے مجھے شدید صدمہ ہوا۔ احمدیت کی سچائی کو پرکھنے کیلئے میں نے مہینوں تک دن رات ایک کر کے کتب کا مطالعہ کیا تب میں صحیح اور غلط کی تمیز کے قابل ہوا تھا لیکن یہ بات مجھے حیرت زدہ کر رہی تھی کہ میرے ان دوستوں کے پاس ایسا کیا تھا کہ میرے چند الفاظ سن کر ہی انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ یہ غلط ہے اور دین سے خروج ہے؟ وہ اتنی جلدی اس نتیجہ پر کیسے پہنچ سکتے ہیں؟ ایسے سوالات کا میرے پاس ایک ہی جواب تھا اور وہ یہ کہ میں نے اپنے کمرے کو گوشۂ تنہائی بنالیا اور فیصلہ کیا کہ میں اپنے دوستوں کے اس ردّعمل کی حقیقت ضرور جان کر رہوں گا خواہ اس میں میرا جتنا وقت بھی لگ جائے۔چنانچہ میں نے انٹرنیٹ پر جماعت کے خلاف لکھا جانے والا لٹریچر پڑھنا شروع کردیا۔ یہ نہایت خوفناک راستہ تھا۔معترضین کی کتب سے ہر بار مجھے کسی نئی بات کا پتہ چلتا۔ ان کی باتیں پڑھ کر میرا یقین شک میں بدلنا شروع ہوجاتا چنانچہ میں اعتراضات کو لے کر مکرم منیر ادلبی صاحب کے پاس جاتا تو ان کی طرف سے وضاحت اور بیانِ حقیقت کے بعد تمام شکوک پھر یقین میں تبدیل ہونا شروع ہوجاتے۔ میں کچھ عرصہ تو انہی کیفیات سے دوچار رہا لیکن چند ایام کے بعد ہی اس طریق سے بیزار ہوگیا اور مجھے خیال گزرا کہ میری یہ کیفیت عدم علم کی وجہ سے ہے۔ لہذا میں نے اپنی اسی گوشہ نشینی کے ایام میں ہر قسم کی دینی کتب کا مطالعہ شروع کردیا۔اس میں تفسیرِ آیات، جنّ، ناسخ ومنسوخ، فقہ، اصول دین، حلال وحرام وغیرہ جیسے ہر قسم کے موضوع پر میں نے لٹریچر کا وسیع مطالعہ کیا۔ گو عقلی اور منطقی اور تحقیقی اعتبار سے تو احمدیت کی صداقت میرے لئے روشن تھی لیکن میرے دل میں اُس دھچکے کی وجہ سے ایمان پوری طرح راسخ نہیں ہو رہا تھا۔ اور اس میں بھی خدا تعالیٰ کی عظیم حکمت کارفرما تھی کیونکہ مجھے تو خدا کے حضور جھکنا بھی نہیں آتا تھا لیکن اس دھچکے کی وجہ سے جہاں میں نے علوم اسلامیہ کا وسیع طور پر مطالعہ کیا وہاں اس نتیجہ پر بھی پہنچا کہ میں اپنی تحقیق ومطالعہ سے حق تک نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ مجھے اس کے لئے خدا کی طرف جھکنا چاہئے۔لہٰذا ایک رات میں نے دو رکعت نماز پڑھی جس میں مَیں نے اپنے رب سے خوب مناجات کرتے ہوئے دعا کی کہ مجھے اس حالت سے نجات بخش، مجھے حق اس طرح دکھادے کہ میرا دل اس پر اطمینان کے ساتھ استقامت اختیار کر جائے۔اس دعا کے بعد خدا تعالیٰ کی رحمت مجھے پر بارش کی طرح نازل ہونے لگی۔ اور تسکینِ قلب اور ازدیاد ایمان کے ایسے سامان ہوئے کہ جن سے قبل ازیں مَیں ناآشنا تھا۔

ایم ٹی اے سے تعارف

میری دعا کا ایک ثمر ایم ٹی اے سے تعارف کی شکل میں ظاہر ہوا۔ ہوا یوں کہ ایک روز میرے ایک دوست نے مجھ سے کہا کہ جب ہم میٹرک میں پڑھتے تھے تو اس وقت بھی تم اکثر دجال کے بارہ میں بات کیا کرتے تھے۔ کیا یہ خیالات اسی جماعت کے ہیں جس جماعت میں تم اب شامل ہوئے ہو؟ اس کے سوال نے مجھے چونکا دیا۔ مجھے یاد آ گیا کہ میں نے دجال کے بارہ میں صحیح تفسیر تو لقاء مع العرب میں سنی تھی۔ اور پھر جماعت کی کتابوں میں بھی اسی تشریح کو پڑھا تھا۔ لہذا ان دونوں امور کا آپس میں تعلق تو واضح تھا لیکن میرے ذہن میں یہ خیال کبھی نہ آیا تھا۔توثیق کے لئے میں نے فورًا احمدی دوست مکرم خالد البراقی صاحب کو فون کیا اور ان سے پوچھا کہ کیا جماعت کا کوئی ٹی وی چینل بھی ہے؟ انہوں نے بتایا کہ جماعت کا وہی چینل ہے جس پر آپ لقاء مع العرب دیکھا کرتے تھے۔

میں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ اس نے میری دعا کی استجابت کا پہلا ثمر اس شکل میں مجھے عطا فرما دیا۔

رؤیائے صالحہ

مجھے قبل ازیں زندگی میں کبھی کوئی خواب نہ آتی تھی۔ لیکن میری مذکورہ بالا دعا کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے رؤیائے صالحہ سے اس قدر نوازا یہاں تک کہ میرا دل ایمان کی نعمت سے معمور ہوگیا اور بے مثال استقامت عطا ہوگئی۔

ایک رؤیا میں مَیں نے دیکھا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام مجھ سے مخاطب ہیں اور مجھے نصیحت فرما رہے ہیں۔ مجھے صرف آپ کی آواز سنائی دیتی ہے۔ میں آپ کے نصائح سننے کے بعد عرض کرتا ہوں کہ حضور میں آپ کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ یہ کہتے ہی میرے لئے حضور علیہ السلام کی وہ تصویر ظاہر ہوگئی جسے عمومًا ہم ایم ٹی اے پر دیکھتے ہیں۔ مجھے اس رؤیا سے بہت تسلی اور اطمینان نصیب ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس

ابھی تک کے واقعات کا تعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے عہد مبارک سے ہے۔ انہی ایام میں مَیں نے ایک عجیب رؤیا دیکھا۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی جس میں آپ نے سبز رنگ کا نہایت خوبصورت لباس پہنا ہوا تھا۔آپ کے دائیں جانب حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ کی تصویر تھی جس میں انہوں نے سیاہ رنگ کی نہایت خوبصورت رداء پہنی ہوئی تھی۔ آپ کے دائیں جانب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تصویر تھی، آپ نے بھی اسی طرح کی خوبصورت رداء اوڑھی ہوئی ہے۔ اور آپ کے دائیں طرف حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور ان کے دائیں جانب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تصویر تھی اور انہوں نے بھی نہایت خوبصورت ردائیں اوڑھی ہوئی تھیں جن کے رنگ گہرے تھے۔ جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دائیں جانب ایک اور شخص کی تصویر تھی، اس نے بھی نہایت خوبصورت لباس پہنا ہوا تھا لیکن اس کا رنگ روشن تر، چمکیلا اور نیا نیا تھا۔مَیں خواب میں ہی کہتا ہوں کہ میرے علم کے مطابق تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چار خلفاء ہیں پھر یہ پانچویں شخصیت کس کی ہے؟

جب خواب سے جاگا تو اس خواب کو حدیث النفس سمجھ کر بھول گیا، لیکن محض چند دنوں کے بعد ہی یہی خواب اسی مذکورہ تفصیل کے ساتھ دوبارہ دیکھی تو میں کچھ سوچنے پر مجبور ہوگیا۔ ابھی کسی نتیجہ پر نہ پہنچا تھا کہ چند ایام کے بعد پھر یہی خواب دیکھی۔ مسلسل تین دفعہ ایک ہی خواب دیکھنے کے بعد مجھے یہ تو احساس ہوگیا کہ یہ حدیث النفس نہیں ہے لیکن اس کا تعبیر مجھے اس وقت سمجھ آئی جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات کی اطلاع ملی۔ مجھے آپ کی وفات کا بہت شدید صدمہ ہوا۔ آپ کو میں نے دس سال قبل لقاء مع العرب میں دیکھا تھا۔ آپ کا ہنستا مسکراتا صبیح چہرہ پہلی نظر میں میرے دل میں اتر گیا تھا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی بیعت کی بھی توفیق عطا فرمائی تھی۔ ہم تعزیت کے لئے صدرِ جماعت شام مکرم نذیر المرادنی صاحب مرحوم کے گھر گئے جہاں دیگر احمدی بھی جمع تھے۔ دو تین روز کے بعد ہمیں خبر ملی کہ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اللہ تعالیٰ نے خلافت کی رداء اوڑھائی ہے۔ اس روز مکرم نذیر المرادنی صاحب کے گھر پر جمع ہوئے تو بعض احمدیوں نے خلیفہ رابعؒ کی وفات اور خلیفہ خامس کے انتخاب کے بارہ میں اپنی خوابوں کا بھی ذکر کیا۔ اس وقت مجھے اپنا رؤیا بھی یاد آ گیا اور اس کی تفہیم بھی ہوگئی کہ دراصل اس میں مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے انتخاب کی خبر دی گئی تھی۔

ایسے رؤیائے صالحہ سے جہاں مجھے استقامت کی بے مثال دولت نصیب ہوئی وہاں اس بات پر بھی علی وجہ البصیرت ایمان بڑھا کہ میں نے جو راہ چنی ہے وہ درست ہے اور مسیح موعود علیہ السلام خدا کے سچے امام مہدی اور مسیح موعود ہیں اور آپ کی جماعت ہی آخری زمانے کی موعود جماعت ہے جس کے ساتھ اسلام کی ترقی اور اسکا غلبہ وابستہ ہے۔

(باقی آئندہ)

ہفت روزہ **الفضل انٹرنیشنل کا**

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

رَحمَۃٌ لِلعَالَمِین صلی اللہ علیہ وسلم

تحریر فرمودہ: حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

قسط نمبر 4

گزشتہ انبیاء کے لئے رحمت

جب میں نے محسوس کرلیا کہ انسان فطرتاً نیک ہے اوراس میں اعلیٰ ترقیات کے جوہر مخفی ہیں اور خداتعالیٰ کے قرب کی راہیں غیر محدود ہیں تو میں نے کہا کہ آؤ دیکھیں انسان نے کیسے کیسے باکمال وجود پیدا کئے ہیں اور نسلِ انسانی کے اعلیٰ نمونوں کا مطالعہ کریں اور دیکھیں انہوں نے کن کن کمالات کو حاصل کیا ہے اور کن بلندیوں تک پرواز کی ہے۔ اور میں عالمِ خیال میں ہندوؤں کی طرف مخاطب ہوا اور اُن سے پوچھا کہ آپ لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ سب سے قدیم قوم ہیں اور آپ کا مذہب سب سے پرانا ہے۔ کیا آپ کے مذہب میں کوئی باکمال لوگ بھی پیدا ہوئے ہیں؟ مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ ہندو قوم میں بڑے بڑے باکمال لوگ گزرے ہیں۔ میرے سامنے انہوں نے ویدوں کے رشیوں کی تعریف کی، منو جی کی خبر دی، بیاس جی سے آشنا کیا، کرشن جی کے حالات سنائے، رام چندر جی کے واقعات سے آگاہ کیا۔ اور میرا دل ان کی باتوں کو سن کر اوران کی دنیا کو نیک بنانے کی جدوجہد کو معلوم کرکے بہت ہی لطف میں آیا۔ تب میں نے اُن سے سوال کیا، آپ کے ہمسایہ میں بدھ مت والے بستے ہیں کچھ ان کے بانی کی نسبت مجھے خبر دیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ تو ایک دھوکا خوردہ انسان تھے، کچھ ایسے خدارسیدہ آدمی نہ تھے۔ میں نے کہا کسی اَور قوم کے بزرگ کا حال بتائیں۔ لیکن انہوں نے یہی کہا کہ ہمارا مذہب سب سے قدیم ہے اور خداتعالیٰ نے سب ہدایت ہمارے بزرگوں کی معرفت دنیا کو دے دی ہے۔ اس کے بعد اسے کسی اَور الہام کے بھیجنے اور معرفت کا رستہ بتانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ تب مَیں بدھ مت والوں کی طرف متوجہ ہوا اور اُن سے اس مذہب کے بانی کے حالات پوچھے۔ انہوں نے بدھ جی کے حالات جو سنائے وہ ایسے دلکش اور مؤثر تھے کہ میرا دل بھر آیا اوران کی محبت میرے دل میں گڑ گئی اور میں نے کہا کہ آپ کے مذہب کے بانی واقع میں بڑے آدمی تھے۔ انہوں نے خود دکھ برداشت کئے اور دوسروں کو سُکھ دیئے، خود تکالیف برداشت کیں اوردوسرں کو آرام پہنچایا، اپنی زندگی کی ہر گھڑی کو بنی نوع انسان کی خیرخواہی میں صَرف کیا، ان کے حالات بالکل کرشن جی اور رام چندر جی کی طرح کے ہیں اور وہ بھی انہی کی طرح آسمانِ روحانیت کے چمکتے ہوئے ستارے ہیں، پھر نہ معلوم ہندو لوگ ان کو کیوں اچھا نہیں سمجھتے اوران کے حسن کی قدر نہیں کرتے۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ کو غلطی لگی ہے۔ ہمارے گوتما بُدھ اور رام چندر جی اور کرشن جی میں کوئی مناسبت نہیں۔ آپ جو کچھ کرشن جی اور رام چندر جی کی نسبت سنتے ہیں وہ تو قصے اور کہانیاں ہیں۔ ہندوؤں کے بزرگ ہمارے مذہب کے بانی کی حقیقت تک کہاں پہنچ سکتے تھے۔ میں نے ہر چند اصرار کیا کہ دونوں قوموں کے بزرگوں کے حالات آپس میں مشابہ ہیں اور ان مخالفوں کے بھی۔ لیکن بدھ مت کے لوگ نہ مانے اور نہ مانے۔ اور مَیں زرتشتیوں کی طرف متوجہ ہوا اور اُن سے پوچھا کہ کیا ان میں بھی کوئی بزرگ گزرا ہے؟ زرتشتیوں نے اپنے بزرگ زرتشت کے احوال سنائے جن کو سن کر میرے دل کی کلی کِھل گئی اور میرا سینہ خوشی سے بھر گیا۔ کیونکہ اس مردِ نیک سیرت کی زندگی ایک اعلیٰ درجہ کا سبق تھی، بدی کے خلاف اس کی جدوجہد، نیکی کے قیام کے لئے اس کی مساعی، بندوں کو خداتعالیٰ کی طرف پھیر لانے کے لئے اس کی تگ ودَو کچھ ایسی شاندار تھی کہ منجمد خون میں بھی حرارت پیدا ہوتی تھی، ساکن دل بھی حرکت کرنے لگتا تھا۔ میں نے ان کے احوال معلوم کئے اور بہت ہی فائدہ حاصل کیا۔ میں نے کہا کہ وہ بالکل کرشنؑ، رامچندر، بدھ، کا نمونہ تھے اور واقع میں اِس قابل کہ ان کے نمونہ سے فائدہ اُٹھایا جائے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کی جائے۔ لیکن میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب ان کے ماننے والوں نے اس بات کو بہت ہی بُرا مانا اور اس قول میں اپنے بزرگ سردار کی ہتک محسوس کی اور کہا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ ہندوؤں کا تعلق تو بداَرواح سے ہے؟ آپ نے نہیں سنا کہ ان کا تعلق دیوتا سے ہے اور اِندر سے؟ اور اگر آپ ہماری کتب پڑھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ بداَرواح کے نام ہیں۔ پھر آپ نے کس طرح ان لوگوں کے بزرگوں کو ہمارے آقا سے مشابہت دی۔ میری حیرت جو دوسری اقوام کے رویہ سے پہلے ہی ترقی پر تھی اَور بھی بڑھ گئی۔ اور میں تعجب اور حیرت سے دوسری قوموں کی طرف متوجہ ہوا۔ میں نے یہود کو مخاطب کیا اور اُن سے اُن کے بزرگوں کے حالات دریافت کئے۔ انھوں نے ایک لمبا سلسلہ بزرگوں کا پیش کیا، انہوں نے دنیا کی ابتداء آدمؑ سے بیان کی اور نوحؑ کے طوفان اوران کی فتوحات کا ذکر کیا، پھر ابراہیمؑ اور اس کی کامیابیوں اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور یوسفؑ اور موسیٰؑ اور ہارونؑ اور داؤدؑ اور یسعیاہؑ اور عزراؑ اوران کے علاوہ بیسیوں اَور بزرگوں کے کارناموں کا ذکر کیا۔ انہوں نے خصوصیت سے موسیٰؑ کا ذکر کیا کہ وہ بہت بڑے نبی تھے اور ان کے ذریعہ سے دنیا میں شریعت تکمیل کو پہنچی۔ اور انہوں نے کہا کہ ان کی شریعت کے احکام ایسے کامل ہیں کہ جب تک زمین و آسمان قائم ہیں کوئی شخص ان کا ایک شُعشہ بھی مٹا نہیں سکتا۔ میں نے دیکھا کہ اِس سلسلہ میں ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور داؤدؑ خاص شان کے انسان تھے۔ ابراہیمؑ کے حالات تو ایسے تھے کہ دل محبت اور پیار کے جذبات سے لبریز ہو جاتا تھا اور موسیٰؑ کی قومی تربیت کی جدوجہد اور اللہ تعالیٰ کی طرف ایک بچہ کی سی سادگی کے ساتھ رجوع ایسا دلکش نظارہ تھا کہ وہاں سے ہلنے کو دل نہ چاہتا تھا مگر داؤد کا عشق بھی کچھ کم ولولہ انگیز نہ تھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ داؤدؑ کے ہر ذرّہ میں محبت کی بجلی سرایت کرگئی تھی اور اُن کی آواز کی ہر لہر میں موسیقی کی روح ناچتی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ ان کے دردانگیز نوحے نہ صرف اللہ تعالیٰ کی محبت کی گہرائیوں کا پتہ دیتے تھے بلکہ ان کے عشقیہ گیتوں میں ایک ایسے معشوق کی محبت کا بھی اظہار تھا جو ابھی دنیا میں پیدا نہ ہوا تھا مگر اہلِ بصیرت لوگوں کو اُس کی انتظار تھی اور وہ اپنی روحانی آنکھوں سے اسے ہی دیکھ کر اس کے عاشق ہو رہے تھے۔ مجھے موسیٰؑ کی باتوں میں بھی یہ جھلک نظر آئی مگر وہاں ایک فلسفی بولتا ہوا مجھے دکھائی دیا۔ اور داؤدؑ کے نغموں میں عشق کا ترنم اور محبت کا سوز پایا جاتا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا داؤدؑ نے ایک ہی وقت میں سورج چاند کو دیکھا۔ کبھی ایک کے جلال کو دیکھتے اور کبھی دوسرے کے جلال کو۔ وہ ایک کی قوتِ عاکسہ پر عَش عَش کرتے تو دوسرے کی قوتِ مُنعکسہ پر۔ میری روح یہود کے بزرگوں کے حالات معلوم کرکے بے حد مسرور ہوئی اوراس نے خیال کیا یہاں سے مجھے میری بے چینی کا علاج ملے گا۔ اور اس نے ان سے دریافت کیا کہ آپ لوگوں کا خیال ہندوؤں اور بُدھوں اور زرتشتیوں کے بزرگوں کے متعلق کیا ہے؟ میری حیرت کی حد نہ رہی جب انہوں نے بھی مجھے یہ جواب دیا کہ آپ ان لوگوں کے دھوکا میں نہ آئیں وہ سب گمراہ لوگ تھے۔ الہام تو صرف عبرانی میں ہوسکتا ہے، خداتعالیٰ کی زبان بھی عبرانی ہے اور جنت کی زبان بھی عبرانی۔ اور فرشتے بھی عبرانی زبان ہی بولتے ہیں اوران لوگوں کا دعویٰ تو سنسکرت اور پراکرت اور پہلوی زبان میں الہام کا ہے، ان کے دعوے تو بالبداہت غلط ہیں۔ بعض لوگوں نے احتجاج کیا کہ شیطان کی زبان بھی تو آپ کے نزدیک عبرانی تھی۔ پھر جب شیطان سنسکرت، پراکرت اور پہلوی جاننے والوں کے دلوں میں وسوے ڈال لیتا تھا تو فرشتے نیک باتیں کیوں نہیں ڈال سکتے تھے؟ اور جب کہ وہ لوگ بھی خداتعالیٰ کی مخلوق تھے تو ان کے لئے خداتعالیٰ نے کیا کیا؟ مگر انہوں نے ان باتوں کی طرف توجہ نہ کی اور کہا سب مخلوق ایک سی نہیں ہوتی۔ ہم خدا کی چنیدہ قوم ہیں، ہم اور دوسرے برابر نہیں ہوسکتے۔ میرا دل پھر اندر ہی اندر بیٹھنے لگا۔ مجھے پھر نور غائب ہوتا ہوا اور تاریکی پھیلتی ہوئی نظر آئی اور میں افسردہ دلی سے مسیحیوں کی طرف مخاطب ہوا۔ میں نے عالَمِ خیال میں ان سے بھی مسیح کے متعلق سوال کیا اور انہوں نے جو حالات اُن کے سنائے وہ ایسے دردناک تھے کہ میری آنکھوں میں بار بار آنسو آجاتے تھے۔ میں نے کہا بیشک یہ بزرگ بھی بالکل دوسری اقوام کے بزرگوں کی طرح بہت بڑے پایہ کے تھے مگر میری اِس بات سے خوش ہونے کی بجائے وہ لوگ ناراض ہوئے اور کہا کہ آپ دوسرے بزرگوں کا ذکر نہ کریں یہود سے باہر تو کوئی بزرگ ہوا ہی نہیں۔ اور یہود کے بزرگ بھی گو خداتعالیٰ کی طرف سے تھے مگر سب کے سب گنہگار تھے۔ آدمؑ سے لے کر ملاکیؑ تک بلکہ یحییٰؑ تک ایک بھی پاک نفس نہیں گزرا۔ پاکیزگی صرف خدا کے بیٹے کو حاصل ہے جو مسیح کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ میں نے کہا اور باقی قومیں؟ انہوں نے کہا وہ مسیح پر ایمان لاکر بچ سکتی ہیں۔ میں نے کہا: مسیح کے بعد کے لوگ تو اس طرح بچ سکتے ہیں۔ پہلے لوگ کرشنؑ، رام چندرؑ، بدھؑ اور زرتشتؑ جیسے لوگ؟ وہ نیکیوں کے مجسمے، وہ تقویٰ کی جیتی جاگتی تصویریں ان کا کیا حال ہے؟ انہوں نے افسوس سے سر ہلایا اور کہا کوئی ہو، نجات وہی پائے گا جو مسیح کی بیگناہ موت پر ایمان لاتا ہے۔ چونکہ مسیح کی قوم آخری قوم تھی میرا دل مایوسی سے بھر گیا اور میں نے کہا خدایا! یہ کیا بات ہے۔ تُو نے حُسن ہر جگہ پیدا کیا ہے لیکن ہر جگہ کی قوم دوسری جگہ کے حُسن کو نہیں دیکھ سکتی۔ کیا یہ حُسن ہی نہیں جسے میں حُسن سمجھ رہا ہوں یا لوگوں کی نظروں کو کچھ ہوگیا؟ میں اِسی خیال میں تھا کہ پھر مجھے وہی پیاری آواز، وہ مشکل کشا آواز، وہ سیدھا راستہ دکھانے والی آواز بلند ہوتی سنائی دی۔ اس نے کہا سنو! اے دنیا کے بھولے ہوئے لوگو! دنیا کی کوئی قوم نہیں جس میں خداتعالیٰ کی طرف سے نبی نہ آئے ہوں۔ خداتعالیٰ رَبُّ الْعٰلَمِیْن ہے کسی خاص قوم کا ربّ نہیں وہ ظالم نہیں اور ہوشیار کرنے کے بغیر سزا نہیں دیتا۔ پھر کس طرح ہوسکتا تھا کہ اُس کے عذاب تو ہر ملک میں آتے لیکن نبی ہر ملک میں نہ آتے؟ خداتعالیٰ کی کوئی زبان نہیں۔ وہ زبانوں کا پیدا کرنے والا ہے، اس کا الہام بندوں کی زبان میں نازل ہوتا ہے جس قوم کو وہ مخاطب کرتا ہے اُسی کی زبان میں وہ کلام کرتا ہے کہ لوگ اُس کی۔ نازل کردہ ہدایتوں کو سمجھیں۔ خدا کے سب نبی برگزیدہ اور پاک تھے۔ ان میں تمہارے لئے نمونہ ہے۔ جو اِن میں سے ایک کا بھی انکار کرتا ہے خداتعالیٰ کی درگاہ سے راندہ جاتا ہے۔ اور جوان کے نقشِ قدم پر چلتا ہے برکت پاتا ہے اور ہدایت حاصل کرتا ہے۔ میری روح اِس آواز کو سن کر خداتعالیٰ کے سامنے سجدہ میں گرگئی اور میں نے کہا اے پیارے مالک! اگر یہ آواز تیری طرف سے بلند نہ ہوتی تو میں تو تباہ ہوجاتا۔ مجھے تُو نے حُسن کو پہچاننے کا مادہ دیا ہے۔ اندھا حُسن سے بےخبر رہ کر دنیا کی اِس کیفیت سے متاثر ہوئے بغیر رہ سکتا تھا جو میں نے دیکھی لیکن میں جسے تُو نے آنکھ دی تھی اگر اس آواز کو نہ سنتا تو دیوانہ ہوجاتا، پاگلوں کی طرح کپڑے پھاڑ کر جنگلوں میں نکل جاتا۔ مجھے تو کرشنؑ، رام چندرؑ، بدھؑ، زرتشتؑ، موسیٰؑ عیسیٰؑ میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ میرے لئے یہ **عُقْدہ لَا یَنْحَلُ** تھا کہ حُسن موجود ہے لیکن لوگ اسے نہیں دیکھتے۔ مگر تیرا شکر اور احسان ہے کہ تُو نے اس آواز کو بلند کیا۔ میرا دل اُس وقت اِس آواز والے کی محبت سے بھی اس قدر لبریز ہوا کہ میں نے سمجھا میرے صبر کا پیالہ ابھی چھلک جائے گا۔ میرے سینہ سے پھر ایک آہ نکلی اور میں نے کہا کہ یہ آواز تو سب دنیا کے بزرگوں کے لئے ایک رحمت ثابت ہوئی اور میں نے بیتاب ہوکر اس آواز کے مالک کے دامن کو پکڑنا چاہا۔ لیکن میرے اور اس کے درمیان تیرہ صدیوں کا پردہ حائل تھا۔ ایک قابو میں نہ آنے والا ماضی، ایک بےبس کردینے والا گزشتہ زمانہ۔ آہ! اے عزیزو! میں تم کو کیا بتاؤں اُس وقت میرا کیا حال تھا۔ ایک پیاس سے مرنے والے آدمی کے منہ سے پانی کا گلاس لگا کر جس طرح کوئی روک لے وہ اُس کی خنکی کو تو محسوس کرے لیکن اُس کی تراوت اُس کے حلق کو نہ پہنچے، بالکل میرا یہی حال تھا۔ مجھے یوں معلوم ہوتا تھا اس آواز کا صاحب بالکل میرے پاس ہے۔ اور باوجود اِس کے، اُس کے اور میرے درمیان تیرہ صدیوں کا لمبا بُعد تھا میں اس کے دامن کو چُھوتا تھا مگر پھر بھی پکڑ نہیں سکتا تھا۔ اُس وقت میرا دل چاہتا تھا کہ اگر مجھے داؤدؑ نبی مل جائیں تو میں انہیں پکڑ کر گلے لگالوں اور پھر خوب روؤں۔ وہ مستقبل کے گِلے کریں اور میں ماضی کے شکوے۔ کیونکہ انہیں اِس امر کا شکوہ تھا کہ وہ اس محبوب سے تیرہ سَو سال پہلے کیوں پیدا ہوگئے؟ اور مجھے اِس کا افسوس کہ میں تیرہ سو سال بعد کیوں پیدا ہوا؟

(باقی آئندہ)

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

خطبہ جمعہ

ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا دعویٰ کرتے ہیں، ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم کس حد تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کر رہے ہیں۔

ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہماری نیکیوں کے معیار اُس سطح تک بلند ہوں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے بیعت کی حقیقت اور غرض و غایت کا تذکرہ اور بعض نومبایعین کی پاک تبدیلی پیدا کرنے اور شرائط بیعت کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیاروں سے تعلقات محبت میں بڑھنے، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے، اخلاص و فدائیت، مالی قربانی، غیرت دینی اور بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی کے پاکیزہ نمونوں کا ایمان افروز بیان اور احباب جماعت کو اس حوالہ سے اہم نصائح۔

خوش قسمت ہیں وہ جو بیعت کی حقیقت کو سمجھتے ہیں اور جنہوں نے پاک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کی ہیں اور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک بیعت کا حق ادا کرنے والا بن جائے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 11 اکتوبر 2013ء بمطابق 11 اخاء 1392 ہجری شمسی بمقام میلبرن، آسٹریلیا

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''مَیں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں، کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں اور عالَمِ آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے۔ اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ بھروسہ اُس کو دنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور یہ بھروسہ ہرگز اُس کو خدا تعالیٰ اور عالَمِ آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔ حضرت مسیح نے اسی حالت میں یہود کو پایا تھا اور جیسا کہ ضعفِ ایمان کا خاصہ ہے، یہود کی اخلاقی حالت بھی بہت خراب ہو گئی تھی اور خدا کی محبت ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ اب میرے زمانے میں بھی یہی حالت ہے۔ سو مَیں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علّتِ غائی ہیں۔ مجھے بتلایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین کے نزدیک ہو گا، بعد اس کے کہ بہت دُور ہو گیا تھا۔''

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 291 تا 294 حاشیہ)

پس ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا دعویٰ کرتے ہیں، ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم کس حد تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کر رہے ہیں۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ مَیں ایمانوں کو قوی کرنے آیا ہوں۔ اُن میں مضبوطی پیدا کرنے آیا ہوں۔ ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہمارے ایمان مضبوطی کی طرف بڑھ رہے ہیں؟ فرمایا کہ ایمان مضبوط ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے وجود کے ثابت ہونے سے، اللہ تعالیٰ پر کامل یقین سے۔ آپ نے فرمایا کہ آج کل دنیا میں دنیا کے جاہ و مراتب پر بھروسہ خدا تعالیٰ پر بھروسے کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف پڑنے کی بجائے دنیا کی طرف زیادہ نگاہ پڑتی ہے۔ وہ یقین جو خدا تعالیٰ پر ہونا چاہئے وہ ثانوی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ اور دنیا والے اور دنیا کی چیزیں زیادہ اہمیت اختیار کر گئی ہیں۔ اگر ہم اپنے ارد گرد نظر دوڑائیں تو یہی صورتحال ہمیں نظر آتی ہے، لیکن اپنے ارد گرد نظر دوڑانا صرف یہ دیکھنے کے لئے نہیں ہونا چاہئے کہ آج دنیا خدا تعالیٰ کی نسبت دنیاوی چیزوں پر زیادہ یقین اور بھروسہ کرتی ہے۔ بلکہ یہ نظر دوڑانا اس لئے ہو کہ ہم اپنے جائزے لیں کہ ہم دنیاوی وسائل پر زیادہ یقین رکھتے ہیں یا خدا تعالیٰ پر۔ اگر ہم بیعت کر کے بھی خدا تعالیٰ کی ہستی کو اُس طرح نہیں پہچان سکے جو اس کے پہچاننے کا حق ہے تو ہماری بیعت بے فائدہ ہے۔ ہمارا اپنے آپ کو احمدی کہلانا کوئی قیمت نہیں رکھتا۔ اگر آج ہم اپنے دنیاوی مالکوں کو خوش کرنے کی فکر میں ہیں اور یہ فکر جو ہے خدا تعالیٰ کو خوش کرنے سے زیادہ ہے تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو پورا نہیں کر رہے۔ ہم آپ سے کئے گئے عہدِ بیعت کو نہیں نبھا رہے۔ اگر ہم دنیا کے رسم و رواج کو دین کی تعلیم پر ترجیح دے رہے ہیں تو ہمارا احمدی کہلانا صرف نام کا احمدی کہلانا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ زبانوں سے تو دعوے ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین ہے اور ہم خدا تعالیٰ کو ہی سب سے بالا ہستی سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت ہماری ہر محبت پر غالب ہے، لیکن عملاً دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔ ہمیں اب ہمارے چاروں طرف نظر آتا ہے کہ کیا مسلمان اور کیا غیر مسلم ہر ایک دنیا کی محبت میں ڈوبا ہوا ہے۔ دنیا کی لغویات اور بے حیائیوں نے خدا تعالیٰ کی یاد کو بہت پیچھے کر دیا۔ مسلمانوں کو پانچ وقت نمازوں کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اُس کی محبت کی وجہ سے اس عبادت کا حکم ہے، لیکن عملاً صورتحال اس کے بالکل الٹ ہے۔ ایک احمدی جب اس لحاظ سے دوسروں پر نظر ڈالتا ہے تو اُسے سب سے پہلے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم اپنی نمازوں کو خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق ادا کر رہے ہیں یا نہیں؟ کیا ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنی عبادتوں کو کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اس دعوے کی نفی کر رہے ہیں کہ آپ کے آنے کا مقصد اللہ تعالیٰ پر ایمان قوی کرنا ہے۔ آپ کے آنے کا مقصد سچائی کے زمانے کو پھر لانا ہے۔ آپ کے آنے کا مقصد آسمان کو زمین کے قریب کرنا ہے یعنی خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرنا ہے۔ یقیناً ہمارے ایمان اور اعمال کی کمی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دعویٰ کی نفی نہیں ہوتی۔ ہاں ہم اُس فیض سے حصہ لینے والے نہیں ہیں جو آپ کی بعثت سے جاری ہوا ہے۔ ہمارے ایمان لانے کے دعوے بھی صرف زبانی دعوے ہیں۔ پس بجائے اس کے کہ ہر ایک دوسرے پر نظر رکھے کہ وہ کیا کر رہا ہے، اُس کا ایمان کیسا ہے، اُس کا عمل کیسا ہے اور اُس میں کیا کمزوری ہے، ہر احمدی کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے اور کس حد تک اپنے عہدِ بیعت کو پورا کر رہا ہے۔ کس حد تک آپ علیہ السلام کے مقصد کو پورا کر رہا ہے۔ کس حد تک اعمالِ صالحہ بجا لانے کی کوشش کر رہا ہے۔ کس حد تک اپنی اخلاقی حالت کو درست کر رہا ہے۔ کس حد تک اپنے اس عہد کو پورا کر رہا ہے کہ مَیں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سامنے دس شرائطِ بیعت رکھی ہیں کہ اگر تم حقیقی طور پر میری جماعت میں شامل ہونا چاہتے ہو یا شامل ہونے والے کہلانا چاہتے ہو تو مجھ سے پختہ تعلق رکھنا ہو گا۔ اور یہ اُس وقت ہو گا جب ان شرائطِ بیعت پر پورا اترو گے۔ ان کی جگالی کرتے رہو تا کہ تمہارے ایمان بھی قوی ہوں اور تمہاری اخلاقی حالتیں بھی ترقی کرنے والی ہوں، ترقی کی طرف قدم بڑھانے والی ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیں مختلف مواقع پر بڑی شدت اور درد سے نصیحت فرمائی ہے کہ تم جو میری طرف منسوب ہوتے ہو، میری بیعت میں آنے کا اعلان کرتے ہو اگر احمدی کہلانے کے بعد تمہارے اندر نمایاں تبدیلیاں پیدا نہیں ہوتیں تو تم میں اور غیر میں کوئی فرق نہیں ہے۔

پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہماری نیکیوں کے معیار اُس سطح تک بلند ہوں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ بعض نصائح جو بیعت کرنے والوں کو آپ علیہ السلام نے مختلف اوقات میں فرمائیں، اُن کا مَیں اس خطبہ میں ذکر کروں گا۔ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”بیعت رسمی فائدہ نہیں دیتی۔ ایسی بیعت سے حصہ دار ہونا مشکل ہوتا ہے“۔ یعنی اگر صرف رسمی بیعت ہے تو انسان اس بیعت سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ دار نہیں بن سکتا، نہ انعامات کا وارث بنتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیعت کرنے والے کے حق میں مقرر فرمائے ہیں۔ فرمایا کہ ”اسی وقت حصہ دار ہوگا جب اپنے وجود کو ترک کر کے بالکل محبت اور اخلاص کے ساتھ اس کے ساتھ ہو جاوے“۔ یعنی جس کی بیعت کی ہے اُس کے ساتھ ہو جائے، خدا تعالیٰ کے ساتھ پختہ تعلق پیدا کر لے۔ پھر فرمایا: ”تعلقات کو بڑھانا بڑا ضروری امر ہے۔ اگر ان تعلقات کو وہ (طالب) نہیں بڑھاتا اور کوشش نہیں کرتا“ یعنی جس نے بیعت کی ہے اگر وہ یہ تعلقات نہیں بڑھاتا اور اس کے لئے کوشش نہیں کرتا، اللہ سے بھی تعلق اور جس کی بیعت کی ہے اُس سے بھی تعلق ”تو اس کا شکوہ اور افسوس بے فائدہ ہے“۔ پھر یہ شکوہ نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے اُن انعامات سے نہیں نواز رہا جن کا وعدہ ہے۔ فرمایا کہ ”محبت و اخلاص کا تعلق بڑھانا چاہئے۔ جہاں تک ممکن ہو اُس انسان (مُرشد) کے ہمرنگ ہو۔ طریقوں میں اور اعتقاد میں“۔ یعنی جس کی بیعت کی ہے اُس کے طریق پر چلو اور اعتقادی لحاظ سے بھی اُس معیار کو حاصل کرو۔ پھر فرماتے ہیں کہ ”جلدی راستبازی اور عبادت کی طرف جھکنا چاہیے۔ اور صبح سے لے کر شام تک حساب کرنا چاہئے“۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 4-3۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

سچائی اور عبادت کے معیار حاصل کرنے کی کوشش کرو اور صبح سے شام تک اپنے جائزے لو کہ کیا تم نے حاصل کیا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ”یہ مت خیال کرو کہ صرف بیعت کر لینے سے ہی خدا راضی ہو جاتا ہے۔ یہ تو صرف پوست ہے۔ مغز تو اس کے اندر ہے۔ اکثر قانون قدرت یہی ہے کہ ایک چھلکا ہوتا ہے اور مغز اس کے اندر ہوتا ہے۔ چھلکا کوئی کام کی چیز نہیں ہے۔ مغز ہی لیا جاتا ہے۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں مغز رہتا ہی نہیں اور مرغی کے ہوائی انڈوں کی طرح جن میں نہ زردی ہوتی ہے نہ سفیدی، جو کسی کام نہیں آسکتے اور ردّی کی طرح پھینک دیئے جاتے ہیں...... اسی طرح پر وہ انسان جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اگر ان دونوں باتوں کا مغز اپنے اندر نہیں رکھتا“ یعنی بیعت اور ایمان کی حقیقت نہیں پتہ اور عمل اس کے مطابق نہیں ”تو اُسے ڈرنا چاہئے کہ ایک وقت آتا ہے کہ اُس ہوائی انڈے کی طرح ذرا سی چوٹ سے چکنا چور ہو کر پھینک دیا جائے گا۔ اسی طرح جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اُس کو ٹٹولنا چاہئے کہ کیا میں چھلکا ہی ہوں یا مغز؟ جب تک مغز پیدا نہ ہو ایمان، محبت، اطاعت، بیعت، اعتقاد، مریدی اور اسلام کا مدعی سچا مدعی نہیں“۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 416۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر یہ سب باتیں غلط ہیں کہ میں ایمان لایا، میری محبت ہے، میں کامل اطاعت کرنے والا ہوں، میں نے بیعت کی ہوئی ہے، مَیں اعتقادی طور پر یقین رکھتا ہوں، میں سچا مسلمان ہوں۔ فرمایا یہ سب دعوے ہیں۔ پس بیعت کے بعد ایمان میں بھی ترقی ہونی چاہئے، محبت میں بھی ترقی ہونی چاہئے، اللہ تعالیٰ سے محبت سب محبتوں سے زیادہ ہو، یہی خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ سے محبت کی وجہ سے اُس کے سب سے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو، مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے محبت ہو، خلافت سے محبت ہو اور آپس میں ایک دوسرے سے محبت ہو۔

پھر فرمایا کہ اطاعت کے معیار حاصل کرو۔ اطاعت یہ نہیں کہ خلیفۂ وقت کے یا نظامِ جماعت کے فیصلے جو اپنی مرضی کے ہوئے دلی خوشی سے قبول کر لئے اور جو اپنی مرضی کے نہ ہوئے اُس میں کئی قسم کی تاویلیں پیش کرنی شروع کر دیں، اُس میں اعتراض کرنے شروع کر دیئے۔ فرمایا کہ یہ بیعت کا دعویٰ اگر ہے تو پھر اطاعت بھی کامل ہونی چاہئے۔ پس یہ بیعت کا دعویٰ، اعتقاد کا دعویٰ، مریدی کا دعویٰ اور اس حقیقی اسلام پر عمل کرنے کا دعویٰ یا مسلمان ہونے کا دعویٰ تبھی حقیقی دعویٰ ہے جب یہ اعلان ہو کہ آج بیعت کرنے کے بعد میرا کچھ نہیں رہا بلکہ سب کچھ خدا تعالیٰ کا ہے اور اُس کے دین کے لئے ہے۔ اور یہی بیعت کا مقصد ہے کہ اپنے آپ کو بیچ دینا۔

پھر ایک دوست کو نصیحت فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ: ”یہ یاد رکھو کہ بیعت کے بعد تبدیلی کرنی ضروری ہوتی ہے۔ اگر بیعت کے بعد اپنی حالت میں تبدیلی نہ کی جاوے تو یہ استخفاف ہے“۔ یعنی توبہ اور بیعت کا مذاق اڑانا ہے، اس کو کم نظر سے دیکھنا ہے، اُس کا احترام نہ کرنا ہے۔ ”بیعت بازیچۂ اطفال نہیں ہے“۔ بیعت کرنا کوئی بچوں کا کھیل نہیں ہے، بیعت ایک مطالبہ کرتی ہے۔ ”درحقیقت وہی بیعت کرتا ہے جس کی پہلی زندگی پر موت وارد ہو جاتی ہے اور ایک نئی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ ہر ایک امر میں تبدیلی کرنی پڑتی ہے“۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 257۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو آج بھی ایسے مخلص اللہ تعالیٰ عطا فرما رہا ہے جو بیعت کرنے کے بعد پاک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کرتے ہیں اور غیر بھی اُن کی اس پاک تبدیلی کے معترف ہیں۔ ہمارے ایک مبلغ ہیں برکینا فاسو کے، وہ لکھتے ہیں کہ وہاں دینیہ ایک جگہ ہے، ایک مرتبہ وہاں وہ دورے پر گئے اور یہ جماعت جو ہے یہ مالی کے بارڈر پر ہے اور یہاں جماعت کی کافی مخالفت ہے۔ کیونکہ وہاں بھی وہابیوں کا زور ہے۔ وہاں کے ایک مسجد کے امام وِدرا گو یعقوب صاحب ہیں یہ مسجد کے امام صاحب ہیں لیکن کم از کم ان میں اتنی سچائی ہے، پاکستانی مولویوں کی طرح نہیں کہ حقیقت کو ہی نہ مانیں۔ کہتے ہیں انہوں مجھے بتایا کہ باوجود مخالفت کے ہم یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ اس گاؤں میں تین بہترین مسلمان ہیں اور وہ تینوں ہمارے لئے نمونہ ہیں اور اُن تینوں کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے۔

اس طرح مخالفین کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں آنے کے بعد لوگوں میں ایک حقیقی اور پاک تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ پس جو بیعت کی حقیقت کو سمجھ کر بیعت کرتے ہیں وہ دوسروں کے لئے نمونہ بن جاتے ہیں اور یہ نمونہ ہی ہے جو پھر آگے تبلیغ کے میدان کھولتا ہے۔ اگر تبلیغی میدان بڑھانا ہے تو ہم میں سے ہر ایک کو، جو کہیں بھی رہتا ہے، اس ملک کے ہر کونے میں اپنے نمونے ایسے قائم کرنے ہوں گے کہ لوگوں کی آپ کی طرف توجہ پیدا ہو اور تا کہ اُس کے نتیجہ میں پھر تبلیغ کے میدان کھلیں۔ پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا اُن اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جن کی آپ نے ہم سے توقع فرمائی ہے۔

آپ ایک حقیقی احمدی کا معیار بیان فرماتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ”لازم ہے کہ انسان ایسی حالت بنائے رکھے کہ فرشتے بھی اس سے مصافحہ کریں۔ ہماری بیعت سے تو یہ رنگ آنا چاہئے“۔ اگر بیعت کی ہے تو یہ رنگ پیدا ہونا چاہئے ہر احمدی میں ”کہ خدا تعالیٰ کی ہیبت اور جلال دل پر طاری رہے جس سے گناہ دور ہوں“۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 397۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں: ”اگر دنیاداروں کی طرح رہو گے تو اس سے کچھ فائدہ نہیں کہ تم نے میرے ہاتھ پر توبہ کی۔ میرے ہاتھ پر توبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے تا کہ تم نئی زندگی میں ایک اور پیدائش حاصل کرو“۔ فرمایا ”اگر بیعت دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں۔ میری بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے۔ پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے، غفور و رحیم خدا اُس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے۔ تب فرشتے اُس کی حفاظت کرتے ہیں“۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 194۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ توبہ کے معیار اور پاک تبدیلی ہے جو ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ”اس سلسلہ میں داخل ہو کر تمہارا وجود الگ ہو اور تم بالکل ایک نئی زندگی بسر کرنے والے انسان بن جاؤ۔ جو کچھ تم پہلے تھے، وہ نہ رہو“۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 195۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں: ”بیعت کی حقیقت سے پوری طرح واقفیت حاصل کرنی چاہئے اور اس پر کاربند ہونا چاہئے۔ اور بیعت کی حقیقت یہی ہے کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوفِ خدا اپنے دل میں پیدا کرے۔ اور اصل مقصود کو پہچان کر اپنی زندگی میں ایک پاک نمونہ کر کے دکھاوے۔ اگر یہ نہیں تو پھر بیعت سے کچھ فائدہ نہیں بلکہ یہ بیعت پھر اس کے واسطے اور بھی باعثِ عذاب ہوگی کیونکہ معاہدہ کر کے جان بوجھ کر اور سوچ سمجھ کر نافرمانی کرنا سخت خطرناک ہے“۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 605-604۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں: ”بیعت کرنے سے مطلب بیعت کی حقیقت سے آگاہ ہونا ہے۔ ایک شخص نے رُوبرو ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کی۔ اصل غرض اور غایت کو نہ سمجھا یا پروا نہ کی تو اُس کی بیعت بے فائدہ ہے“۔ ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کر لی لیکن غرض نہیں سمجھی تو بے فائدہ بیعت ہے ”اور اس کی اس بیعت کی خدا کے سامنے کچھ حقیقت نہیں ہے۔ مگر دوسرا شخص ہزار کوس سے بیٹھا بیٹھا صدقِ دل سے بیعت کی حقیقت اور غرض و غایت کو مان کر بیعت کرتا ہے“۔ ایک دوسرا شخص ہے جس نے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت تو نہیں کی، ہزاروں میل دور بیٹھا ہوا ہے لیکن بیعت کی غرض و غایت کو سمجھا ہے، ”اور پھر اس اقرار کے اوپر کاربند ہو کر اپنی عملی اصلاح کرتا ہے، وہ اُس رُوبرو بیعت کر کے بیعت کی حقیقت پر نہ چلنے والے سے ہزار درجہ بہتر ہے“۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 457۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ حقیقت ہے بیعت کی اور آپ کے آنے کے مقصد کو پورا کرنے کی، کہ بیعت کی حقیقت کو جاننے اور بیعت کو جاننے کی ضرورت ہے۔ اور جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے بیعت کی حقیقت اُس وقت معلوم ہوگی جب آپ کی بیان فرمودہ دس شرائطِ بیعت پر غور ہوگا اور اُن پر عمل ہوگا۔ مَیں نے ابھی ایک مثال دی کہ کس طرح افریقہ کے دور دراز علاقے میں بیٹھے ہوئے لوگ بیعت کر کے اپنے ماحول میں نمونہ بن رہے ہیں اور مخالفین بھی یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ حقیقی مسلمان دیکھنا ہے تو ان احمدیوں میں دیکھو۔

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005

Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

پس یہ نمونے ہیں جو ہم نے قائم کرنے ہیں۔ نئے بیعت کرنے والوں کی بعض اَور مثالیں بھی میں دیتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شرائطِ بیعت میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ آپ سے تعلق محبت اور اخوت تمام دنیوی تعلقوں سے بڑھ کر ہوگا۔ (ماخوذ از مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 160 مطبوعہ ربوہ) جب موقع ملے تو آج بھی دور دراز بیٹھے ہوئے لوگ اس کا اظہار کرتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں کو ایمان سے بھرا ہوا ہے۔

رشین ممالک میں بیعت کرنے والے احباب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے ایمان اور اخلاص میں غیر معمولی طور پر آگے بڑھ رہے ہیں۔ ان میں سے چند ایک گزشتہ سال قادیان کے جلسہ میں بھی شامل ہوئے اور واپس آنے کے بعد، اپنے ملک پہنچنے کے بعد جو اپنے تاثرات انہوں نے بھجوائے اُن میں سے ایک صاحب نے لکھا کہ: اس مبارک جگہ کے بارے میں کتب میں پڑھا اور ٹی وی پر دیکھا تھا لیکن جب ہمارے قدم اس زمین پر پڑے تو وہی ماحول جو مسیح موعود علیہ السلام کے وقت تھا ہم پر بھی طاری ہو گیا۔ یہاں پر سانس لینا بہت آسان تھا اور آدمی دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ حتی کہ اس کے خیالات تک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مستغرق ہو جاتے ہیں۔ جو کچھ ہم نے وہاں دیکھا اور محسوس کیا اس کو الفاظ میں ڈھالنا مشکل ہے۔

پھر ایک دوست نے لکھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھے قادیان جانے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق مہدی آخر الزمان کو سلام پہنچانے کی توفیق ملی۔ مَیں نے پہلی مرتبہ احمدیہ مسجد سے اذان کی آواز سنی، کیونکہ وہاں روس میں بھی پابندیاں ہیں، مسجد میں اذان نہیں دے سکتے۔ میں نے اپنا سامان جلدی سے رکھا اور وضو کرتے ہوئے یہ سوچتے سوچتے مسجد پہنچا کہ یہ مسیح موعود کی مسجد ہے اور دو رکعت نماز ادا کر کے ایک احمدی بھائی سے پوچھا کہ کیا یہ امام مہدی علیہ السلام کی ہی مسجد ہے؟ تو اُس نے کہا نہیں، یہ مسجد دارالانوار ہے۔ اس پر مَیں کچھ غمگین سا ہو کر اپنے بھائیوں کی طرف گیا اور اُن کو بتایا۔ بہر حال ہم نے فجر کی نماز اُسی مسجد میں ادا کی اور پھر ہم امام مہدی علیہ السلام کے مزار پر گئے اور دعا کی۔ اُس وقت میں اللہ کے حضور شکر کے ایسے جذبات سے بھرا ہوا تھا کہ جن کو میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد ہم قادیان میں ہر طرف گھومے۔ امام مہدی کی مسجد بیت الفکر، بیت الدعا، وہ گھر جہاں امام مہدی علیہ السلام پیدا ہوئے اور رہے، جہاں انہوں نے روزے رکھے، اور مسجد نور بھی گئے۔ ان جگہوں پر دعا کی توفیق ملی اور ایسی حالت طاری ہوئی جو ناقابلِ بیان ہے۔ ایسے لگا جیسے دماغ چکرا گیا ہو۔ ہم تمام اہم جگہوں پر گئے اور میں اس وجہ سے اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں۔

پس یہ لوگ ہیں جو دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں جن کو یہ موقع نہیں ملا کہ قادیان جا سکیں۔ لیکن یہ لوگ بھی اخلاص و وفا سے پُر ہیں جن لوگوں کے خطوط آتے ہیں اور حیرت ہوتی ہے ان کی وفا اور اخلاص کو دیکھ کر۔ اپنی دنیاوی ضروریات سے زیادہ اپنی روحانیت کی فکر ان میں ہے۔

مَیں گزشتہ دنوں میں جب سنگاپور گیا ہوں، وہاں انڈونیشیا سے بھی بہت سارے لوگ آئے ہوئے تھے اور بڑا لمبا سفر کر کے آئے تھے۔ بعض غریب لوگ ایسے بھی آئے تھے کہ جن کے پاس کرائے کے پیسے نہیں تھے تو اگر اُن کی تھوڑی سی کوئی جائیداد زمین یا جگہ تھی، تو وہ بیچ کر انہوں نے کرایہ پورا کیا اور سنگاپور پہنچے ہوئے تھے۔ اور جب بھی انہوں نے کوئی دعا کے لئے کہا، تو یہ نہیں تھا کہ دنیاوی ضروریات پوری ہوں، بلکہ یہ تھا کہ ہمارے بچے دین پر قائم رہیں اور جس انعام کو ہم نے پا لیا ہے یہ ہم سے ضائع نہ ہو۔ یہ عورتوں کے بھی جذبات تھے اور مَردوں کے بھی۔ پھر خلافت سے محبت بے انتہا تھی۔ وہی محبت و اخوت کا اظہار تھا جو محض لِلّٰہ تھا۔

پھر ایک اور مثال پیش کرتا ہوں جو دین کو دنیا پر مقدم کرنا بھی ہے اور عَقدِ اخوت کا اظہار بھی ہے۔

فرانس سے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک نو مبائع عبد العزیز صاحب پچھلے تین چار ماہ سے ملازمت کی تلاش میں تھے۔ اسی دوران جب ان کو بتایا گیا کہ ماہِ جون کے آخر میں جلسہ سالانہ جرمنی منعقد ہو گا جس میں بتایا کہ خلیفۃ المسیح نے بھی شامل ہونا ہے تو کہنے لگے کہ وہ ہر قیمت پر اس جلسہ میں شامل ہوں گے اور اُن کی بڑی خواہش ہے کہ خلیفۃ المسیح سے ملاقات ہو۔ بہر حال کہتے ہیں 2/ جون کو جب ان سے جرمنی جانے کے لئے دوبارہ رابطہ کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ آج ہی ایک ملازمت ملی ہے۔ اگر وہ شروع ہی میں چار غیر حاضریاں کریں گے تو اس بات کا غالب امکان ہے کہ ان کو نوکری سے فوری جواب مل جائے گا۔ اب یہ نو مبائع ہیں اور حالات جو دنیا کے آجکل ہیں، خاص طور پر یورپ میں، وہ ایسے ہیں کہ نوکری مشکل سے ملتی ہے۔ لاکھوں لوگ بے روزگار ہیں لیکن اس کے باوجود انہوں نے کہا کہ وہ ہر حال میں جلسہ سالانہ پر جائیں گے۔ اگر نوکری جاتی ہے تو جائے، مَیں تو خلیفۃ المسیح سے ملاقات کے لئے ضرور جاؤں گا۔ الحمد للہ انہوں نے جلسہ میں شرکت کی اور پھر جو دستی بیعت تھی اُس میں بھی شامل ہوئے۔

پھر مالی سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ ہماری ریجن کے ایک نو مبائع آدم کلو بالی صاحب ایک کمپنی میں ملازم ہیں۔ ایک دن انہیں خدام الاحمدیہ کی میٹنگ کے لئے بلایا گیا۔ عین اُسی وقت اُن کی کمپنی کی بھی بہت اہم میٹنگ تھی اور اس میٹنگ کی نوعیت اس قسم کی تھی کہ اگر وہ اس میں شامل نہ ہوتے تو نوکری سے بھی نکالا جا سکتا تھا مگر وہ اس کی پرواہ کئے بغیر جماعتی میٹنگ میں شامل ہوئے اور جماعتی میٹنگ کے اختتام پر جب وہ کمپنی کی میٹنگ کیلئے گئے تو اُس وقت بہت دیر ہو چکی تھی اور یہی گمان تھا کہ کمپنی کا مالک بہت سخت ناراض ہوگا۔ مگر دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے اس خادمِ احمدیت پر بجائے ناراض ہونے کے اُن کا مالک اُن کے کام سے بہت خوش ہوا اور انعام کے طور پر اُن کو ایک موٹر سائیکل بھی دی۔ اس نو مبائع کا اس بات پر پختہ ایمان ہے کہ یہ انعام انہیں احمدیت کی برکت کی وجہ سے ملا ہے۔ پس ان کا اخلاص ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا انہوں نے عہد نبھایا اور اللہ تعالیٰ نے بھی پھر ان کو نوازا۔

یہاں بھی مجھے جلسہ پر بعض لوگ ملے ہیں ایک دو کو تو میں جانتا ہوں جو فجی کے تھے۔ نئی نئی نوکریاں تھی لیکن چھوڑ کے آ گئے اور جلسہ میں شامل ہوئے لیکن بہت سے ایسے بھی یہاں ہیں جنہوں نے اپنے کاموں کی وجہ سے یا کسی وجہ سے، حالانکہ نوکری کا مسئلہ نہیں تھا، جلسہ میں شمولیت اختیار نہیں کی۔ جبکہ اُن کو چاہئے تھا کہ جلسہ میں ضرور شامل ہوتے۔

پھر ایک دور دراز ملک کے رہنے والے کے اخلاص کی ایک اور مثال دیکھیں کہ دین کا علم حاصل کرنے کی اُن میں کیا تڑپ تھی؟ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن پر کیسا فضل فرمایا۔ آئیوری کوسٹ سے عمر سنگارے صاحب ہیں، کہتے ہیں کہ احمدی ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے قبولیتِ دعا اور امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کے بہت سے نشانات دکھائے اور ہر روز دکھا رہا ہے جس سے میرے ایمان میں ترقی ہو رہی ہے۔ یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ناں کہ میری بعثت کا مقصد یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو۔ کہتے ہیں جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ کے ایام قریب تھے اور میری مالی حالت ایسی تھی کہ جلسہ میں شامل ہونے کے لئے زادِ راہ پاس نہیں تھا۔ کرایہ وغیرہ نہیں تھا۔ میں نے دعا کی کہ اے اللہ! تیرے مہدی سچے ہیں اور مجھے اُن کے قائم کردہ جلسہ میں جانا ہے۔ اُن کی صداقت کے نشان کے طور پر اپنی جناب سے میرے لئے زادِ راہ مہیا فرما۔ یہ دعا کی انہوں نے۔ اب ان لوگوں کو دیکھیں جنہیں جلسہ کی اہمیت کا اندازہ ہے۔ اور ہر ایک اپنا بھی جائزہ لے۔ کہتے ہیں اگلے روز ایک غیر از جماعت دوست نے مجھ سے جلسہ پر جانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ مَیں نے جلسہ پر جانے والے قافلہ کی انتظامیہ کو اپنا اور اُس دوست کا نام لکھوا دیا۔ جلسہ پر جانے میں دو روز رہ گئے تھے لیکن ابھی جلسہ پر جانے کا کوئی انتظام نہ ہوا تھا۔ کرایہ پاس نہ تھا۔ کہتے ہیں مَیں نے دعا جاری رکھی۔ اسی دوران مجھے قریبی ایک گاؤں میں جانا پڑ گیا۔ وہاں ایک شخص مجھے ملا اور کہنے لگا کہ میں توکل سے آپ کا انتظار کر رہا ہوں اور اُس نے میرے ہاتھ میں بیس ہزار فرانک تھما دیئے اور یہ کہا کہ یہ آپ کے لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُس دوسرے شخص کے دل میں ڈالا کہ تم اُس کو پیسے دو۔ کہتے ہیں مَیں نے رقم لے کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اس رقم سے میں نے سولہ ہزار فرانک دو افراد کا کرایہ ادا کر دیا اور چار ہزار سفر کے لئے رکھ لیا۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل یقیناً اُن کے ایمان میں اضافے کا باعث بنتا ہے جیسا کہ انہوں نے خود بھی لکھا ہے۔ بیعت کے بعد وہ تبدیلی پیدا ہوئی جس نے دنیا کی بجائے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے پر اُن کو مائل کیا۔ کسی انسان کے پاس نہیں گئے بلکہ دعا میں لگے رہے کہ اللہ تعالیٰ انتظام کر دے اور اللہ تعالیٰ نے اُن کی دعا قبول بھی کی اور اُن کی خواہش کو پورا فرمایا۔

پس ایسے ایسے ایمان سے پُر لوگوں کے دل میں کس طرح شبہات پیدا کئے جا سکتے ہیں کہ نعوذ باللہ احمدیت جھوٹی ہے یا خدا تعالیٰ کا کوئی وجود نہیں ہے۔ یقیناً یہ لوگ ایمان میں مزید پختہ ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور یہی باتیں جب اپنی نسلوں کو بتائیں گے تو اُن کے ایمان میں ترقی ہوگی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احمدیوں کو فرمایا کہ پاک تبدیلیاں پیدا کرو اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے حکموں پر عمل کرو تو تبھی تمہارے ایمان کا صحیح پتہ لگے گا۔

اب یورپ میں رہنے والی ایک لڑکی کا واقعہ بیان کرتا ہوں۔ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اُس کو اپنے ایمان کو سلامت رکھنے کی کوشش میں کامیابی عطا فرمائی اور انعامات سے نوازا۔

سوئٹزرلینڈ کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ جماعت کی ایک نوجوان بچی تھی جو پروفیشنل تعلیم حاصل کر رہی تھی۔ اُس کے لئے اُسے دو دن کالج جانا پڑتا تھا جبکہ ہفتے میں تین دن ایک فرم میں کام سیکھنا ہوتا تھا۔ وہ بچی اس فرم میں اکیلی مسلمان تھی۔ فرم نے اُسے نماز پڑھنے کی سہولت مہیا کی ہوئی تھی۔ جب اُس نے اس فرم میں کورس شروع کیا تو اچانک فرم کو غیر معمولی منافع ہونے لگا اور فرم کو نئے گاہک ملنے لگے۔ نہایت مختصر عرصے میں فرم کی دو نئی بلڈنگز اور کئی نئے ورکرز ہائر (Hire) کرنا پڑے۔ جس کالج میں بچی جاتی تھی، وہاں سپورٹس کا ایک پیریڈ ہوتا تھا اور سوئمنگ سپورٹس کا ایک حصہ تھی۔ بچی کو سپورٹس کے پیریڈ میں سوئمنگ میں حصہ لینے کے لئے زور دیا گیا۔ بچی نے انکار کر دیا کہ لڑکوں کے ساتھ سوئمنگ مَیں نہیں کر سکتی۔ ہاں علیحدہ ہو

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

تو اور بات ہے۔ کالج کی انتظامیہ کی طرف سے پھر دباؤ پڑا۔ لیکن اس نے مطالبہ نہیں مانا، ردّ کر دیا۔ سکول نے اُس فرم میں شکایت کی۔ فرم کی طرف سے بھی بچی کو دباؤ پڑا کہ یہ کالج کی تعلیم کا حصہ ہے اور اگر تم نہیں کروگی تو نوکری سے نکال دیں گے۔ لیکن بچی جو تھی اپنے ایمان پر قائم رہی اور اُس نے کہا ٹھیک ہے جو مرضی کرو، لڑکوں کے ساتھ میں سوئمنگ نہیں کرسکتی۔ بہرحال ان کا رویہ سخت ہوتا گیا اور بچی نے خود ہی تنگ آ کر فرم کو نوٹس بھیج دیا اور اپنا کورس جاری نہیں رکھ سکی۔ فرم کو چھوڑ کر اس نے پرائیویٹ کالج میں داخلہ لے لیا اور جب اس نے فرم چھوڑی تو اللہ تعالیٰ نے بھی عجیب قدرت کا نمونہ دکھایا کہ فرم کو جو فائدہ ہونا شروع ہوا تھا وہ نقصان ہونے لگا اور کام آہستہ آہستہ بالکل ختم ہوتا چلا گیا۔ لوگوں کو فارغ کرنا پڑا۔ آخر جب اس نقصان کی وجوہات معلوم کرنے کیلئے میٹنگ بلائی گئی تو فرم کے ایم ڈی نے برملا اس بات کا اقرار کیا کہ ان کو کسی معصوم کی بددعا لگی ہے۔ اس فرم میں سے کسی نے اس بچی کو اس بارے میں ای میل کے ذریعہ بتایا اور لکھا کہ جب تم نے ہماری فرم کو چھوڑا تو چند دن تک تو تم ہماری فرم میں لوگوں کی گفتگو کا موضوع رہی اور پھر اس کے بعد کبھی تمہارا ذکر نہیں ہوا۔ اب جب سے ایم ڈی نے یہ کہا ہے کہ ہماری فرم کو کسی معصوم کی بددعا لگی ہے تو تم پھر گفتگو کا موضوع بن گئی ہو اور سب کا یہی خیال ہے کہ وہ معصوم تم ہی ہو جس کے ساتھ فرم نے زیادتی کی تھی۔ وہ عورت جو اس کی مینیجر تھی، جس نے بچی کو بہت زیادہ تنگ کیا تھا، اُس کو فرم نے اُس عہدے سے برطرف کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور یہ بچی پرائیویٹ کالج میں پڑھی اور اچھے نمبروں سے پاس ہوئی اور اپنا کورس مکمل کرلیا، اس کو کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ اس نے خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھا۔ سب کچھ جو دنیاوی خواہش تھی اُس کی، وہ بھی اللہ تعالیٰ نے پوری فرما دی۔ پس ہماری بچیوں کے لئے بھی اس میں ایک سبق ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھیں تو اللہ تعالیٰ فضل فرماتا رہتا ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ یہاں کی ہر چیز کو اپنایا جائے کہ جو کسی نے کہہ دیا اُس پر عمل کرنا ہے۔ نوجوانوں کو یاد رکھنا چاہئے جو ان کی اچھائیاں ہیں، وہ لیں۔ جو ان کی برائیاں ہیں، اُن سے بچنے کی کوشش کریں۔ سوئمنگ کرنا بچوں کے لئے، لڑکیوں کے لئے منع نہیں ہے، ضرور کریں لیکن لڑکیاں لڑکیوں میں سوئمنگ کریں اور یہ اچھی بات ہے تیراکی تو ہر ایک کو آنی چاہئے۔ یہ جو آجکل سوئمنگ کی تربیت دینے کا زور پڑ گیا ہے۔ ہماری دادی مجھے بتایا کرتی تھیں کہ اُس زمانے میں جب سوئمنگ پول تو نہیں ہوتے تھے، نہروں پر جا کر سوئمنگ کی جاتی تھی اور وہ بڑی اچھی تیراک تھیں۔ سو سال سے زیادہ پرانی بات ہے، اُس وقت بھی تیراکی کیا کرتی تھیں اور بڑی اچھی اَپ سٹریم (up stream) تیراکی کرتی تھیں۔ تو ہماری عورتیں بھی تیرتی ہیں اور تیرنا آنا چاہئے، سوئمنگ کرنی چاہئے لیکن ایسا انتظام یہاں انتظامیہ سے رابطہ کر کے کروائیں کہ لڑکیوں کے وقت میں صرف لڑکیاں ہوں اور یہ ہو جاتا ہے۔ یورپ میں مَیں نے کئی جگہ اس طرح دیکھا ہے جب کوشش کی تو ہو گیا۔

ایک مخلص دوست سعید کاکو صاحب کو غانا میں خراجِ تحسین پیش کیا گیا جو اس وقت ہائی کورٹ کے ہمارے ایک جج ہیں، ان کو اپیل کورٹ کا جج بنایا گیا ہے۔ غانا بار ایسوسی ایشن نے ان کے اعزاز میں ایک سائٹیشن (citation) پیش کی۔ اس میں لکھا کہ اگرچہ آپ انسان ہیں جس سے غلطی ہونا لازمی ہے مگر آپ نے کسی قسم کی کرپشن نہیں کی۔ فیصلہ کرنے کے بعد آپ شکریہ کا تحفہ لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ آپ کی شخصیت میں کرپشن کا مادّہ ہرگز نہیں پایا جاتا۔ غانا بار ایسوسی ایشن نے آپ کو ایماندار، محنتی اور اِنکرپٹ ایبل (incorruptible) جج یعنی ایسا جج جو کرپٹ نہیں کیا جا سکتا، قرار دیا ہے۔ یہ انقلاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آ کر اور اس کی حقیقت کو سمجھنے والوں میں آتا ہے۔ اب پاکستان میں جج دیکھیں، ایک فیصلہ کرتے ہیں، اُس کے بعد مولویوں سے ڈر کے اُسے بدل دیتے ہیں۔ کئی فیصلے جماعت کے حق میں ایسے ہوئے، ہائی کورٹ نے، سپریم کورٹ نے مظلوموں کے حق میں فیصلہ کیا اور پھر بدل دیا۔ پس یہ اعزاز بھی آج جماعت احمدیہ کو حاصل ہے اور ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ یہ اعزاز حاصل رہے کہ کوئی اُن پر انگلی نہ اُٹھا سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شرائطِ بیعت میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ اپنی خداداد صلاحتیوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچاؤ۔ غیروں کی طرف سے اس کا اظہار کس طرح ہوتا ہے، اس کا مَیں ایک نمونہ پیش کرتا ہوں۔

صدرِ مملکت سیرالیون نے جماعت احمدیہ سیرالیون کے باونویں (52) جلسہ سالانہ کے موقع پر اپنے خطاب میں کہا کہ میں بہت خوش ہوں کہ میں جماعت احمدیہ ہی نہیں بلکہ اپنی قوم کے ایک اہم پروگرام میں حاضر ہوں۔ میں یہاں جماعت احمدیہ کی ملک وقوم کی ترقی کے لئے خدمات کی قدردانی کرنے اور خراجِ تحسین پیش کرنے کے لئے آیا ہوں اور بحیثیت صدرِ مملکت یہ بھی بتانے آیا ہوں کہ جماعت احمدیہ کی گورنمنٹ اور سیرالیون کی عوام کے دل میں کتنی عزت اور احترام ہے۔ جماعت احمدیہ کا ماٹو Love for all اور Hatred for none ہے جس کا جماعت احمدیہ کئی سالوں سے صرف زبان سے ہی دعویٰ نہیں کر رہی بلکہ اس کی عملی تصویر بھی دکھا رہی ہے۔ یہ جماعت احمدیہ کا میرے لوگوں سے پیار ہی تو ہے کہ عوام کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لئے ملک کے ہر کونے میں سکول کھول رکھے ہیں اور بلا امتیاز ملت و مذہب ہمارے لوگ جماعت کے سکولوں سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ اور Hatred for none کا یہ عملی نمونہ ہے کہ جماعت نے لوگوں کی صحت کی حفاظت کے لئے ہسپتال کھول رہے ہیں اور ہر قسم کے لوگ بلا امتیاز ہسپتالوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ یہ جماعت کے وسیع حوصلے کا ثبوت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کو آپ کے شانہ بشانہ چلنا چاہئے اور ان مقاصد میں آپ کی معاونت کرنی چاہئے۔ مَیں بحیثیت صدرِ مملکت یہاں آیا ہوں کہ آپ کی ان خدمات پر مبارکباد پیش کرسکوں اور بتا سکوں کہ آپ کی دیرینہ خدمات پر مَیں اور میرے ملک کے لوگ خوش ہیں اور ہم جماعت احمدیہ کے ممنون ہیں۔

اب عربوں میں سے تیل کے پیسے والے تو یہاں آئے نہیں لیکن جماعت کا جب یہ اثر ورسوخ بڑھ رہا ہے اس کو دیکھ کر اب بعض حکومتوں کے نمائندے وہاں جانے شروع ہوئے ہیں کہ ہم تمہارے لئے سکول بھی کھولیں گے اور ہسپتال بھی کھولیں گے اور کالج بھی کھولیں گے اور پھر مدد بھی دیں گے۔ بہرحال اللہ کرے کہ ان لوگوں کی انصاف کی آنکھ جو ہے وہ کھلی رہے اور کبھی بے انصافی نہ کریں۔

پھر قال اللہ اور قال الرسول پر عمل کرنے کے اظہار پر غیروں کی طرف سے تبصرہ اس طرح ہے۔ سیرالیون پیپلز پارٹی کے سابق نیشنل چیئرمین الحاج نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے باونویں جلسہ سالانہ کے انعقاد پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مَیں جلسہ سالانہ یوکے میں بھی کافی دفعہ شرکت کر چکا ہوں۔ اور وہاں لوگوں کی اعلیٰ کوالٹیز (qualities) اور اسلامی تعلیمات پر کاربند ہونے سے بھی آگاہ ہوں۔ ان باتوں سے جو میں نے اندازہ لگایا ہے وہ یہ ہے کہ اسلام کا مستقبل جماعت احمدیہ ہی کے ذریعہ روشن ہوگا اور اس بات کا ثبوت ہم دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم جماعت احمدیہ میں شامل نہیں ہوسکتے تو اپنی کم علمی کی وجہ سے جماعت کی ترقی اور تعلیمات کے بارے میں اپنے غلط خیالات کا اظہار تو نہ کریں۔ اس جلسہ کا تھیم (Theme) اور جلسہ گاہ میں لگائے ہوئے پوسٹرز کو دیکھیں تو ان عبارات سے یہی پتہ چلتا ہے کہ اگر کوئی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کرتا ہے تو وہ جماعت احمدیہ کے ہی افراد ہیں۔ مَیں اس بات کا برملا اظہار کروں گا کہ جو بھی جلسہ سالانہ میں شامل ہوگا وہ اس بات کا اظہار کرنے سے نہیں رہ سکتا کہ اسلام کا روشن مستقبل صرف جماعت احمدیہ کے ہی ہاتھ میں ہے۔

پس یہ ہے حسن جماعت احمدیہ کا اور یہ ہونا چاہئے کہ غیر بھی اقرار کریں کہ حقیقی اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور آپ کے اُسوہ پر عمل کرنے کی کوشش احمدی کرتے ہیں۔

سپین سے عائشہ بوتر ساس صاحبہ کہتی ہیں، مجھے انہوں نے خط لکھا ہے کہ مَیں اپنے احمدی خاوند کے ساتھ اپنے سسرال کے ساتھ رہتی ہوں جو سب غیر احمدی ہیں۔ وہ آپس میں بیٹھے ہوئے مجلس میں جب چغلی کرتے ہیں تو مجھے بڑا دُکھ ہوتا ہے اور میں اُن میں بیٹھنا پسند نہیں کرتی۔ اسی طرح جب سے میں نے بیعت کی ہے، مردوں سے ہاتھ ملانا چھوڑ دیا ہے اور غیر مردوں کی مجلس میں بیٹھنا بھی ترک کر دیا ہے۔ یہ بات اُنہیں بری لگتی ہے اور مجھ سے ناروا سلوک کرتے ہیں اور حدیث کا مطالبہ کرتے ہیں جہاں مردوں سے مصافحہ کی مناہی ہو۔ ہم دونوں میاں بیوی ان حالات میں صبر سے گزارہ کر رہے ہیں۔ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں اپنا الگ مکان عطا فرمائے جہاں آزادی سے امام الزمان علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل کرسکیں۔

پس یہ تبدیلی ہے جو اُن لوگوں میں پیدا ہو رہی ہے۔ اب کسی احمدی کو، کسی لڑکی کو کسی بات میں کومپلیکس (complex) میں نہیں آنا چاہئے کہ مَردوں میں بعض دفعہ ہمیں سلام کرنا پڑ جاتا ہے۔ کوئی ضرورت نہیں سلام کرنے کی۔ جب مَردوں سے ہاتھ ملانا منع ہے تو اُس کی پابندی ہونی چاہئے۔ اسی طرح مَردوں کو بھی کوشش یہی کرنی چاہئے کہ عورتوں سے ہاتھ نہ ملائیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنا ہے تو پھر ہر چھوٹے سے چھوٹے حکم پر بھی، جو بظاہر چھوٹا لگے، عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر گوداوری جگہ کے ایک مبلغ صاحب لکھتے ہیں، یہ غالباً انڈیا کے ہیں۔ جماعت احمدیہ چٹیالہ میں غیر احمدی علماء اور چند شر پسندوں نے مشن ہاؤس پر حملہ کیا اور مسجد پر قبضہ کرلیا جس کو جماعت احمدیہ نے آباد کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس مسجد میں امامت ہم کریں گے، لیکن آپ لوگ مسجد میں آ کر نماز پڑھنا چاہیں تو پڑھ سکتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے احباب کے دل میں سلسلہ کے لئے ایسی غیرت رکھی ہے کہ کسی بھی فرد نے

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths

Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)

- Asylum & Immigration
- New Point Based System
- Settlement Applications (ILR)
- Post Study Work Visa
- Nationality & Travel Documents
- Human Rights Applications
- High Court of Appeals

قانونی مشاورت
برائے اسائلم

- Switching Visas
- Over Stayers
- Legacy Cases
- Work Permits
- Visa Extensions
- Judicial Reviews
- Tribunal Appeals

HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738

24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062

Same Day Visa Service
Email: law786@live.com

RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

اُن کا مقتدی ہونا پسند نہیں کیا۔ اور ہر ایک نے اُن کے پیچھے نماز ادا کرنے سے انکار کر دیا اور احمدیت پر ثابت قدم رہے۔ پس یہ ایک مثال ہے دینی غیرت کی کہ ایسے لوگ جو زمانے کے امام کو نہیں مانتے، اُس امام کو نہیں مانتے جس کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آیا ہے تو پھر ایسے شخص کے پیچھے ہم کس طرح نماز پڑھ لیں۔ ایسے شخص کو کس طرح امام بنا لیں جو زمانے کے امام کا انکاری ہو۔ ہم نے بندوں کو نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے۔ اور اس بارے میں بھی احتیاط کرنی چاہئے۔ خوش قسمت ہیں وہ جو بیعت کی حقیقت کو سمجھتے ہیں اور جنہوں نے پاک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کی ہیں اور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک بیعت کا حق ادا کرنے والا بن جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درد کو جو ہمیں اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے کے لئے آپ علیہ السلام کے دل میں تھا، اُسے سمجھنے والا ہمیں بنا دے۔ آپ فرماتے ہیں کہ: ’’مَیں خوب جانتا ہوں کہ ان باتوں کا کسی کے دل میں پہنچا دینا میرا کام نہیں اور نہ ہی میرے پاس کوئی ایسا آلہ ہے جس کے ذریعہ سے میں اپنی بات کسی کے دل میں بٹھا دوں‘‘۔ پھر فرماتے ہیں: ’’ہزارہا انسان ہیں جنہوں نے محبت اور اخلاص میں تو بڑی ترقی کی ہے، مگر بعض اوقات پرانی عادات یا بشریت کی کمزوری کی وجہ سے دنیا کے امور میں ایسا وافر حصہ لیتے ہیں کہ پھر دین کی طرف سے غفلت ہو جاتی ہے‘‘۔ فرمایا کہ ایسے لوگ ہیں جو محبت اور اخلاص میں بہت بڑھے ہوئے ہیں، لیکن بعض کمزوریاں دکھا جاتے ہیں۔ اُن کمزوریوں کو بھی دُور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ فرمایا: ’’ہمارا مطلب یہ ہے کہ بالکل ایسے پاک اور بے لوث ہو جاویں کہ دین کے سامنے امور دنیوی کی حقیقت نہ سمجھیں اور قسما قسم کی غفلتیں جو خدا سے دُوری اور مہجوری کا باعث ہوتی ہیں، وہ دور ہو جاویں۔ جب تک یہ بات پیدا نہ ہو، اُس وقت تک حالت خطرناک ہے اور قابلِ اطمینان نہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 605۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس ہمیں خاص طور پر اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے، اپنی حالتوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ◎

بقیہ: رپورٹ دورہ آسٹریلیا از صفحہ 20

جائے گی۔ اسی طرح تین چار دن کا سالانہ ریفریشر کورس ہوتا ہے اس میں بھی کسی نوجوان کو بھجوا دیا کریں جو یہاں MTA کے لئے کام کر رہا ہو اور اس میں ٹیکنیکل Skill بھی ہوں اور اُسے دلچسپی بھی ہو۔

❁...... **فلپائن** کی عاملہ کے ممبران نے بتایا کہ ہماری وہاں سات برانچز ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ بھی وہاں حکمت کے ساتھ مُلّاں کو تبلیغ کریں اور اپنے روابط قائم کریں۔ سرکردہ حکّام سے بھی اپنے تعلقات بنائیں۔

❁...... **کمبوڈیا** سے آنے والے ممبران عاملہ کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ جو میں ہدایات دے رہا ہوں وہ کمبوڈیا کے لئے بھی ہیں۔ مبلغ کمبوڈیا نے بتایا کہ ہماری سات جماعتیں ہیں اور اڑھائی ہزار کے لگ بھگ ہماری تعداد ہے۔

❁...... کتاب "Pathway to Peace" کے حوالہ سے **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر صاحب جماعت تھائی لینڈ کو ہدایت فرمائی** کہ جلد اس کتاب کا تھائی زبان میں ترجمہ کریں اور پھر یہ کتاب اپنے حکّام اور سیاستدانوں کو دیں۔

❁...... Aims سسٹم کے بارہ میں حضور انور نے صدر صاحب ملائشیا کو فرمایا کہ آپ اس بارہ میں انڈونیشیا سے مدد لیں۔

❁...... جماعت ملائشیا Kuala Lumpur شہر میں اپنا تین منزلہ سینٹر تعمیر کرنا چاہتی ہے۔ صدر صاحب ایک اینٹ ساتھ لے کر آئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اپنی ’’الیس اللہ بکاف عبدہٗ‘‘ اور ’’مولا بس‘‘ کی انگوٹھیاں اس اینٹ کے ساتھ لگا کر دعا کی۔

مختلف ممالک کی مجالس عاملہ کی یہ میٹنگ ایک بج کر تیس منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر مجالس عاملہ کے ممبران نے ملک وائز حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد طٰہٰ تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

سنگاپور سے آسٹریلیا کے لئے روانگی۔

الوداعی لمحات

آج پروگرام کے مطابق سنگاپور سے آسٹریلیا کے لئے روانگی تھی الوداع ہونے کا وقت قریب آ رہا تھا۔ پروگرام کے مطابق سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے ’’مسجد طٰہٰ‘‘ تشریف لے گئے جہاں سے اجتماعی دعا کے بعد ایئرپورٹ کے لئے روانگی تھی۔

مسجد کے باہر کھلے صحن میں انڈونیشیا، ملائشیا، سنگاپور اور اردگرد کے دیگر ممالک سے آنے والے احباب مرد و خواتین بڑی تعداد میں جمع تھے۔ بچیاں الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں، چھوٹے بڑے مرد و خواتین ہر ایک کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ جونہی حضور انور مسجد طٰہٰ پہنچے تو سبھی نے اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اور روتے ہوئے اپنے پیارے آقا سے عقیدت اور محبت اور فدائیت کا اظہار کیا۔ ہر ایک کی نظر اپنے پیارے آقا کے چہرہ پر مرکوز تھی اور آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے خواتین کے حصّہ میں تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہوتی رہیں۔ بڑا رقت آمیز ماحول تھا۔ پھر حضور انور مرد احباب کے پاس تشریف لے آئے اور پرسوز اجتماعی دعا کروائی۔ دعا میں بھی یہ لوگ روتے رہے۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور حضور انور کی گاڑی مسجد کے بیرونی گیٹ سے نکل کر ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئی اور حضور انور کے یہ عشاق دُور تک اپنے ہاتھ ہلا کر اپنے پیارے آقا کو الوداع کہتے رہے۔

چھ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔

ایئرپورٹ پر حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے انڈونیشیا، ملائشیا، سنگاپور، تھائی لینڈ، فلپائن، کمبوڈیا اور برما کے امراء، صدران اور مبلغین اور دیگر جماعتی عہدیداران موجود تھے۔ صدر صاحبہ لجنہ انڈونیشیا، ملائشیا اور سنگاپور بھی اپنی بعض عہدیداران کے ساتھ موجود تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تمام احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا اور السلام علیکم کہا اور سپیشل لاؤنج میں تشریف لے گئے۔

ایک خصوصی پروٹوکول انتظام کے تحت جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہونے کے لئے ایک بگّی کے ذریعہ گیٹ C30 کے لئے روانہ ہوئے تو راستہ میں مختلف گیٹس (Gates) پر احمدی احباب اور فیملیز اپنی اپنی فلائٹس کے انتظار میں کھڑی تھیں۔ بعض ملائشیا جا رہی تھیں اور بعض انڈونیشیا اور بعض دوسرے ممالک کے لئے روانہ ہو رہی تھیں۔ ان سبھی نے غیر متوقع طور پر اچانک حضور انور کو دیکھا تو بھاگ کر حضور انور کی طرف آئیں۔ مرد احباب شرف مصافحہ حاصل کرتے رہے اور خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہوتی رہیں اور حضرت بیگم صاحب مدّ ظلّہا العالی سے بھی ملتی رہیں اور آخری لمحات میں ایک بار پھر اپنے پیارے آقا کے دیدار اور شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں اور حضور انور کی شفقتوں سے حصّہ پایا۔

پونے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔ برٹش ایئر ویز کی پرواز BA015 ساڑھے سات بجے رات سنگاپور سے سڈنی (آسٹریلیا) کے لئے روانہ ہوئی۔

....

یکم اکتوبر بروز منگل 2013ء

....

آسٹریلیا میں ورودِ مسعود و والہانہ استقبال

سات گھنٹے 35 منٹ کی مسلسل پرواز کے بعد آسٹریلیا کے مقامی وقت کے مطابق یکم اکتوبر بروز منگل صبح پانچ بج کر پانچ منٹ پر جہاز سڈنی (Sydney) آسٹریلیا کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ Kings Ford Smith پر اترا اور وہ تاریخی لمحہ آ پہنچا جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم دوسری بار آسٹریلیا کی اس سرزمین پر اور دنیا کے اس برّ اعظم پر پڑے۔ (آسٹریلیا کا وقت سنگاپور سے دو گھنٹے آگے ہے اور لندن سے دس گھنٹے آگے ہے)

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز سے باہر تشریف لائے تو مکرم محمود احمد شاہد صاحب امیر جماعت آسٹریلیا نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ ایک خصوصی انتظام کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ جہاں جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے نائب امراء مکرم خالد سیف اللہ صاحب اور مکرم محمد ناصر کاہلوں صاحب اور صدر خدام الاحمدیہ مکرم رانا اعجاز احمد صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

صدر صاحبہ لجنہ آسٹریلیا، نائب صدر لجنہ آسٹریلیا، سابقہ صدر لجنہ آسٹریلیا اور مکرم امیر صاحب آسٹریلیا کی اہلیہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا العالی کو خوش آمدید کہا۔

NSW Legislative Assembly کے ممبر پارلیمنٹ "Hon. Kevin Conolly" حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے لاؤنج میں منتظر تھے۔ موصوف نے گورنمنٹ کی طرف سے حضور انور کو آسٹریلیا آمد پر خوش آمدید کہا۔ موصوف نے کہا کہ وہ جانتے ہیں کہ اس ملک میں مقیم احمدیوں کے لئے حضور انور کا دورہ کتنا اہم ہے۔

حضور انور نے موصوف کا شکریہ ادا کیا کہ آپ اس وقت پانچ بجے صبح حضور انور کو receive کرنے کے لئے ایئرپورٹ پر آئے ہیں۔ حضور انور نے موصوف ممبر پارلیمنٹ سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی اور موجودہ جنرل الیکشن کے حوالہ سے بھی بات ہوئی۔ اس دوران امیگریشن کی کارروائی متعلقہ شعبہ نے ازخود مکمل کی۔ ایئرپورٹ پر تمام انتظامات حکومت کے تعاون سے ہوئے۔

پانچ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ جماعت کے مرکز بیت الہدیٰ کے لئے روانہ ہوئے۔

جماعت کا یہ مرکز سڈنی شہر سے باہر Blacktown City Council کے علاقہ Marsden Park میں واقع ہے۔ سڈنی ایئرپورٹ سے اس جگہ کا فاصلہ 60 کلومیٹر ہے۔ چھ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ’’بیت الہدیٰ‘‘ پہنچے جہاں ملک بھر کی جماعتوں سے آئے ہوئے احبابِ جماعت مرد و خواتین نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے اپنے آقا کو خوش آمدید کہا۔ بچوں اور بچیوں نے استقبالیہ دعائیہ نظمیں پڑھتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ دو بچوں نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

اطفال و ناصرات اپنے ہاتھوں میں لوائے احمدیت اور ملک کا قومی پرچم لہراتے ہوئے اپنے آقا کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ حضور انور نے سب کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور مشن ہاؤس کے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

آج اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے سڈنی (Sydney) کی مقامی جماعتوں کے علاوہ احباب جماعت مرد و خواتین کی ایک بڑی تعداد میلبرن (Melbourne) سے 876 کلومیٹر کا فاصلہ دس سے بارہ گھنٹے میں طے کر کے پہنچی تھی۔ اسی طرح Brisbane سے آنے والے احباب اور فیملیز 924 کلومیٹر کا فاصلہ دس سے بارہ گھنٹے میں طے کر کے پہنچے تھے۔ ایڈیلیڈ (Adelaide) سے بذریعہ سڑک آنے والے افراد 1375 کلومیٹر کا فاصلہ 21 گھنٹوں میں طے کر کے اپنے آقا کے استقبال کے لئے اور دیدار کے لئے سڈنی پہنچے۔ اسی طرح پرتھ (Perth) سے بذریعہ جہاز آنے والے پانچ گھنٹے کا سفر طے کر کے سڈنی پہنچے۔ اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے سینکڑوں کی تعداد میں یہ لوگ مرد و خواتین اور بچے بچیاں، انتہائی صبح سویرے جب کہ ابھی ہر طرف اندھیرا ہی تھا ’’بیت الہدیٰ‘‘ پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔

ممبر پارلیمنٹ Hon. Kevin Conolly ایئرپورٹ سے ’’مسجد بیت الہدیٰ‘‘ تک حضور انور کے قافلہ کے ساتھ آئے اور حضور انور کو یہاں تک چھوڑ کر پھر واپس گئے۔

پروگرام کے مطابق ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’مسجد بیت الہدیٰ‘‘ تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز کی ادائیگی کے بعد اپنی رہائشگاہ کی طرف جاتے ہوئے صدر صاحب خدام الاحمدیہ آسٹریلیا سے دریافت فرمایا کہ اب تک جو لوگ پہنچ چکے ہیں ان کی تعداد کیا ہے۔ جس پر صدر صاحب نے کہا کہ ابھی ہم نے تعداد کی گنتی شروع نہیں کی۔ جمعرات کے دن سے ان کی کاؤنٹنگ ہوگی۔ حضور انور نے دریافت فرمایا پھر ان کی چیکنگ وغیرہ کس طرح کی جا رہی ہے جس پر صدر صاحب نے عرض کیا کہ جماعت کے ہر ممبر کا ID کارڈ بنا ہوا ہے۔ ہر ممبر گیٹ پر اپنی ID دکھا کر ہی اندر آ رہا ہے۔ سکیننگ کا سسٹم جاری ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج سڈنی شہر کی ایک جماعت "Mount Druitt Sydney" کی 34 فیملیز کے 155 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات آٹھ بجے تک جاری رہا۔

ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ’’مسجد بیت

الہدیٰ‘‘ میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆☆☆......

مسجد بیت الہدیٰ کا مختصر تعارف

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کو 1983ء میں سڈنی شہر سے باہر "Marsden Park" کے علاقہ میں 28 ایکڑ قطعہ زمین خریدنے کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے پہلے دورہ آسٹریلیا کے دوران 30 ستمبر 1983ء کو یہاں پہلی احمدیہ مسجد بیت الہدیٰ کا سنگ بنیاد رکھا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی حضرت مولوی محمد حسین صاحبؓ نے بھی اس مسجد کی بنیاد میں ایک اینٹ نصب فرمائی۔ آپ حضور انور کی خصوصی ہدایت پر اس مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شمولیت کے لئے پاکستان سے آسٹریلیا تشریف لے گئے تھے۔

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ جہاں اس برّ اعظم میں 1903ء میں احمدیت کا آغاز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی حضرت حسن موسیٰ خان صاحبؓ کے ذریعہ ہوا۔ وہاں اس برّ اعظم میں پہلی احمدیہ مسجد کی بنیاد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی کو اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

اس مسجد کی تعمیر 1989ء میں مکمل ہوئی اور حضورؒ نے اپنے دوسرے دورہ آسٹریلیا میں 14 جولائی 1989ء کو اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔

مسجد کے ایک طرف ہائی وے Richmond Road اور دوسری طرف Hansworth Road گزرتی ہے۔ اس مسجد کی دو منزلہ خوبصورت عمارت اپنے سفید رنگ اور گنبد اور مینار کی وجہ سے دور ہی سے نظر آتی ہے اور دونوں اطراف سے سفر کرنے والے لوگ اسے دیکھتے ہیں۔

اس مسجد میں نمازیوں کے لئے دو بڑے ہال ہیں نیز دو بڑے کمرے اور دفاتر، لائبریری، مشن ہاؤس موجود ہے۔ مسجد کا ایک مینار جو منارۃ المسیح کی طرز پر تعمیر کیا گیا ہے سو فٹ بلند ہے اور ساتھ ایک بہت بڑا گنبد بھی ہے جس کا قطر 24 فٹ ہے اور جس کی کلغی کی اونچائی سات فٹ ہے۔ اس گنبد کی تعمیر گراؤنڈ پر کی گئی۔ اسٹیل فریم احمدی احباب نے خود تیار کیا اور اس پر فائبر گلاس چڑھانے کا کام احمدی مستورات نے کیا جو واقعتہً ایک کارنامہ ہے۔ یہ گنبد تیار ہونے کے بعد اتنا بڑا اور وزنی تھا کہ اسے ایک کرین کی مدد سے اٹھا کر مسجد کی چھت پر رکھا گیا۔

مین روڈ سے جماعت کے اس قطعہ زمین کا فاصلہ 1.3 کلومیٹر ہے۔ جماعت نے 1.3 کلومیٹر کی دو رویہ پختہ سڑک تعمیر کی ہے جو مسجد تک آتی ہے۔ یہ سڑک اور اس کا اردگرد کا علاقہ جماعت کی اپنی ملکیت ہے۔ مین روڈ کے اوپر بھی جہاں سے یہ سڑک شروع ہوتی ہے مین گیٹ بنایا گیا ہے جہاں احمدیہ مشن کا بورڈ آویزاں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ آسٹریلیا کے دوران اس مسجد کو رنگ برنگی روشنیوں سے سجایا گیا ہے۔ رات کو یہ مسجد بہت خوبصورت نظارہ پیش کرتی ہے۔

............☆☆☆............

2 اکتوبر بروز بدھ 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے ’’مسجد بیت الہدیٰ‘‘ تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے موصول ہونے والی دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔

اخباری نمائندوں کا حضور انور سے انٹرویو

حضور انور کی آمد سے قبل اخبار "Daily Telegraph" (یہ سٹیٹ کا اخبار ہے) اور لوکل اخبار "The Standard" اور لوکل ہفتہ وار اخبار "Blacktown Sun" کے نمائندے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انٹرویو لینے کے لئے پہنچے ہوئے تھے۔

❁......**ایک جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ احمدی اور دوسرے مسلمانوں میں کیا فرق ہے اور اختلاف کیا ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا یعنی لوگ اسلام کی سچی تعلیمات کو بھول چکے ہوں گے۔ ان کی مسجدیں بظاہر آباد ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ تو ایسے زمانے میں خدا تعالیٰ مسیحؑ اور امام مہدیؑ کو بھیجے گا جو اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیمات لوگوں کے سامنے پیش کرے گا اور اسلام کا اصل چہرہ دکھائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہم یقین رکھتے ہیں اور یہ ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور مسیحؑ اور مہدیؑ مامور ہوئے ہیں۔ اور ہم کہتے ہیں کہ جس مسیحؑ کے آنے کی پیشگوئی تھی وہ تو آچکا۔ جبکہ دوسرے مسلمان کہتے ہیں کہ ابھی نہیں آیا اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے قائل ہیں اور اس انتظار میں ہیں کہ وہ آسمان سے اترے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بطور نبی کے آئیں گے۔

ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آسمان سے تو کسی نے نہیں اترنا بلکہ جس کے آنے کی پیشگوئی ہے وہ حضرت عیسیٰؑ کا مثیل ہو کر آئے گا اور وہ آچکا ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام غیر تشریعی نبی ہیں اور کوئی نئی شریعت لے کر نہیں آئے۔ اس لئے یہ خاتم النبیین کے خلاف نہیں ہے اور اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت کی مہر نہیں ٹوٹتی۔ جبکہ دوسرے مسلمان جو عیسیٰؑ کی آمد کے منتظر ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیّین ہونے کے باوجود حضرت عیسیٰؑ کے بطور نبی آنے کے ہی قائل ہیں۔

پس ہمارے اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان آجکل بڑا اختلاف یہی ہے کہ ہم حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو غیر تشریعی نبی مانتے ہیں جبکہ دوسرے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ جبکہ ہم کہتے ہیں کہ نئی شریعت لانے والا نبی نہیں آسکتا لیکن غیر تشریعی نبی آسکتا ہے اور یہ بات ہرگز خاتم النبیّین کے خلاف نہیں ہے۔

❁......**ایک جرنلسٹ نے یہ سوال کیا کہ حضور کا آسٹریلیا آنے کا مقصد کیا ہے؟**

اس سوال کے جوب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں جہاں بھی جاتا ہوں تو میرا بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اپنی کمیونٹی کے ممبران سے ملوں۔ ان کی پراگرس دیکھوں، ان کے مسائل دیکھوں، ان کے ذاتی پرابلم دیکھوں، ان کی رہنمائی کروں۔ مَیں ان سے ذاتی ملاقات بھی کرتا ہوں جس سے ان کے حالات کا پتہ چلتا ہے۔ پھر جہاں بڑی تعداد میں لوگ جمع ہوتے ہیں اور جلسے کا انعقاد ہوتا ہے وہاں مَیں ایڈریس بھی کرتا ہوں اور ان کو اعلیٰ اخلاقی قدروں کے قائم کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور یہ کہ جہاں آپ رہتے ہیں وہ آپ کا ملک ہے تو اپنے ملک سے وفاداری اور قوانین کی پابندی کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق وطن سے محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا تھا: حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْإِيْمَان۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ آسٹریلیا کا میرا دوسرا وزٹ ہے۔ اس سے قبل مَیں سال 2006ء میں آیا تھا۔

❁......**جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ فیملیز کی کس قسم کی پرابلم ہوتی ہیں؟ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا** کہ مختلف پرابلم ہوتی ہیں اور بعض ان کی ذاتی پرابلم ہوتی ہیں جو مَیں یہاں بیان نہیں کرسکتا۔ مَیں اپنے خطبات جمعہ اور تقاریر میں احمدیوں کو توجہ دلاتا رہتا ہوں کہ اسلام کی سچی تعلیمات پر عمل کرو۔ آپس میں محبت و پیار سے رہو اور بھائی چارہ کی فضا قائم رکھو اور ایک دوسرے کا خیال رکھو اور ہر ایک کے حقوق ادا کرو۔

❁......**اس سوال پر کہ کیا آپ نے اندرون آسٹریلیا سفر کیا ہے؟**

حضور انور نے فرمایا کہ ابھی تک اپنے اس موجودہ وزٹ میں تو سفر نہیں کیا۔ لیکن گزشتہ وزٹ کے دوران بعض جگہوں کا وزٹ کیا تھا اور یہاں کے Native باشندوں سے بھی ملا تھا۔ یہ Aboriginies اس وقت دنیا کی سب سے پرانی تہذیب ہے۔

❁......**ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا احمدیہ مسلم کمیونٹی کو آسٹریلین کمیونٹی میں قبول کرلیا گیا ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدیہ مسلم جماعت مسلمان کمیونٹیز میں سے ایسی سب سے بڑی کمیونٹی ہے جو ہر سوسائٹی میں قبول کی جاتی ہے کیونکہ ہم کھل کر اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ جس ملک میں بھی ہم رہتے ہیں، اُس ملک سے محبت کرتے ہیں اور اپنے وطن سے محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ دوسرے ہم ملک کے قوانین کی پابندی کرنے والے ہیں۔ ہمارا پیغام امن کا پیغام ہے اور ہمارا نعرہ ’’محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں‘‘ ہے۔ اس وجہ سے مَیں نہیں سمجھتا کہ کوئی بھی ہمیں ناپسند کرے گا۔ ہمیں ہر طرف عزت کی نگاہ سے ہی دیکھا جاتا ہے۔

❁......**ایک جرنلسٹ نے یہ سوال کیا کہ دنیا کے جو موجودہ حالات ہیں ان میں امن کس طرح قائم ہوسکتا ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے جہاں بھی موقع ملتا ہے مَیں سب کو کہتا ہوں کہ صحیح عدل اور انصاف ہی امن لاسکتا ہے اور سچا انصاف وہی ہے جو قرآن کریم کے مطابق ہو اور وہ یہ کہ اگر تمہیں اپنے خلاف، اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو گواہی دو۔ یہ سچا اسلام ہے اور اس سے سوسائٹی میں امن اور انصاف کا قیام ہوتا ہے۔

❁......**سیریا (Syria) میں امن کے قیام کے حوالہ سے ایک سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا** کہ سیریا میں امن اُسی وقت قائم ہوسکتا ہے جبکہ دونوں پارٹیز یعنی حکومت اور وہ مخالف لوگ جنہوں نے حکومت کے خلاف بغاوت کی ہوئی ہے، آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مہذّبانہ اور انصاف پسند طریق سے پیش آئیں اور تہذیب کے دائرہ میں رہ کر اپنے معاملات حل کریں۔

حضور انور نے فرمایا: دو تین ہفتہ قبل مَیں نے اپنے خطبہ جمعہ میں اس معاملہ پر بات کی تھی اور بڑا واضح کیا تھا کہ اُس وقت تک سیریا کا معاملہ حل نہیں ہوسکتا اور یہاں امن قائم نہیں ہوسکتا جب تک کہ دونوں فریق باہمی رواداری کا مظاہرہ نہ کریں۔

حضور انور نے فرمایا: سیریا میں علوی اور سنّی دو بڑے فرقے ہیں۔ اس وقت حکومت علویوں کے پاس ہے۔ تاہم حکومت میں کسی حد تک سنّی فرقہ کے لوگ بھی شامل ہیں۔ لیکن اس کے باوجود سنّیوں کے حقوق کی حق تلفی کی جاتی ہے اور انہیں عزّت نہیں دی جاتی جس کی وجہ سے ان کی طرف سے علیحدگی کا نعرہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر یہ سنّی لوگ گورنمنٹ میں آجائیں اور ان کی حکومت بن جائے تو تب بھی یہ لوگ صحیح انصاف اور عدل کے ساتھ حکومت نہیں کرسکیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: آجکل جو اپوزیشن گروپ ہے اس میں انتہا پسند گروپس القاعدہ، طالبان وغیرہ بھی شامل ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے حالات زیادہ خراب ہو رہے ہیں۔ پس اگر حکومت اور مخالف گروپ اپنی ذمّہ داری نہیں سمجھیں گے اور انصاف سے کام نہیں لیں گے تو پھر اس ملک کا امن بالکل تباہ ہوجائے گا۔ صرف اس ملک کا نہیں بلکہ اِس ریجن کا بھی امن تباہ ہوگا اور باقی دنیا بھی متأثر ہوگی اور ان کا امن بھی تباہ ہوگا۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہاں آسٹریلیا سڈنی میں قیام کے دوران میلبورن اور برزبین جا رہا ہوں۔

❁......**منصب خلافت پر فائز ہونے کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:** مَیں آخری لمحہ تک نہیں جانتا تھا کہ اس منصب پر فائز ہوں گا۔ انتخاب خلافت ایک الیکٹورل بورڈ کرتا ہے۔ انتخاب سے قبل کوئی بھی نہیں جانتا کہ کس کا نام پیش ہوگا۔ وہیں موقع پر ہی نام پیش ہوتے ہیں اور ووٹنگ ہوتی ہے۔ جو زیادہ ووٹ حاصل کرتا ہے وہ اس منصب پر فائز ہوتا ہے۔ الیکٹورل کالج سے باہر والا بھی منتخب ہوسکتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مَیں نے پاکستان سے تعلیم حاصل کی۔ اپنی زندگی وقف کی۔ غانا میں آٹھ سال کام کیا۔ اس کے بعد ربوہ پاکستان میں مختلف جماعتی ذمہ داریاں ادا کرتا رہا۔ پھر 2003ء میں خلیفہ منتخب ہوا۔

❁......**جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ لوگوں کو خواہ وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم ہوں، اُن کو کیا نصیحت کرتے ہیں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم سب انسان ہیں اور خدا تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنی مخلوق سے محبت کرتا ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ محبت واخوّت اور بھائی چارہ سے رہیں اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔ ہم میں سے ہر ایک اپنی ذمّہ داری ادا کرے اور ہر ایک دوسرے سے اس طرح پیش آئے جس طرح خدا چاہتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: مَیں دوسرے مسلمانوں کے بارہ میں تو نہیں کہہ سکتا۔ لیکن جو احمدی نوجوان ہیں وہ سوسائٹی میں امن کے قیام کے بارہ میں دن رات کوشاں ہیں اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کام کرتے ہیں۔ چیریٹی واک (Charity Walk) کرتے ہیں۔ احمدیہ یوتھ آرگنائزیشن یوکے نے چیریٹی واک کے ذریعہ تین لاکھ پچاس ہزار پاؤنڈ اکٹھے کئے اور اس میں سے اسّی فیصد رقم غیر مسلم چیریٹیز کو دی۔

امریکہ میں ہمارے نوجوانوں نے ’’مسلم فار لائف‘‘ (Muslim for Life) کے نام سے ایک پروگرام آرگنائز کیا اور دس ہزار سے زائد خون کے بیگ جمع کر کے حکومت کے ہسپتالوں میں دیئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ جماعت احمدیہ کی خوبصورتی ہے کہ وہ خلیفۂ وقت کے ماتحت کام کرتی ہے اور خلیفۂ وقت ان کی رہنمائی کرتا ہے۔ دوسری مسلم کمیونٹیز کا کوئی لیڈر نہیں ہے۔ ہم ایک لیڈرشپ کے تحت دنیا کے 204 ممالک میں ہیں اور ہر جگہ ہماری تعلیم، ہمارا سلوگن، ہمارا کردار اور ہمارا انتظامی ڈھانچہ ایک ہی ہے۔ دوسرے مسلمانوں کی طرح ہم میں کسی قسم کی کوئی انتہاء پسندی نہیں ہے۔ ہم امن سے رہنے والے ہیں اور امن کی تعلیم دیتے ہیں اور جس ملک میں بھی رہتے ہیں اُس کے وفادار ہیں اور قانون کی پابندی کرنے والے ہیں۔

یہ انٹرویو ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع

ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں سڈنی کی ایک جماعت Mount Druitt کی 38 فیملیز کے 180 افراد نے شرف ملاقات پایا۔ ان سبھی احباب نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بج کر تیس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الہدیٰ تشریف لاکر نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز و انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس پروگرام میں سڈنی کی 47 فیملیز کے 232 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے تصویر بھی بنوائی اور اپنے آقا سے تحائف بھی حاصل کئے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر چالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الہدیٰ تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

آسٹریلیا دنیا میں واحد ایسا ملک ہے جو پورے برّ اعظم پر محیط ہے۔ یہ دنیا کا سب سے بڑا جزیرہ اور سب سے چھوٹا برّ اعظم ہے۔ اس ملک کا تہائی حصہ صحرا پر مشتمل ہے۔ اس ملک کی آبادی 19 ملین سے زائد ہے جس میں سے آبادی کا اسّی فیصد حصہ سمندر کے ساتھ آباد ہے۔

آسٹریلیا قریباً چار ہزار کلومیٹر چوڑا ہے اور شمالاً جنوباً اس کی لمبائی 3700 کلومیٹر ہے۔ اس ملک کا کُل رقبہ 76 لاکھ 59 ہزار 861 مربع کلومیٹر ہے۔ ملک کا دارالحکومت کینبرا ہے۔

یہاں کے اصل باشندوں کو Aboriginies کہا جاتا ہے۔ جو گزشتہ ساٹھ ہزار سال سے یہاں آباد ہیں اور یہ 600 سے زیادہ قبائل میں بٹے ہوئے ہیں۔ ان کی آبادی تین لاکھ کے قریب بتائی جاتی ہے۔

آسٹریلیا میں احمدیت کا آغاز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت حسن موسیٰ خانصاحبؓ کے ذریعہ 1903ء میں ہوا۔ آپؓ افغان قبیلہ ''ترین'' سے تعلق رکھتے تھے اور 1901ء میں آسٹریلیا آکر آباد ہوئے اور 1903ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی سعادت پائی۔ اور آپؓ نے 4 ستمبر 1903ء کو بیعت کا خط لکھا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے اس بیعت کی قبولیت کا خط 3/اکتوبر 1903ء کو حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی نے بھجوایا۔ اس لحاظ سے آپ کو یہ شرف حاصل ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے آسٹریلیا بھیجا جانے والا پہلا خط آپ کے نام تھا۔

پھر آپؓ کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ آپ بیرون ہندوستان نظام وصیت میں شامل ہونے والے پہلے موصی تھے۔ 20 دسمبر 1905ء کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے رسالہ الوصیت کی اشاعت ہوئی تھی۔ حضرت حسن موسیٰ خانصاحبؓ نے تین ماہ سے بھی کم عرصہ میں یعنی 13/مارچ 1906ء کو وصیت کر کے اس الٰہی نظام میں شمولیت کی توفیق پائی۔

آپ مختلف شہروں میں دورے کر کے دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ 1921ء میں آپؓ نے "The Muslim Sunshine" کے نام سے ایک مفید اور دلچسپ رسالہ بھی شائع کیا۔

آپؓ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے فارسی زبان میں یہ الہام بھی ہوا تھا کہ ''خوش باش کہ عاقبت نکوخواہد شُد''۔

آپؓ احمدیت سے وابستہ ہونے کے بعد اگست 1912ء اور پھر 1913ء میں قادیان تشریف لائے اور فروری 1914ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے ارشاد پر واپس آسٹریلیا تشریف لے گئے اور پھر وفات تک یہیں مقیم رہے۔

آپؓ نے 18 اگست 1945ء کو 82 سال کی عمر میں آسٹریلیا میں وفات پائی اور آسٹریلیا کے شہر پرتھ (Perth) کے Karrakatta نامی قبرستان میں دفن ہوئے۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آسٹریلیا کے آٹھ مختلف شہروں میں بڑی فعّال اور مضبوط جماعتیں قائم ہیں۔ سڈنی میں جماعت کے مرکزی سینٹر اور مسجد کا رقبہ 28 ایکڑ ہے۔ دوسرے شہروں Adelaide, Brisbane اور Melbourne میں جماعت کے وسیع وعریض مشن ہاؤسز، جماعتی سینٹر اور قطعات زمین ہیں۔

Brisbane میں جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی دوسری باقاعدہ مسجد تعمیر ہوئی ہے جس کا افتتاح اسی دورہ کے دوران انشاء اللہ العزیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ترقیات کے میدان میں آگے بڑھ رہی ہے۔ الحمدللہ۔

....

03 اکتوبر بروز جمعرات 2013ء

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے مسجد بیت الہدیٰ تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

لندن مرکز اور دنیا کے مختلف ممالک سے خطوط و رپورٹس روزانہ بذریعہ فیکس موصول ہو رہے ہیں۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ دفتری ڈاک اور خطوط و رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ان پر اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا۔ اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الہدیٰ'' تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ آسٹریلیا

آج پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے انتظامات کا معائنہ تھا۔ پانچ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور جلسہ کے انتظامات کا معائنہ شروع ہوا۔

سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لنگر خانہ میں تشریف لے گئے اور کھانا پکانے کا انتظام دیکھا۔ کارکنان نے آلو گوشت کا سالن پکایا ہوا تھا۔ حضور انور نے سالن کا معیار دیکھا اور چیک کیا کہ آلو اور گوشت صحیح طرح گلا ہوا ہے۔ کھانے کا معیار اچھا تھا۔

کارکنان نے ایک کیک بھی تیار کر کے رکھا ہوا تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس کے مختلف حصّے کئے اور ایک کارکن کو ایک حصّہ عطا فرمایا۔ بعدازاں حضور انور نے اجناس کے سٹور کا معائنہ فرمایا جس میں چاول، دالیں، آئل، پیاز، آلو اور کھانا پکانے کے تعلق میں ضرورت کی مختلف اشیاء سٹور کی گئی ہیں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لجنہ کے حصّہ میں تشریف لے گئے اور لجنہ کے مختلف شعبہ جات کا معائنہ فرمایا اور مختلف امور دریافت فرمائے اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔ لجنہ کے شعبہ جات کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام اور انصار کے سٹال کا معائنہ فرمایا۔ یہاں مختلف اشیاء فروخت کے لئے رکھی گئی ہیں۔

شعبہ MTA نے وسیع پیمانہ پر تصاویر کی نمائش لگائی تھی۔ اِس نمائش کا معائنہ فرماتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ MTA کا کام نمائش دکھانا نہیں ہے۔ اِس کے لئے ایک علیحدہ شعبہ قائم ہے۔ مرکز میں مخزن تصاویر ہے جو جلسہ کے موقع پر نمائش کا انتظام کرتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: آپ اُسی کو follow کریں جو مرکز کر رہا ہے۔ مخزن تصاویر شعبہ نمائش کا، تصاویر کا اہتمام کرے۔ حضور انور نے فرمایا: تصاویر میں ترتیب بھی مدّنظر ہونی چاہیے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے شروع کر کے آہستہ آہستہ آج تک لے آتے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ شہداء کی تصاویر بھی لگا دینی تھیں۔ نمائش میں قرآن کریم کے تراجم اور دیگر کتب ولٹریچر بھی رکھا گیا تھا۔ قرآن کریم کے جو تراجم رکھے گئے تھے ان کی تعداد ساٹھ تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اب تو 72 تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ اس لئے باقی بارہ بھی منگوائیں۔ نیز فرمایا: سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی انگریزی زبان میں اب دوسری جلد بھی آگئی ہے وہ بھی منگوائیں۔ حضور انور نے قادیان سے بھی نئی شائع ہونے والی کتب منگوانے کی ہدایت فرمائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ شعبہ رجسٹریشن، شعبہ سیکیورٹی اور شعبہ پارکنگ کے معائنہ کے بعد مردانہ جلسہ گاہ کی مارکی میں تشریف لے آئے۔ جہاں ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب کا انتظام کیا گیا تھا۔ تمام شعبہ جات کے ناظمین اپنے اپنے شعبہ کی تختیوں کے پیچھے کھڑے تھے۔ حضور انور نے تمام ناظمین کو شرف مصافحہ سے نوازا اور پھر سٹیج پر تشریف لے آئے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگریزی ترجمہ سے ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کارکنان سے خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا ''آج تقریباً سات سال کے بعد آپ کے جلسہ سالانہ کے معاونین کے سامنے کچھ کہنے کا موقع مل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ ہر دن جماعت کا قدم ترقی کی طرف بڑھتا چلا جا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ جماعت کو خدمت کرنے والے بھی عطا فرما رہا ہے۔ بہت سے نئے کارکنان واقفین نَو میں سے اب باقاعدہ جماعت کے مستقل کارکن بھی بن چکے ہیں۔ لیکن جلسہ کا انتظام ایسا ہے جس میں بڑی تعداد میں والنٹیئرز پیش ہوتے ہیں اور آپ میں سے بہت سے ایسے ہیں جو سالوں سے کام کرتے رہے ہوں گے۔ کچھ نئے شامل ہونے والے ہوں گے۔ جو پرانے کام کرنے والے ہیں ان کو نئے کام کرنے والوں کو پیار اور محبت سے سکھانا چاہیے، بچوں کو تربیت دینی چاہیے، نوجوانوں کو بتانا چاہیے اور جو نئے کام کرنے والے والنٹیئرز بن رہے ہیں بچے ہیں یا نوجوان ہیں بہت سے پاکستان سے بھی آئے ہوں گے ان کو بھی یہاں باقی ملکوں کی طرح کام سیکھنے کی طرف توجہ دینی چاہیے۔

کوئی بھی کام جو چھوٹے سے چھوٹا کام ہو معمولی کام نہیں ہوتا۔ اس کی گہرائی میں جانے کی کوشش کرنی چاہیے اور ہمیشہ پہلے سے زیادہ بہتر کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ نئے طریقے نکالنے چاہئیں کہ کس طرح بہتر کر سکتے ہیں تاکہ جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی احسن رنگ میں خدمت کرسکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جلسہ کے مہمان جن کی اکثریت آسٹریلیا سے آنے والوں کی ہے وہ یہاں کے رہنے والے ہیں۔ لیکن اس وقت کیونکہ وہ اس نیت سے آرہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسے کی جو اہمیت بیان کی ہے اس میں شامل ہونا ہے۔ اس لئے ان کی مہمان نوازی اور اچھے رنگ میں مہمان نوازی ہر کارکن کا فرض ہے۔

پارکنگ میں کاریں آتی ہیں، خوش خلقی کا مظاہرہ کریں، ان کو پارکنگ اچھی طرح کروائیں۔ جو سیکیورٹی والے ہیں وہ نظر بے شک سیکیورٹی پر رکھیں لیکن پیار اور نرمی سے آنے والوں سے ڈِیل کریں۔ جو کھانا کھلانے والے ہیں، مہمان جتنی دفعہ بھی کھانا مانگیں اس کو دیں اور یہ احساس نہ ہونے دیں کہ تم پہلے اتنی دفعہ کھا چکے ہو یا اتنی دفعہ لے چکے ہو۔ بعض لوگوں کا ایک دفعہ کھانا لینے سے صحیح طرح پیٹ نہیں بھرتا۔ دو تین دفعہ بھی لیتے ہیں۔ تو کسی قسم کا ایسا موقع نہیں ہونا چاہیے جس میں کسی کو اپنی سُبکی کا احساس ہو۔

حضور انور نے فرمایا: بچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی اچھی ڈیوٹی دیتے ہیں، پانی پلانے کی ڈیوٹی ہے، دوسری ڈیوٹیز ہیں اور ہمارے جو غیر از جماعت مہمان جلسوں میں شامل ہوتے ہیں، امید ہے یہاں بھی شامل ہوں گے، وہ اس بات کا بڑا اچھا اثر لے کر جاتے ہیں کہ احمدی کارکنوں میں ایک تو خوش خلقی بڑی اچھی ہے۔ کہیں ماتھے پر بل نہیں آتا۔ ہر ایک خدمت کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ چھوٹے بچّے، نوجوان، عورتیں، بڑے سب خدمت میں لگے ہوئے ہیں اور یہ ایک تبلیغ کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس لئے آپ یہ نہ سمجھیں کہ آپ صرف جلسے کی ڈیوٹیاں دے کر مہمانوں کے لئے آسانیاں پیدا کر رہے ہیں بلکہ اپنے ہر عمل سے اپنی ڈیوٹی کے جو فرائض آپ انجام دے رہے ہیں ان سے آپ خاموش تبلیغ بھی کر رہے ہوتے ہیں اور افسران اپنے اچھے رویّوں سے اپنے ماتحتوں کی، نوجوانوں کی اور بچوں کی خاموش تربیت بھی کر رہے ہوتے ہیں۔

پس ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ہمارے جلسے صرف تربیتی جلسے نہیں بلکہ تبلیغی جلسے بھی ہیں اور صرف مقررین اور تقریریں کرنے والے ہی تربیتی اور تبلیغی باتیں نہیں کرتے بلکہ ہر کارکن کا ہر عمل تربیت اور تبلیغ میں اپنا کردار ادا کر رہا ہوتا ہے۔ اِس لئے اس اہمیت کو ہمیشہ اپنے سامنے ہر ایک کو رکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو انتظامات میں نے دیکھے ہیں کافی وسعت پیدا ہو گئی ہے۔ بہت بہتر رنگ میں کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ آپ کے ذمّہ جو فرائض کئے گئے ہیں ان کو احسن رنگ میں انجام دے سکیں۔ اب دعا کرلیں۔

پانچ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور نے دعا کروائی۔

بعد ازاں کچھ دیر کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز MTA کے کیبن میں تشریف لے گئے اور انتظامات کا جائزہ لیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کھانے والی مارکی میں تشریف لے آئے جہاں ناظمین اور جملہ معاونین، کارکنان اپنے آقا کے ساتھ ریفریشمنٹ کے پروگرام میں شامل ہوئے۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

یہاں سے چھ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملی و انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں مجموعی طور پر 48 فیملیز کے 218 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ یہ فیملیز درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں۔

Black Town, (سڈنی)، Mount Druitt
Adelaide, Tasmania۔

Adelaide شہر سے آنے والی فیملیز جو بذریعہ سڑک آئیں وہ 21 گھنٹے کا سفر کر کے سڈنی پہنچیں تھیں۔ علاوہ ازیں جاپان سے آنے والی ایک فیملی نے بھی حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوائی اور طلباء و طالبات نے اپنے آقا سے قلم حاصل کئے اور حضور انور نے بچوں اور بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج اپنے پیارے آقا سے ملاقات کرنے والوں میں ایڈیلیڈ (Adelaide) سے آنے والی فیملیز میں بعض شہداء کی فیملیز تھیں اور بعض اسیران اور ان کی فیملیز تھیں۔ یہ سبھی وہ لوگ تھے جو اپنے ہی وطن میں، اپنے ہم وطنوں کے ظلم و ستم سے ستائے ہوئے تھے۔ ان کے پیارے ان سے چھین لئے گئے تھے۔ امن و سکون سے رہنے کے لئے اپنے گھر بار اور عزیزوں اقارب کو چھوڑ چھاڑ کر بے سر و سامانی کی حالت میں، انتہائی دور دنیا کے ایک دوسرے کونے میں آ بسے تھے اور آج ان میں سے بہت سے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پا رہے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انہیں بہت پیار اور ڈھیروں دعائیں ملیں۔ ان کے دل تسکین سے بھر گئے۔ ہر ایک بیحد خوش تھا کہ آج زندگی میں پہلی بار اپنے پیارے آقا کا قرب نصیب ہوا۔ قرب کی یہ چند ساعتیں ہمارے لئے زندگی کا سرمایہ ہیں۔ ہم کتنے خوش قسمت ہیں کہ دنیا کے اس دور دراز ملک میں اپنے آقا کے دیدار سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ زہے قسمت زہے نصیب۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر 35 منٹ پر ختم ہوا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الہدیٰ'' تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

............☆☆☆............

'ڈیلی ٹیلیگراف' میں حضور انور کے انٹرویو کی اشاعت

اخبار "Daily Telegraph" کے نمائندے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جو انٹرویو دو اکتوبر 2013ء کو لیا تھا اگلے روز تین اکتوبر کو اس انٹرویو کے بعض حصّے اِس اخبار نے شائع کئے۔ جس کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

Daily Telegraph
Mt Druitt-St Marys Standard
03 اکتوبر 2013ء

Pope کی طرح کے ایک مسلمان لیڈر کا کہنا ہے کہ سیریا کا عدم استحکام دنیا کے دیگر علاقوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔

احمدیوں کے خلیفہ، مرزا مسرور احمد آجکل آسٹریلیا میں ہیں۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار احمدیہ کمیونٹی سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

اس ہفتہ Mt Druitt Standard نے ان سے رابطہ کیا اور ان کے خیالات، عالمی معاملات اور مسلم ثقافت پر بات کی۔

سیریا کے متعلق بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا: 'دونوں فریقین یعنی حکومت اور عوام، کو تہذیب کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ آزاد گروپس مثلاً القاعدہ اور طالبان نے ملک کا تقریباً 70 فیصد حصہ تباہ کر دیا ہے۔ ملک میں خوف کی فضا ہے۔ اس پورے خطہ کے امن کو خطرہ ہے اور اندیشہ ہے کہ یہ بدامنی تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں نہ لے لے'۔

Marsden Park مسجد کے دورہ کے دوران خلیفۃ المسیح ہر فیملی کو تین منٹ کا وقت دیں گے جس میں آپ ان افراد سے ان کے حالات دریافت کریں گے اور ان کو محبت، ہم آہنگی اور امن کا پیغام دیں گے۔ اندازہ ہے کہ اس ویک اینڈ پر 4000 سے زائد مسلمان خلیفۃ المسیح سے ملاقات یا ان کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے Marsden Park مسجد میں اکٹھے ہوں گے۔

Marsden Park احمدیہ کمیونٹی کے ایک مقامی ممبر مرزا شریف نے کہا کہ حضور انور کا یہ دورہ ہمارے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس نے کہا 'فیملیاں خلیفہ کے ساتھ تین تین منٹ گزاریں گی اور اپنے مسائل کے بارے میں رہنمائی لیں گی'۔

'ہمارے مذہب میں ان کا مقام Pope جیسا ہے، ان کا انتخاب بھی Pope ہی کی طرح ہوتا ہے اور ہماری جماعت دنیا کی واحد مسلم جماعت ہے جس کا ایک لیڈر ہے'۔

عزت مآب خلیفہ نے کہا کہ وہ جہاں کہیں بھی جاتے ہیں، ان کا مقصد افرادِ جماعت سے ملنا، ان کی پیش رفت دیکھنا اور کاموں کا جائزہ ہوتا ہے'۔

امن قائم کرنے کے لئے ممبران کو یہ نصیحت کی کہ آپس میں ایک دوسرے سے احترام سے پیش آئیں۔ خلیفہ نے کہا 'ہم سب خدا کی مخلوق ہیں اور خدا اپنی مخلوق سے پیار کرتا ہے۔ اس لئے ہمیں بھی اچھا برتاؤ رکھنا چاہئے'۔

خلیفہ نے بتایا کہ جب 2003ء میں وہ بطور سربراہ احمدیہ مسلم جماعت منتخب ہوئے تو آخری منٹ تک انہیں اس بات کا علم نہ تھا۔ حالانکہ 27 سال کی عمر میں آپ جماعت کے لئے زندگی وقف کر چکے تھے۔

خلیفہ نے بتایا کہ: 'Pope کے انتخاب کی طرح ہی انتخاب ہوا۔ کسی کو بھی نہیں معلوم تھا کہ کونسا نام پیش کیا گیا ہے، ایک مجلسِ انتخاب ہوتی ہے جس میں مختلف ممالک کے جماعتی سربراہان، مبلغین اور اعلیٰ جماعتی عہدیداران ووٹ کا حق استعمال کرتے ہیں'۔

خلیفہ کے انتخاب کے وقت آپ پاکستان میں جماعت احمدیہ کے سربراہ تھے۔

....

4 اکتوبر بروز جمعۃ المبارک 2013ء

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے ''مسجد بیت الہدیٰ'' تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے 29ویں جلسہ سالانہ کا پہلا روز تھا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ سے اس جلسہ کا افتتاح ہو رہا تھا۔

آسٹریلیا کی سرزمین پر یہ دوسرا ایسا جلسہ سالانہ ہے جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس شرکت فرما رہے ہیں۔ قبل ازیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2006ء میں آسٹریلیا کے جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی تھی۔

پرچم کشائی

ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ مکرم خالد سیف اللہ صاحب نائب امیر جماعت آسٹریلیا نے آسٹریلیا کا قومی پرچم لہرایا۔ (مکرم محمود احمد شاہد صاحب امیر و مبلغ انچارج آسٹریلیا اپنی طبیعت کی خرابی کے باعث اس تقریب میں شامل نہ ہو سکے)۔

پرچم کشائی کی اس تقریب کے موقع پر احباب جماعت نے پُرجوش انداز میں نعرۂ ہائے تکبیر بلند کئے۔ پرچم لہرانے کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ پرچم کشائی کی یہ تقریب MTA پر Live نشر ہوئی۔

خطبہ جمعہ

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے۔

آج کا یہ بہت مبارک دن جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی تاریخ میں کئی لحاظ سے ایک تاریخی دن تھا۔ برّاعظم آسٹریلیا کی سرزمین پر یہ دوسرا ایسا جلسہ سالانہ تھا جس میں خلیفۃ المسیح بنفس نفیس شرکت فرما رہے تھے اور آج کا خطبہ جمعہ MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ آسٹریلیا کی سرزمین سے دنیا بھر میں Live نشر ہوا۔ دنیا کے اس دُور کے خطۂ زمین سے MTA کی Live نشریات MTA کی تاریخ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

مردانہ جلسہ گاہ میں ایک بج کر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا جلسہ سالانہ آج شروع ہو رہا ہے اور مجھے تقریباً سات سال بعد یہاں کے جلسہ میں شامل ہونے کی توفیق مل رہی ہے۔ جلسہ سالانہ کی بنیاد آج سے تقریباً 123 سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی تھی۔ جب پہلا جلسہ آج سے 123 سال پہلے منعقد ہوا تھا جو ہندوستان کے صوبہ پنجاب کے ایک چھوٹے سے قصبہ قادیان میں منعقد ہوا اور جس میں صرف 75 افراد شامل ہوئے تھے۔ آج یہ جلسے دنیا کے ایک بڑے خطے میں منعقد ہوتے ہیں جس میں بڑے ممالک بھی شامل ہیں اور چھوٹے ممالک بھی شامل ہیں، امیر ملک بھی شامل ہیں اور غریب ملک بھی شامل ہیں۔ دنیا کا کوئی براعظم ایسا نہیں جس میں یہ جلسہ منعقد نہ ہوتا ہو۔ یقیناً یہ جلسے دنیا کے کونے کونے میں اور ملک ملک میں منعقد ہونے تھے کیونکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسہ کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس دنیا میں جلسوں کے انعقاد صرف لوگوں کا اکٹھ نہیں ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی دلیل ہے۔ جماعت احمدیہ کے سچا ہونے کی دلیل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی شان سے پیشگوئی کے پورا ہونے کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم کے روشن تر نشانوں کے ساتھ پورا ہونے کی دلیل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ کہ ''اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے'' صرف الفاظ نہیں بلکہ آج یہ الفاظ ہر نیا دن طلوع ہونے کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے دکھا رہا ہے۔ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی دلیل مانگتے ہیں۔ اگر آنکھیں بند نہ ہوں، اگر دل و دماغ پر پردے نہ پڑے ہوں تو آپ علیہ السلام کی صداقت کے لئے یہ جلسوں کے انعقاد ہی جو دنیا کے کونے کونے میں ہو رہے ہیں بہت بڑی دلیل ہے۔ کہ وہ جلسہ جو صرف 123 سال پہلے قادیان کی ایک چھوٹی سی بستی میں منعقد ہوا تھا، آج دنیا کے تمام براعظموں میں منعقد ہو رہا ہے۔ دنیا کے اُس برّاعظم میں بھی منعقد ہو رہا ہے اور اُس ملک کے بڑے شہر میں منعقد ہو رہا ہے جو وہاں سے ہزاروں میل دور ہے۔ اور ہزاروں مرد و خواتین اور بچے اس میں شامل ہیں۔ اور یہی جلسہ تقریباً ایک مہینہ پہلے بڑی شان کے ساتھ دنیا کے اُس ملک کے دارالحکومت میں منعقد ہوا جس نے ایک لمبا عرصہ ہندوستان پر حکومت کی اور جس کے بعض افسران اور پادریوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مقدمے بھی کروائے۔ آپ علیہ السلام کو عدالتوں میں بھی کھینچا۔ لیکن آج اُس ملک کی حکومت کے افسران اور لیڈر حتیٰ کہ اُس ملک کے پادری بھی اس اعتراف کے بغیر نہیں رہ سکے کہ جماعت احمدیہ کا پیغام دنیا کی قوموں اور لوگوں کو اکٹھا کرنے کا پیغام ہے۔ محبت، پیار اور بھائی چارے کا پیغام ہے اور اس پیغام کو دنیا میں پھیلنا چاہئے۔ اسی طرح امریکہ جو دنیا کی بڑی طاقت سمجھی جاتی ہے، اُس کے اربابِ حکومت بھی ہمارے جلسہ میں آ کر یا اپنے پیغام کے ذریعہ یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ اسلام کے حقیقی پیغام کا ہمیں جماعت احمدیہ سے پتا چلا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ جلسے جہاں احمدیوں کے لئے علمی اور روحانی ترقی کا باعث بنتے ہیں اور بننے چاہئیں، وہاں غیروں کو بھی اسلام کی خوبیوں کا معترف بنا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ کو بڑی شان سے پورا کرتے ہیں کہ ان کی خالص تائیدِ حق پر بنیاد ہے، اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے، اسلام کے نام کو بلند کرنے پر بنیاد ہے۔ اسلام کے اعلیٰ و ارفع مذہب ہونے کو دنیا پر ثابت کرنے کا ذریعہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اس زمانے میں جب غیر بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کردہ اسلام کی خوبصورتی کا اقرار کرتے ہیں، جو حقیقی اسلام ہے جو قرآنِ کریم کی تعلیم کے مطابق ہے تو کیا ایک احمدی کو بڑھ کر اپنی ذمہ داریوں کا احساس نہیں ہونا چاہئے؟ ایک احمدی کی ذمہ داری تو ان باتوں سے کئی گنا بڑھ جاتی ہے کہ اس جلسہ میں شامل ہو کر اپنی علمی، عملی، اعتقادی اور روحانی صلاحیتوں کو کئی گنا بڑھانے کا ذریعہ بنائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کے مقاصد میں بتایا تھا کہ اس میں شامل ہو کر تقویٰ اور خدا ترسی میں نمونہ بنو۔ یہ جلسہ تمہارے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کرنے والا بن جائے۔ نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے نمونہ بن جاؤ۔ بھائی چارے میں ایک مثال قائم کرو۔ انکسار اور عاجزی پیدا کرو۔ دین کی خدمت کے لئے اپنے اندر ایک جوش اور جذبہ پید کرو۔ اللہ تعالیٰ سے ایک زندہ تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ اس جلسہ کے دنوں میں اپنے عہدِ بیعت کے جائزے لو، جس میں حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ''مجھے ایسے لوگوں سے کیا کام ہے جو سچے دل سے دینی احکام اپنے سر پر اُٹھا نہیں لیتے''۔

پس یہ بہت بڑے کام ہیں ایک احمدی کے کرنے کے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک بہت بڑا مشن لے کر آئے تھے۔ اگر ہم نے آپ کی بیعت کا حق ادا کرنا ہے اور اس مشن کو پورا کرنا ہے جو آپ لے کر آئے تو پھر ہمیں اُن تعلیمات پر غور کرنا ہو گا جو آپ نے ہمیں دیں۔ ہمیں اُن تمام توقعات پر پورا اترنے کی کوشش کرنی ہو گی جو آپ نے ہم سے رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہمیں یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ ہم احمدی ہو گئے ہیں اور مقصد پورا ہو گیا ہے۔ اب احمدی ہونے کے بعد ان باتوں اور ان چیزوں اور اُن توقعات کی تلاش کی ضرورت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے کی ہیں۔ یہ جلسہ کے تین دن کیونکہ اجتماعی طور پر روحانی ماحول کے دن ہیں اس لئے ان دنوں میں خاص طور پر تلاش کر کے اور یہاں کے پروگراموں سے فائدہ اُٹھا کر ہمیں ایک حقیقی احمدی بننے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت میں اُس فہرست میں سے چند باتوں کا ذکر کروں گا اور آپ کے سامنے پیش کروں گا جو اُن معیاروں کی طرف رہنمائی کرتے ہیں جس کی توقع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے کی ہے۔ جلسہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد آپ نے یہ بیان فرمایا تھا کہ تا آنے والوں کے دل میں تقویٰ پیدا ہو۔ تقویٰ کیا ہے؟ اس بارے میں آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: ''تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں، اس کے ذریعہ سے اُن تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے جو انسان کی ہر ایک اندرونی قوت و طاقت پر غلبہ پائے ہوئے ہیں۔ یہ تمام قوتیں نفسِ امّارہ کی حالت میں انسان کے اندر شیطان ہیں۔ نفسِ امّارہ نفس کی ایسی حالت کو کہتے ہیں جو بار بار بدی کی طرف لے جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرنے کی بجائے شیطان نے جو دنیا میں بے حیائی پھیلائی ہوئی ہے اُس کی طرف توجہ

دلاتا ہے۔ برائیوں کو خوبصورت کر کے دکھاتا ہے‘‘۔

فرمایا کہ یہی انسان کا شیطان ہے جو تمہیں ہر وقت بہکاتا رہتا ہے۔ فرمایا کہ یہ انسانی قوتیں جو انسان کو ورغلاتی رہتی ہیں، اگر اصلاح نہ پائیں گی تو انسان کو غلام کر لیں گی۔ فرمایا کہ علم و عقل ہی برے طور پر استعمال ہو کر شیطان ہو جاتے ہیں۔ بعض انسانوں کو اپنے علم پر اور اپنی عقل پر بڑا ناز ہوتا ہے اور یہ ناز ہی اُن کو شیطان بنا دیتا ہے اور یہی علم اور عقل ہی شیطان بن جاتا ہے۔ متقی کا کام اُن کو اُن کی اور ایسا ہی اور دیگر کل قویٰ کی تعدیل کرنا ہے، یعنی اپنی ان طاقتوں کو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں، ٹھیک کرنا ہوگا، صحیح موقعوں پر اور انصاف کے ساتھ استعمال کرنا ہوگا اور جب یہ ہوگا تو یہ تقویٰ ہے‘‘۔

پھر آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلہ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے۔ تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسا ہی رو بہ دنیا تھے، ان تمام آفات سے نجات پاویں‘‘۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس بیعت میں آ کر بھی اگر پاک تبدیلیاں نہ ہوں تو وہ مقصد پورا نہیں ہوتا جس کے لئے بیعت کی گئی ہے۔ پھر ایک جگہ ہمیں نصیحت کرتے ہوئے، تقویٰ کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ چاہئے کہ وہ تقویٰ کی راہ اختیار کریں، کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغزِ شریعت تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت ہیں لیکن ایک طالبِ صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل کو استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ وہ اس راستی اور طلبِ صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پالیتا ہے۔

[حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا مکمل متن حسبِ طریق ’’الفضل انٹرنیشنل‘‘ کے 25 اکتوبر 2013ء کے شمارہ میں شائع کیا جا چکا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

............☆☆☆............

آج نماز جمعہ میں آسٹریلیا کی تمام جماعتوں سے آنے والے احباب جماعت اور خواتین کے علاوہ بیرونی ممالک انڈونیشیا، بنگلہ دیش، برما، کینیڈا، فجی، سنگاپور، ڈنمارک، پاپوانیوگنی، برونائی، جرمنی، گھانا، انڈیا، جاپان، ملائشیا، ماریشس، نیوزی لینڈ، ناروے، پاکستان، سیرالیون، سالومن آئی لینڈز، تنزانیہ، یوکے، امریکہ، Vanuatu سے آنے والے احباب بھی شامل ہوئے۔ جمعہ کی مجموعی حاضری ساڑھے تین ہزار سے زائد تھی۔

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ آج کا خطبہ جمعہ MTA کے ذریعہ اس برّ اعظم سے ساری دنیا میں نشر ہوا۔

جماعت احمدیہ کا مرکزی سینٹر اور مسجد بیت الہدیٰ سڈنی شہر سے قریباً 50 کلومیٹر باہر ہے۔ یہاں سے MTA کی نشریات کے لئے سب سے پہلے لوکل Intel Sat 19 پر لنک کیا گیا۔ اس کے بعد ’’سڈنی ٹیلی پورٹ‘‘ نے یہ سگنل وصول کیا۔

پھر سڈنی ٹیلی پورٹ نے یہ سگنل فائبر کیبل (Fibre Cable) کے ذریعہ لندن یوکے میں BT ٹاور تک پہنچایا۔ پھر BT ٹاور یوکے سے ٹیلی پورٹ (جو کہ مانچسٹر یوکے میں ہے) نے اس سگنل کو وصول کیا۔

ٹیلی پورٹ مانچسٹر نے یہ سگنل وصول کرنے کے بعد، لوکل یورپین سیٹلائٹ Eutel Sat Eta پر uplink کیا۔ پھر اس یورپین سیٹلائٹ سے MTA انٹرنیشنل نے مسجد فضل لندن میں اس سگنل کو وصول کیا۔ پھر MTA نے قریباً بارہ مختلف سیٹلائٹس کے ذریعہ ان نشریات کو ساری دنیا تک پہنچایا۔ اور یوں آسٹریلیا کی سرزمین سے خلیفۃ المسیح کی آواز دنیا کے ہر برّ اعظم اور ہر ملک میں پہنچی اور اس طرح دنیا کے ہر ملک کی جماعتوں نے حضور انور کا خطبہ جمعہ Live سنا۔

میڈیا کے نمائندوں کا حضور انور سے انٹرویو

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل آسٹریلیا کے نیشنل ریڈیو ABC اور نیشنل ٹیلی ویژن ABC کے نمائندہ جرنلسٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ یہ نیشنل ریڈیو اور نیشنل T.V. صرف ملک آسٹریلیا میں ہی نہیں بلکہ سارے ایشین پیسیفک (Asian-Picific) میں دیکھا اور سنا جاتا ہے۔

۞...... نمائندہ جرنلسٹ Bill Birtles نے سوال کیا کہ آسٹریلیا میں احمدیہ کمیونٹی ابھی بہت زیادہ معروف نہیں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر ایسا ہی ہے تو پھر مَیں اس کو تسلیم کرتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں کمیونٹی بہت بڑی نہیں ہے۔ آہستہ آہستہ اِن کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ یہاں ان کو ایسے پروگرام بنانے چاہئیں جس سے یہ سوسائٹی میں زیادہ معروف ہوں اور سوسائٹی کو ان کا پتہ چلے۔ حضور انور نے فرمایا مثلاً چیرٹی واک ہے۔ جن ممالک میں ہمارے احمدی نوجوانوں نے یہ پروگرام بنایا ہے اور بہت بڑی رقوم اکٹھی کر کے مختلف چیرٹیز میں تقسیم کی ہیں وہاں جماعت کا مختلف حلقوں میں بہت زیادہ تعارف ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ امریکہ میں ہمارے نوجوانوں نے مسلم فار لائف (Muslim for Life) کے نام سے ایک پروگرام آرگنائز کیا تھا اور بارہ ہزار خون کے بیگ جمع کر کے حکومت کے ہسپتالوں میں دیئے تھے۔ جس کی وجہ سے لوگوں میں جماعت کا غیر معمولی تعارف ہوا۔ اس بارہ میں اخبارات نے آرٹیکل لکھے کہ احمدیہ کمیونٹی بڑی پُرامن ہے اور اعلیٰ اقدار رکھنے والی ہے اور قانون کی پابندی کرنے والی ہے اور اپنے وطن سے محبت کرنے والی ہے۔

حضور انور نے فرمایا تو اس قسم کے پروگرام جب یہاں آسٹریلیا میں ہوں گے تو ہماری کمیونٹی زیادہ معروف ہوگی۔

۞...... **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ حضور انور کا یہاں آنے کا مقصد کیا ہے۔** اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا یہاں آنے کا بڑا مقصد اپنی کمیونٹی کے لوگوں سے ملنا ہے۔ ان کے مسائل دیکھنا ہے اور پھر ان کی راہنمائی کرنی ہے۔ دوسرا یہ کہ اگر مجھے موقع ملے تو مَیں سوسائٹی کو امن کا پیغام دوں اور ملک کو امن کا پیغام دوں اور ملک کے سرکردہ لیڈروں کو بتاؤں کہ ہم کس طرح امن قائم کر سکتے ہیں اور یہ کہ کوئی ایسا قدم نہ اٹھایا جائے جس سے دنیا میں مزید تباہی آئے۔

۞...... **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ سیریا کے حالات کے بارہ میں آپ کیا کہتے ہیں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب سیریا کا معاملہ شروع ہوا تھا تو مَیں نے دو سال قبل اپنے خطبہ جمعہ میں سیریا حکومت کو اور ساتھ دوسری حکومتوں کو نصائح کی تھیں کہ پُرامن طریق سے اس معاملہ کو حل کریں اور آپس میں بیٹھ کر انصاف اور عدل کے ساتھ اس معاملہ کا حل نکالیں۔

اب پھر دو تین ہفتہ قبل مَیں نے اپنے خطبہ جمعہ میں اس معاملہ پر اور سیریا کے موجودہ حالات پر بات کی تھی اور واضح طور پر بتایا تھا کہ سیریا کا معاملہ اُس وقت تک حل نہیں ہو سکتا اور یہاں امن قائم نہیں ہو سکتا جب تک کہ دونوں فریق باہمی رواداری کا مظاہرہ نہ کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ میرا یہ خطبہ سات آٹھ زبانوں میں ٹرانسلیٹ (Translate) ہوتا ہے اور MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ اور بعض دوسرے ذرائع سے احمدی احباب کے علاوہ دوسرے لوگ بھی سنتے ہیں۔

پس اب یہ ضروری ہے کہ سیریا میں دونوں پارٹیز، حکومت اور مخالفین آپس میں مہذّبانہ طریق سے اس معاملہ کو طے کریں تا کہ ملک کا امن تباہ نہ ہو۔ یہ صرف اپنے ملک کا امن تباہ نہیں کر رہے بلکہ اپنے سارے ریجن کا امن تباہ کر رہے ہیں۔ اس تباہی کا اثر دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی ہوگا اور سب کا امن تباہ ہوگا جس کے نتیجہ میں تیسری جنگ عظیم شروع ہو سکتی ہے۔

۞...... **اس سوال پر کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ پرسی کیوشن (Persecution) کا سامنا کر رہی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ** 1974ء میں ہمارے خلاف قانون بنا اور ہمیں غیر مسلم قرار دیا گیا، پھر 1984ء میں جنرل ضیاء الحق نے اس قانون میں مزید سختیاں کیں اور ہمارے خلاف مزید قوانین بنائے اور تمام بنیادی حقوق سے ہمیں محروم کر دیا گیا۔ اگر ہم السلام علیکم کہیں تو اس پر جرمانہ کے علاوہ تین سال قید کی سزا ہو سکتی ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھیں یا قرآن کریم کی کوئی آیت لکھیں، عام مسلمانوں کی طرح عمل کریں تو سزا ملے گی۔

جب سے یہ قوانین بنے ہیں اُس وقت سے دوسرے مسلمانوں کو کھلی چھٹی ہے وہ احمدیوں کے خلاف جو چاہیں کرتے ہیں۔ اگرچہ مولویوں کو پاکستان میں پولیٹیکل پاور نہیں ہے لیکن اس کو سٹریٹ پاور حاصل ہے جس کی وجہ سے یہ اپنی بات منواتا ہے اور انتہائی ظلم کرتے ہوئے سراسر جھوٹے الزام ہم پر لگاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: 2010ء میں لاہور میں ہماری دو مساجد پر حملہ ہوا اور نوّے کے قریب لوگ شہید ہوئے۔ سینکڑوں زخمی ہوئے اور احمدیوں پر یہ حملوں کا سلسلہ مسلسل جاری ہے اور ہر ہفتہ مجھے احمدیوں کی شہادت کی خبریں ملتی ہیں۔ ابھی گزشتہ دو تین ہفتوں میں کراچی میں ہی تین احمدیوں کو شہید کیا گیا ہے۔ پس احمدیوں پر یہ ظلم اس وقت تک ختم نہیں ہو سکتا جب تک کہ یہ قانون ختم نہ ہو۔

بنگلہ دیش میں پرسی کیوشن کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہاں بھی انتہا پسند مُلّاں ہمارے خلاف ہیں۔ لیکن حکومت مُلّاں کا ساتھ نہیں دیتی۔ حکومت ہمارے خلاف نہیں ہے۔

انڈونیشیا کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ انڈونیشیا کے بعض علاقوں میں مقامی ایڈمنسٹریشن ہمارے خلاف ہے۔ جب انتہا پسند مسلمانوں کو موقع ملتا ہے تو احمدیوں پر حملے کئے جاتے ہیں، مساجد پر پتھراؤ ہوتا ہے، توڑ پھوڑ کی جاتی ہے اور آگ لگائی جاتی ہے۔ گزشتہ سالوں میں ایک ہی جگہ تین احمدیوں کو بڑی بے رحمی سے مار مار کر شہید کر دیا گیا تھا۔

۞...... **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ گزشتہ سال امریکہ میں اسلام کے مخالف ایک فلم بنائی گئی تھی جس پر بعض مسلمان گروپس کی طرف سے توڑ پھوڑ اور فساد کے رنگ میں ردّ عمل ظاہر ہوا تھا۔**

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں نے اس فلم کو کلیّۃً ردّ کیا تھا اور جو مسلمانوں کا اس کے خلاف، اسلامی تعلیمات سے ہٹ کر ردّ عمل تھا، مَیں نے اُسے بھی ناپسند اور Condemn کیا تھا۔ مَیں نے اُس وقت اپنے خطبہ جمعہ میں کہا تھا کہ اس فلم کو ناپسند کرنے کے لئے جس طریق پر ردّ عمل کا اظہار کیا جا رہا ہے وہ درست طریق نہیں ہے۔ اس کا صحیح طریق یہ ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت، آپؐ کے اعلیٰ کردار کو دنیا کے سامنے رکھیں اور اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم دنیا کے سامنے رکھیں۔ پس یہ وہ ردّ عمل ہے جو اسلام ہمیں سکھاتا ہے۔ بعض مسلمانوں نے اسلامی تعلیم کے مخالف جو ردّ عمل دکھایا ہے اس کا اِس اسلامی تعلیم سے کوئی تعلّق نہیں ہے۔

۞...... **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آسٹریلیا اور دوسرے مغربی ممالک میں مسلم سوسائٹی کو بہت سے چیلنجز کا سامنا ہے۔ حضور اس بارہ میں کیا فرماتے ہیں۔**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اگر مسلمان اسلام کی سچی اور حقیقی اور پُرامن تعلیم پر عمل کریں تو پھر اُن کے لئے مغربی معاشرہ اور سوسائٹی میں مدغم ہونے کے لئے کسی قسم کی کوئی مشکل نہیں ہے۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کے لئے ہے اور تمام انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے محبت کرتا ہے۔ اگر کہیں بھی اس کی مخلوق کے حقوق چھینیں جائیں تو یہ بات خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنتی ہے۔ پس ایک سچے مسلمان کا یہ فرض ہے کہ معاشرہ میں امن، محبت اور بھائی چارہ اور رواداری کو فروغ دے۔ اِن ملکوں میں رہنے والے مسلمان اگر اس طریق پر چلیں گے اور اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم پر عمل کریں گے تو پھر ان کو کسی بھی قسم کی مشکل یا چیلنجز کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

۞...... **ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:** مسلمان ممالک کے پاس تو کوئی ہتھیار کی انڈسٹری نہیں ہے۔ یہ اسلحہ دوسرے ممالک سے حاصل کر رہے ہیں۔ ایسٹرن یورپ یا بعض دوسرے ممالک سے یہ اسلحہ حاصل کرتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ کنٹرول کر سکتے ہیں تو کریں۔

حضور انور نے فرمایا: جو انتہا پسند اور دہشتگرد ہیں ان کے پاس تو کوئی Oil Money نہیں ہے۔ ان کو کہیں سے پیسہ ملتا ہے۔ اس لئے مَیں ہمیشہ سیاستدانوں سے یہی کہتا ہوں کہ آپ ان کو کنٹرول کر سکتے ہیں۔ ان کو کنٹرول کریں۔

یہ انٹرویو چھ بج کر 25 منٹ پر ختم ہوا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں پروگرام کے مطابق فیملیز اور احباب کی انفرادی طور پر ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں مجموعی طور پر 41 فیملیز کے 182 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جماعت ایڈیلیڈ سے آئی تھیں۔ جن فیملیز نے بذریعہ سڑک سفر کیا وہ 1375 کلومیٹر کا فاصلہ 21 گھنٹے میں طے کر کے پہنچی تھیں۔ اس کے علاوہ آج ملک فجی سے آنے والی ایک فیملی اور انڈونیشیا سے آنے والی پانچ فیملیز کے 23 افراد نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ یہ لوگ پہلے سنگاپور آئے اور پھر وہاں سے بذریعہ جہاز لمبا سفر طے کر کے محض اس لئے جلسہ سالانہ آسٹریلیا میں شامل ہونے کے لئے آئے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جلسہ میں شرکت فرما رہے ہیں۔

ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں نے اپنے آقا سے چاکلیٹ حاصل کیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر 15 منٹ تک جاری رہا۔ ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الہدیٰ میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

مکرم محمود احمد شاہد صاحب امیر و مبلغ انچارج آسٹریلیا ان دونوں اچانک طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت امیر صاحب آسٹریلیا کے رہائشی حصہ میں عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

(باقی آئندہ)

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
15 London Rd, Morden SM4 5HT
0044 20 3609 4712

بقیہ: **خطاب حضور انور** از صفحہ نمبر 2

کے لئے بھیجا ہے۔

لیکن ہم جو احمدی کہلاتے ہیں، جو رحمۃ للعالمین کے غلام صادق کے ماننے والوں کی جماعت ہیں، ہم جو اس بات کو لے کر اٹھے ہیں کہ ہم نے دنیا کو تباہی سے بچانا ہے ہمیں بھی اپنا کردار ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ دنیا جو خدا تعالیٰ کو بھول رہی ہے جو خدا تعالیٰ سے دور ہٹ رہی ہے یہ کوئی نئی حالت نہیں ہے یہ دور آتے رہتے ہیں۔ جب یہ حالت آج سے چودہ سو سال پہلے تھی تو رحمۃٌ للعالمین کی راتوں کی نیندیں ختم ہوگئی تھیں، دل بے چین تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا کہ کیا تُو اپنے آپ کو ہلاک کرلے گا کہ یہ لوگ کیوں ایمان نہیں لاتے۔
(سورۃ الشعراء:4)

پس اگر آج ہم رحمۃٌ للعالمین سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں تو ہمیں بھی دنیا کو خدا تعالیٰ کے آگے جھکانے کے لئے اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ اس زندہ خدا کے آگے جھکنے والا بنانے کے لئے کوششوں کی ضرورت ہے جو ہماری کوششوں سے زیادہ اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سے کئے گئے وعدے کے مطابق کہ ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' (تذکرہ صفحہ 260 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ) خود ہی ایسے سامان پیدا فرما رہا ہے کہ اسلام کا پیغام اس کی حقیقی روح کے ساتھ دنیا میں پھیل رہا ہے۔ وہی مثال ہے کہ ہم تو صرف لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہو رہے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا غیر معمولی طور پر میڈیا کے ذریعے اللہ تعالیٰ دنیا کے ہر طبقے تک یہ پیغام پہنچا رہا ہے۔

کئی لوگ سفر کے دوران مجھے ملتے ہیں۔ امریکہ میں بھی دور دراز علاقوں میں بعض جگہوں پر میں گیا ہوں، کہیں سیر پر جاؤں، یا سروسز پر پیٹرول اسٹیشنوں پر اگر کھڑے ہوتو بعض لوگ ملتے ہیں کہ ہم نے تمہارے بارے میں، تمہارے پیغام کے بارے میں فلاں اخبار میں پڑھا تھا یا انٹرنیٹ پر پڑھا تھا۔ یا فلاں خبر میں دیکھا تھا۔ تو ان کو مزید لٹریچر دینے کا موقع مل جاتا ہے اور تعارف بڑھتا ہے۔ پس یہ چیز ہے، ہماری کوشش تو بے شک معمولی ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ خود بخود ایسے راستے کھول رہا ہے جس سے تبلیغ کے میدان بھی وسیع تر ہوتے چلے جارہے ہیں۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ خود نیک فطرتوں کو، مسلمانوں میں بھی اور غیروں میں بھی، رحمۃٌ للعالمین کی حقیقی تعلیم کے ساتھ جڑنے کی ہدایت فرما رہا ہے۔ مسلمانوں میں سینکڑوں ہزاروں ایسے ہیں جو اس بات کی تلاش میں ہیں کہ ہم اسلام کی حقیقی تعلیم کہاں پائیں۔ رحمۃٌ للعالمین کا حقیقی اُسوہ کہاں دیکھیں۔ اور غیر مسلموں میں بھی ایسے لوگ ہیں جو دل کے سکون اور چین کے لئے اور خدا تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے بے چین ہیں۔ ایسے لوگ جن تک ہمارا پہنچنا مشکل ہو ان تک خود خدا تعالیٰ پہنچتا ہے۔ یا پھر ایسے بھی لوگ ہیں جن کے دل کسی دلیل سے قائل نہیں ہوتے ان کو بھی خدا تعالیٰ خود راہنمائی فرماتا ہے۔ پس جس طرح ہمارے آقا کا دل بے چین تھا کہ کیوں لوگ ہدایت کی طرف نہیں آتے اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ اس آقا کے غلام کا دل بھی بے چین تھا۔ انہوں نے بھی رو رو کر بڑی دعائیں کیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بڑی گریہ وزاری کی کہ دنیا ہدایت پاجائے۔ پس اللہ تعالیٰ کا ایک قانون اس طرح بھی چلتا ہے کہ اپنے وقت پر ان دعاؤں کے طفیل کچھ نیک فطرتوں کو ہدایت دیتا ہے۔ ان دعاؤں کو سنتا ہے اور لوگوں کی راہنمائی فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی کی چند مثالیں اور نمونے بھی میں نے لئے ہیں جو آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ بے شمار ہزاروں نمونے ایسے ہوتے ہیں چند ایک مثالیں مَیں دیتا ہوں۔

بورکینا فاسو جو افریقہ کا ایک دور دراز ملک ہے وہاں Tenkodogo ریجن ہے۔ اس کے گاؤں میں ایک ہمارے مسلمان دوست وارے ادریس صاحب ہیں، ان سے بحث ہو رہی تھی۔ تو انہی دنوں میں انہوں نے ایک خواب دیکھی کہ وہ ایک ہجوم میں کھڑے ہیں اور حیرانی سے دیکھ رہے ہیں کہ اتنی زیادہ مخلوق اکٹھی ہے۔ اسی اثناء میں دیکھا کہ اس جم غفیر کے درمیان ایک شخص نہایت سفید پگڑی سر پر باندھے کھڑا ہے۔ ساتھ ہی ان کو آواز آئی کہ یہ مہدی ہیں اور یہ سب مہدی کے ماننے والے ہیں۔ وہ کہتے ہیں آنکھ کھلنے پر میں سمجھ نہ سکا کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ مگر معلم صاحب تھے الیاس صاحب جن سے ان کی یہ بحث ہوتی تھی ان کے منہ سے انہوں نے مہدی کا لفظ بار بار سنا تھا۔ تو فوراً معلم صاحب کے گھر گئے اور کہا کہ تم کسی مہدی کی بات کیا کرتے تھے ان کی تصویر تو دکھاؤ۔ اور جب تصویر دیکھی تو اللہ اکبر پکار اٹھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھ کر کہا کہ یہی وہ مہدی ہیں جن کو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ اور بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوگئے۔

فرانس کے ایک نو احمدی وقاص صاحب کی والدہ نے خواب بیان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ میں نماز ادا کر رہی تھی۔ میرے آگے ایک باریش شخص کھڑا ہے اور کچھ نہیں کہتا۔ یہ خواب پانچ چھ سال قبل کا ہے۔ کہتی ہیں کہ ایک سال پہلے میں اپنے بیٹے کے ساتھ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئی۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دیکھی۔ مجھے علم نہیں تھا کہ یہ کون ہیں۔ یہی وہ بزرگ تھے جن کو پانچ چھ سال قبل میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ اس پر میری آنکھوں میں آنسو آگئے۔ جلسہ سالانہ کے پروگرام میں خلیفہ وقت کو دیکھا۔ ان تمام واقعات نے میری زندگی پر گہرا اثر کیا۔ جب واپس آئی تو میں نے بیٹے سے کہا اب مجھے احمدی ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ چنانچہ یہ خاتون بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوگئیں۔

ناروے کا ایک واقعہ ہے، پرانا واقعہ ہے کہ آٹھ دس سال قبل کا میرا خطبہ لگا ہوا تھا۔ ایک غیر از جماعت دوست نے فون کیا اور ملنے کی خواہش کی۔ ملاقات پر انہوں نے بتایا کہ خطبہ جمعہ سن کر ان میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی ہے اور ان کی دنیا ہی گویا بدل گئی ہے۔ انہیں دعوۃ الامیر اور چند کتب دی گئیں اور چند دنوں کے بعد انہوں نے بیعت پر اصرار کیا۔ ان پر واضح کیا گیا کہ احمدیت کے قبول کرنے کے بعد بڑی قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ جس پر انہوں نے کہا کہ محض خدا کی خاطر اس صداقت کو اپنانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کی۔

پھر گیانا کا ایک واقعہ ہے۔ وہاں کے اسسٹنٹ کمشنر پولیس دس سال قبل پہلے عیسائی تھے پھر مسلمان ہوئے۔ کچھ سال پہلے جب ان کو احمدیت کا تعارف ہوا تو بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوگئے۔ بیعت کرنے کی وجہ یہ بتائی کہ قرآن کریم میں خلافت کا ذکر ہے جو کہ سوائے جماعت احمدیہ کے کہیں اور نہیں ہے۔ پس یہی سچی جماعت ہے۔ اب ان کے پاس یہ مضبوط دلیل ہے۔ جب مسلمانوں سے گفتگو ہو یہی کہتے ہیں احمدیت کا ایک خلیفہ ہے اگر تم خلیفہ پیش کر سکتے ہو تو بات ہوگی۔ جس پر دوسرے مسلمان لاجواب ہو جاتے ہیں۔

بلغاریہ میں بھی مخالفین نے مخالفت میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ ہمارے بعض احمدی احباب کو مفتی بلغاریہ کے آدمیوں نے لالچ وغیرہ دے کر جماعت سے انکار کرنے کے لئے بھی کہا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام جماعت تمام احباب نہ صرف ایمان پر قائم ہیں بلکہ پہلے سے بڑھ کر اخلاص کا نمونہ دکھا رہے ہیں اور خلافت احمدیہ کے ساتھ وفا کا تعلق ثابت کر رہے ہیں۔ ایک خاتون تھیں ان کے پاس تین افراد گئے اور جماعت سے انکار اور اپنے ساتھ شامل ہونے اور مدد کرنے کا کہا۔ اس پر ہماری اس مجاہدہ نے کہا کہ احمدیت سچی ہے اور میں اپنے خلیفہ سے مل کر آئی ہوں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے تین چار خوابیں دکھائی ہیں اور بتا دیا ہے کہ یہ جماعت سچی ہے اس لئے اسے چھوڑنے کا اب سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پھر الجزائر کی ایک خاتون ہیں۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ میں افراد خانہ کے ساتھ بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی ہوں اور چینل گھما رہی ہوں کہ اچانک مجھے ایم ٹی اے مل گیا۔ جہاں نو مبائعین کے بارے میں کوئی پروگرام ہے۔ معمول سے مختلف ہے۔ وہ پروگرام ایک دریا یا سمندر میں ایک کشتی کے اوپر ہو رہا ہے۔ جس میں دو افراد سوار ہیں اور کمپیئر مختلف احباب سے قبول احمدیت کی وجہ پوچھ رہا ہے۔ کہتی ہیں اس کے بعد مجھے خلیفۃ المسیح الخامس دور سے آتے نظر آئے۔ میں آپ کو بڑی توجہ سے دیکھ رہی ہوں لیکن وہ میرے ارد گرد کے لوگوں سے متوجہ ہوتے ہیں لیکن لوگ کوئی توجہ نہیں کرتے۔ میں اپنے دل میں کہتی ہوں کہ یہ لوگ توجہ کیوں نہیں کرتے۔ اتنے میں مجھے ایک غیر معمولی آواز سنائی دیتی ہے جو میرے دل اور کانوں کو یہ کہتے ہوئے چیرتی ہوئی گزر جاتی ہے کہ یہ خدا کا نور ہے۔ وہ جس کے دل میں چاہتا ہے اسے ڈالتا ہے۔ مجھے یقین ہوگیا کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ یہ سننے کے بعد میں نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیْ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ اور یہی پڑھتے ہوئے میری آنکھ کھل گئی۔

کبابیر کی ایک مثال ہے کہتے ہیں کہ 2012ء میں پروگرام مجالس الذکر میں عراق سے ایک دوست شامل ہوئے اور بذریعہ فون اپنی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ چند سال قبل کی بات ہے کہ رمضان المبارک کا آخری عشرہ تھا اور میں عراق میں مسلمانوں کے بدتر حالات کی وجہ سے بہت مغموم اور اداس تھا۔ میں اپنے دل میں کہنے لگا کہ پھر نماز اور روزے وغیرہ اور عبادات کا کیا فائدہ ہے؟ چنانچہ ایک رات بڑے غم کی حالت میں لیٹ گیا۔ اس رات خواب میں ایک صاحب نظر آئے جو بڑی جلالی آواز میں فی البدیہہ تقریر کر رہے تھے۔ خواب میں سمجھایا گیا کہ یہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ چنانچہ اثنائے خطاب آپ نے ایک شعر پڑھا جو اس طرح تھا۔

تَرَکْنَا هٰذِهِ الدُّنْیَا لِوَجْهٍ
وَ اٰثَرْنَا الْجَمَالَ عَلَى الْجَمَالِ

بیدار ہونے پر میں نے فوراً اس شعر کو اس طرح لکھ دیا۔ اس شعر کے علاوہ کوئی اور بات مجھے یاد نہیں رہی۔ میں اس خواب سے بہت متاثر ہوا۔ اس دن سے اس شعر کی تلاش میں لگا۔ کئی قسم کی کتب اور دیوان دیکھتا رہا۔ مگر کہیں شعر کا کچھ پتہ نہ چلا۔ ایک عرصے بعد اتفاقاً ٹی وی چینل سیٹ کر رہا تھا کہ اچانک ایک چینل سے اسی شعر کی آواز آئی جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا تھا اور اسی چینل یعنی MTA میں اس قصیدہ کی آواز کے ساتھ ساتھ ایک شخص کی تصویر نظر آئی۔ یہ بالکل وہی شخص تھا جس کو میں نے خواب میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روپ میں دیکھا تھا۔ اس تصویر کے نیچے نام تحریر تھا، الامام المھدی والمسیح الموعود حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام، اس واقعہ نے مجھ پر ایسا اثر کیا کہ میں ایک ہفتہ تک کانپتا رہا اور بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوگیا۔

ایک نو مبائع دوست مراکش کے رہنے والے ہیں بیان کرتے ہیں کہ میں نے بچپن میں خواب دیکھا کہ میں دادا اور دادی کے گھر ہوں۔ گھر کا صحن بہت بڑا ہے جس کے آگے گھر کا بہت بڑا دروازہ ہے۔ کسی نے دروازے پر دستک دی۔ میں جلدی سے دروازے کی طرف دوڑا کہ سب سے پہلے دروازہ کھولوں۔ جب میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ باہر ایک بہت خوبصورت آدمی بڑا کوٹ پہنے ہوئے کھڑا ہے۔ میں پیچھے ہٹتا ہوں تا کہ وہ اندر داخل ہوجائے۔ جب وہ شخص اندر صحن میں داخل ہوئے تو میں نے دیکھا کہ ان کا چہرہ بہت روشن ہے۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی۔ کچھ عرصہ قبل جب وہ ٹی وی دیکھ رہے تھے تو چینل گھماتے ہوئے ایم ٹی اے نظر آیا۔ دلچسپی بڑھی اور ایک دن ایم ٹی اے پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دیکھی۔ تب انہیں اپنا خواب یاد آیا کہ ہمارے گھر میں بڑا کوٹ پہنے کوئی شخص داخل ہوئے تھے۔ وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی تھے۔ تب انہوں نے اپنی فیملی میں سب سے پہلے بیعت کی۔ پھر ان کے بیوی بچوں نے بھی بیعت کرلی۔

پھر اسی طرح سوڈان سے ایک خاتون ہیں ام محمد صاحبہ۔ کہتی ہیں میں نے کافی عرصہ قبل تین خوابیں یکے بعد دیگرے دیکھیں۔ پہلی میں آسمان پر کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ آگ سے لکھا ہوا دیکھا۔ دوسری خواب میں چاندی کے رنگ سے لکھا ہوا دیکھا۔ اور تیسری خواب میں ایک کمرہ دیکھا جس کے گرد ایک بہت بڑی جماعت ہے اور مجھے کہا گیا کہ اندر جاؤ تا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے دستخط کردیں۔ میں داخل ہوئی تو ایک شخص سفید لباس میں ملبوس ایک اونچی جگہ پر بیٹھا ہے لیکن اس کا چہرہ واضح نہیں ہے۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر مجھ سے ایک سفید کاغذ لیا اور اس پر احمد نام سے دستخط کردیئے اور کاغذ مجھے دے دیا۔ جب باہر نکلی تو باہر موجود لوگوں نے پوچھا کہ کیا دستخط کردیئے گئے ہیں۔ میں نے ہاں کہہ کر اثبات میں جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی۔ کہتی ہیں میں اس دن سے خدا سے دعا کر رہی ہوں کہ اس راز کو منکشف کرے۔ پھر میں نے حال ہی میں جب اپنے خاوند کو بتایا تو انہوں نے یہ تاویل کی کہ اس سے مراد بیعت ہے۔ میں شروع میں ان لوگوں سے متعجب ہوتی تھی اور ان کے بارے میں پوچھتی تھی جنہیں وہ ٹی وی پر دیکھتے تھے۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ خود مجھے وہ سب سننے میں مزا آنے لگا اور میرا شرح صدر ہوگیا۔

اسی طرح الجزائر سے ایک خاتون ہیں۔ کہتی ہیں دو سال قبل بیعت کی ہے۔ اس سے قبل میں کبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اور کبھی حضرت مصلح موعود کو اور کبھی خلیفہ رابع کو خوابوں میں دیکھا کرتی تھی۔ (کیونکہ ہوسکتا ہے ٹیلیویژن کے ذریعے پہلے انہوں نے دیکھ لیا ہو۔) کہتی ہیں کہ ایک خواب میں نے دیکھی کہ میں مسجد میں ہوں جس کی کھڑکیاں اور دروازے سبز رنگ کے ہیں۔ یہ خوابوں کا سلسلہ چلتا رہا یہاں تک کہ میرے بھائی نے جب بیعت کی تو میں نے کہا کہ روزانہ جماعت آجاتی ہے۔ یہ سب افتراء ہیں اور بجائے توحید اور اتحاد کے ملت فرقوں میں تقسیم ہو رہی ہے۔ لیکن جب میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ قرآن کریم کی مدح میں ''لَمَّا اَرَى الْفُرْقَانَ......'' سنا تو میں نے کہا اس ترتیب سے مختلف

حروف کا قصیدے میں استعمال کرنا اس زمانے میں اور اس عمدگی اور مہارت سے کسی شاعر یا کاتب کا کام نہیں ہے اور ناممکن ہے کوئی ایسا قصیدہ لکھ سکے جو اپنے الفاظ اور ترتیب اور انداز میں جاہلی دور میں لکھے گئے فصیح و بلیغ اشعار سے بھی بالا ہے۔ بہر حال میں نے پھر بھی کوئی توجہ نہ دی اور ان خوابوں کا سلسلہ جاری رہا۔ چنانچہ ایک خواب میں دیکھا کہ میں ایک مسجد میں ہوں جس کی بہت سی کھڑکیاں اور دروازے ہیں اور اس کا رنگ سبز ہے اور بالکل وہی منظر ہے جو میں نے ایم ٹی اے پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کا دیکھا جو مسجد کے ساتھ ملحق ہے۔ اس کے ایک سال کے بعد میں نے کمپیوٹر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی تو مجھے وہم لگا کیونکہ جو پہلے شخص دیکھا تھا اور یہ شخص مجھے آپس میں بہت مشابہ لگے۔ اس پر میں نے استخارہ کیا تو دیکھا کہ میں ایک بہت بڑی کشتی پر سوار ہوں اور میرا دم گھٹ رہا ہے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام تشریف لاتے ہیں اور میرا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالتے ہیں۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے بیعت کر لی۔

پھر یمن سے ایک خاتون ہیں مجھے لکھتے ہوئے کہتی ہیں کہ بیعت سے قبل خلافت اور خلفاء کے بارے میں گاہے بہ گاہے خوابیں آتی تھیں اور بعض خلفاء سے ملاقات ہوتی تھی جن میں آخری حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ہوئی جو مجھے بعد میں علم ہوا کہ خلیفہ رابع ہیں۔ پہلے شکل دیکھتی رہی لیکن علم نہیں تھا کہ یہ کون ہیں۔ بعد میں پتہ لگا کہ وہ ہیں۔ ان خوابوں کے بعد میں خود سے سوال کرتی اور میاں سے بھی ذکر کرتی کہ کیا دوبارہ خلافت قائم ہو سکتی ہے؟ تو یہی جواب ملتا کہ آپس میں لڑنے جھگڑنے والی اور کئی اختلاف رکھنے والی جماعتوں میں تو بہر حال خلافت نہیں ہو سکتی۔ ایک خواب میں دیکھا کہ ایک مسکراتے ہوئے خوش و خرم شخص آئے ہیں اور انہوں نے میری طرف بڑی شفقت اور مہربانی سے دیکھا اور بڑی وضاحت سے سورۃ اخلاص پڑھی جو میں نے بھی دوہرائی۔ پھر انہوں نے سورۃ ابراہیم پڑھی جو پہلی طرح واضح نہیں تھی۔ کہتی ہیں اس کے ایک ہفتے بعد اتفاق سے ایم ٹی اے تھری (3) پر اس شخص کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔ لیکن جب سنا کہ مسیح موعود اور مہدی ہونے اور وحی کے نزول کے مدعی ہیں تو اسی ایک بات کو ان سے اعراض کے لئے کافی سمجھا اور چینل چھوڑ دیا۔ لیکن اس کے بعد وہ پھر خواب میں آئے اور فرمایا کہ مجھے وحی ہوتی ہے اور میں مہدی ہوں۔ میں نے کہا کہ میں آپ کو سچا نہیں سمجھتی اور یہ کہہ کر آپ کو چھوڑ کر جانے لگی تو آپ نے دعا کے لئے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھاتے ہوئے اور عابدانہ حلیہ میں کہا کہ میرے بارے میں یونہی فیصلہ نہ کرو بلکہ میں جو پیغام لایا ہوں اسے سنو۔ اس کے بعد میں نے باقاعدہ ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا۔ اور میرے میاں نے کتابیں ڈاؤن لوڈ کیں جن کے مطالعہ کے بعد میرے لئے تقویٰ سے کام لیتے ہوئے آپ کی تصدیق کے سوا کوئی گنجائش نہ رہی۔ خدا کی قسم میں نے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق صادق پایا اور بیعت کا فیصلہ کر لیا۔ بیعت سے قبل میں نے تیسری بار خواب میں دیکھا گویا قیامت آ گئی ہے اور پہاڑ اڑائے جا رہے ہیں اور زمین اندر دھنس گئی ہے۔ میں اس حال میں بعض لوگوں کو اور چرنے والے جانوروں کو اکٹھا کر رہی ہوں۔ لوگ بڑی تضرع سے خدا کے حضور دعا کر رہے ہیں اور اپنے نجات دہندہ مہدی علیہ السلام کا انتظار کر رہے ہیں۔ اچانک آپ مجھے کسی قدر فاصلہ پر نظر آ جاتے ہیں۔ میں آپ کی طرف بڑھنے لگتی ہوں۔ تو ایک بڑے خوفناک سانپ نے میرا راستہ روکا۔ جس کے کئی منہ تھے لیکن میں سیدی و حبیبی حضرت احمد علیہ السلام کی طرف آگے بڑھنے کا مصمم ارادہ کئے ہوئے تھی۔ قبول احمدیت کے بعد مجھے ایک قریبی کا فون آیا جس نے مجھے کافر کہا اور حدیث سنائی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں تمہیں ایک سفید راستے پر چھوڑ رہا ہوں جس سے سوائے ہلاک ہونے والے کے کوئی نہیں ہٹے گا۔ اس حدیث کا میرے دل پر بڑا اثر ہوا اور میں ڈر گئی کہ گمراہ نہ ہو جاؤں۔ چنانچہ میں نے خوب تضرع سے خدا کے حضور دعا کی اور مجھے یقین تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے خائب و خاسر نہیں کرے گا۔ الحمد للہ کہ اسی رات میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک نئے دل لبھانے والے لباس میں دیکھا۔ آپ نے مجھے بڑی تاکید سے فرمایا۔ مَیں مسیح موعود ہوں میرے پیغام کی تبلیغ کرو۔ اس راہنمائی پر میں نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اگلے دن وہی شخص ایک اور آدمی کے ساتھ ہمارے گھر آیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دیں اور چلا گیا۔ اگلے دن اس کے بیٹے نے بتایا کہ وہ شخص بستر پر پڑا ہے اور حالت بہت تشویشناک ہے اور اس نے اپنے باپ کو پہلے کبھی اس حالت سے نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ بھی بعض دفعہ ساتھ ہی قرض چکا دیتا ہے۔

بیت المقدس کے ایک حسام صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ تقریباً دس سال قبل مَیں ایک بہت ایماندار صوفی تھا اور خدا تعالیٰ سے مجھے بہت زیادہ محبت تھی تاہم میرا کسی سیاسی یا مذہبی فرقے یا جماعت سے کوئی تعلق نہ تھا اور شدت محبت الٰہی کی وجہ سے قریب تھا کہ میں ہوش کھو بیٹھوں۔ اسی حالت میں مَیں نے خود سے سوال کیا کہ خدا تعالیٰ کی تسبیح اگر مومنوں کے دلوں کو لبھانے والے ایک نغمے میں ڈھل جائے تو کیسی لگے۔ تو اس سوال کا جواب خدا تعالیٰ کی طرف سے خواب میں اس طرح ملا کہ میں نے خود کو بلند فضا میں مختلف سیاروں کے درمیان پایا۔ جہاں اچانک مجھے ایک عجیب سریلی آواز میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کی آواز سنائی دی۔ یہ مسحور کن اور لذت بھری آواز میرے کانوں میں رچ بس گئی۔ پھر چند ماہ قبل مختلف چینل بدل رہا تھا کہ ایم ٹی اے العربیہ پر آپ کی پیاری آواز سنی تو میں نے فوراً پہچان لیا کہ وہ جو تسبیح کی مسحور کن آواز میں نے سنی تھی وہ یہی پیاری آواز تھی وہ آپ ہی کی تسبیح کی آواز تھی۔ پھر میں نے اسی چینل پر حضرت امام مہدی مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی اور یہ عین اس شخص کی تصویر تھی جسے میں نے اسی عرصے میں خانہ کعبہ کے سامنے بیٹھے دیکھا تھا اور اس نے عربی چوغہ پہنا ہوا تھا اور میری طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا اور اس دیکھنے کے انداز سے مجھے ایسے معلوم ہوا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کیونکہ میں نے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نہیں ہوا تھا لہٰذا یہ ایک اندازہ ہی تھا۔ اس کے کافی عرصہ کے بعد دیکھا تھا کہ میں ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ باقاعدگی کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہوں لیکن ساتھ ہی دیکھتا ہوں کہ بکثرت لوگ ہمارے سے برعکس طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے ہیں۔ وہ لوگ ہماری طرح منظم نہ کھڑے تھے بلکہ ایسے تھے کہ گویا وہ کسی بازار میں ہیں اور کسی کو کسی سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کا قبلہ بھی ہم سے مختلف تھا۔ میں ڈرا کہ کہیں میں اور میرے ساتھ والی جماعت ہدایت سے ہٹ تو نہیں گئے۔ لیکن پھر مجھے خواب کے ذریعے خدا تعالیٰ نے تسلی کرائی اور میں نے دیکھا کہ میری روح جسم کو چھوڑ کر بلند آسمانوں کی طرف چلی گئی ہے اور میں نے کلمہ طیبہ پڑھا اور آنکھوں سے شدت فرحت سے آنسو بہنے لگے۔ آج بیعت کی قبولیت کا خط وصول کر کے ان خوابوں کی تعبیر سمجھ آ گئی۔ یہ پچھلے سال 2012ء کی بات ہے۔

ڈنمارک کے اخبار میں توہین آمیز کارٹون کی اشاعت کے تعلق میں جو مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت پر کئی خطبات دیئے تھے ان کے متعلق امیر صاحب بورکینا فاسو بیان کرتے ہیں کہ آپ کے خطبات ہم نے لوکل زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ اپنے ریڈیو اسٹیشن پر نشر کئے۔ ان خطبات کو سن کر ایک عیسائی شخص نے کہا کہ میں اگرچہ مذہباً عیسائی ہوں لیکن جس عمدہ انداز سے آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر سننے کو ملا ہے اس سے میرا دل اسلام کے قریب ہوا ہے۔ اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو تصویر آج مجھے دکھائی گئی ہے اگر یہ واقعی سچ ہے تو خدا کی قسم اسلام جیسا مذہب دنیا میں کوئی نہیں۔ ان کے گرد بہت سے مسلمان بھی بیٹھے تھے۔ ان صاحب نے کہا کہ آج اگر میں عیسائیت چھوڑ کر مسلمان ہوتا ہوں تو سوائے احمدیت کے میں کہیں اور نہیں جاؤں گا کیونکہ جب بھی ان کا پروگرام سنا ہے دل ہمیشہ مطمئن ہوا ہے۔ جو مسلمان قریب بیٹھے تھے انہوں نے کہا کہ احمدیت تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مارتی ہے آپ کیسے ان کو سچا مان رہے ہیں۔ اس نے کہا کہ جو کچھ آج میں نے سن لیا ہے اس نے میرے دل کو پھیرا ہے اس سے قبل میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بھی سننا پسند نہیں کرتا تھا اور ہمیشہ اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو Terrorist سمجھتا تھا اور آج اس پروگرام کے بعد مجھے حقیقی چہرہ دکھائی دیا ہے اور میرا دل بدل گیا ہے۔

پھر بورکینا فاسو کے امیر صاحب ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک نوجوان نے یہاں بیعت کی ہے۔ جب ان سے پوچھا کہ آپ کی بیعت کی کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ میں ہمیشہ اس بات پر غور کرتا تھا کہ آخر کیوں سب مسلمان صرف احمدیوں کے خلاف ہیں۔ ایک روز میں ریڈیو احمدیہ پر خلیفۃ المسیح کا نیا خطبہ سن رہا تھا جس میں انہوں نے کارٹونوں کے مغربی پروپیگنڈا کا جواب دیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونے کو اپنانے کی نصیحت فرمائی تھی۔ یہ سن کر میں نے سوچا کہ اس قدر حکمت اور دانائی کی نصیحتیں تو آج تک کسی مولوی نے ہمیں نہیں کیں۔ چنانچہ میں نے ریڈیو پر ہر ہفتے خلیفۃ المسیح کا خطبہ جمعہ سننا شروع کر دیا اور باقاعدگی سے سنتا رہا۔ ان خیالات نے میری کایا پلٹ دی اور میں نے بیعت کر لی۔ مجھے میرے سوالات کا جواب مل گیا کہ سب اس لئے احمدیوں کے مخالف ہیں کہ یہ اصل میں خدا تعالیٰ کی ہی جماعت ہے اور یہی سچوں کے ساتھ ہوتا آیا ہے۔

پس کیا یہ کسی انسان کا کام ہے کہ یوں مجبور کر کے لوگوں کے دلوں کو احمدیت کی طرف مائل کرے، حقیقی اسلام کی طرف مائل کرے۔ یہ ثابت کرے کہ رحمۃ للعالمین کا فیض تمام زمانوں تک جاری ہے۔ آج نیک فطرتوں کی راہنمائی فرما کر اللہ تعالیٰ اپنے رب العالمین ہونے کا ثبوت دے رہا ہے، یہ ثابت کر رہا ہے کہ روحانی پرورش کے سامان بند نہیں ہو گئے۔ یا کیا یہ دلی خواہشات کسی جادو کا اثر ہے؟ یقیناً یہ رحمۃ للعالمین کے ساتھ رب العالمین کے وعدوں کا نتیجہ ہے کہ وہ سب طاقتوں کا مالک خدا تا قیامت انسانیت کو شیطان کے پنجے سے بچانے کے لئے راہنمائی فرماتا رہے گا۔ اس جماعت میں شامل کرتا رہے گا جو رحمۃ للعالمین کے حقیقی غلام کی جماعت ہے تا کہ دنیا کے سب پاک فطرت رحمۃ للعالمین کے رواں فیض سے بھی حصہ پاتے رہیں۔ لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جیسا کہ پہلے مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس راہنمائی کے ساتھ جو وہ خود پاک فطرت لوگوں کی کر رہا ہے، ان لوگوں کی راہنمائی کر رہا ہے جن پر اس کی رحمت کی نظر ہے، ہماری بھی یہ ذمہ داری لگائی ہے کہ اپنے عملوں سے اور اپنی تبلیغ سے رحمۃ للعالمین کے پیغام کو دنیا تک پہنچا کر اسے تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچائیں۔ اپنی سجدہ گاہوں کو اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے کا ذریعہ بنائیں۔ اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے کے لئے اپنی سجدہ گاہوں کو اپنے آنسوؤں سے تر کرتے رہیں۔ انسانیت کو تباہ ہونے سے بچانے کے لئے ایک تڑپ اپنے اندر پیدا کریں۔

پس اے غلامانِ مسیحِ محمدی! اے رحمۃ للعالمین کے عاشق صادق کے غلامو! اور اے رحمۃ للعالمین کی محبت کا دم بھرنے والو! اٹھو اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت کے ساتھ اپنی سوچوں کو ملاؤ، اپنے عملوں کو ملاؤ، اپنی دعاؤں کو ملاؤ اور دنیا میں جلد تر رحمۃ للعالمین کا جھنڈا لہرانے میں حصہ دار بن جاؤ۔

یہ تڑپ آج جرمنی میں رہنے والے احمدیوں کے لئے بھی ضروری ہے اور امریکہ میں رہنے والے احمدیوں کے لئے بھی ضروری ہے اور کبابیر کے رہنے والے احمدیوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ رحمۃ للعالمین کی انسانیت پر رحمت کی تڑپ کا ادراک ہم نے عرب کو بھی کروانا ہے اور عجم کو بھی کروانا ہے۔ یورپ کو بھی کروانا ہے اور امریکہ کو بھی کروانا ہے اور دنیا کے ہر خطے کو کروانا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے جمعہ پر بھی ذکر کیا تھا امریکہ اور کبابیر کے بھی جلسے ہو رہے ہیں۔ ان کے افراد جماعت اس وقت اپنے ممالک میں اپنی جلسہ گاہوں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور جنہوں نے اپنے جلسوں کے ذکر اور پیغام کا بھی آج مجھے کہا ہے۔ تو اس کا فائدہ تبھی ہے جب محسن انسانیت اور رحمۃٌ للعالمین کا خوبصورت چہرہ اپنے ملک کے ہر فرد کو دکھانے کا عہد کریں اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کو اپنے ملک کے چپے چپے میں پھیلانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اب دعا کر لیں۔ نعرے بعد میں لگائیں۔ پہلے دعا کر لیں۔ (آمین)

☆......☆......☆......☆

دعا بہترین ہمدردی ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’یاد رکھو ہمدردی تین قسم کی ہے۔ اوّل جسمانی، دوم مالی، تیسری قسم ہمدردی کی دعا ہے۔ جس میں نہ صَرفِ زر ہوتا ہے اور نہ زور لگانا پڑتا ہے اور اس کا فیض بہت ہی وسیع ہے۔ کیونکہ جسمانی ہمدردی تو اس صورت میں ہی انسان کر سکتا ہے جبکہ اس میں طاقت بھی ہو۔ مثلاً ایک ناتواں مجروح مسکین اگر کہیں پڑا تڑپتا ہو تو کوئی شخص جس میں خود طاقت اور توانائی نہیں ہے کب اُس کو اٹھا کر مدد دے سکتا ہے۔ اسی طرح پر اگر کوئی بیکس و بے بس، بے سروسامان انسان بھوک سے پریشان ہو تو جب تک مال نہ ہو اس کی ہمدردی کیونکر ہو گی۔ مگر دعا کے ساتھ ہمدردی ایک ایسی ہمدردی ہے کہ نہ اُس کے واسطے کسی مال کی ضرورت ہے اور نہ کسی طاقت کی حاجت۔ بلکہ جب تک انسان انسان ہے، وہ دوسرے کے لئے دعا کر سکتا ہے اور اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ اس ہمدردی کا فیض بہت وسیع ہے اور اگر اس ہمدردی سے انسان کام نہ لے تو سمجھو بہت ہی بڑا بدنصیب ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 352 تا 353۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2013ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر106)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مخالفینِ احمدیت کو ہمدردانہ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان کسی بات کو خالی الذہن ہو کر نہیں سوچتا اور تمام پہلوؤں پر توجہ نہیں کرتا اور غور سے نہیں سنتا اس وقت تک پرانے خیالات نہیں چھوڑ سکتا اس لئے جب آدمی نئی بات کو سنے تو اسے یہ نہیں چاہئے کہ سنتے ہی اسکی مخالفت کے لئے تیار ہو جاوے بلکہ اس کا فرض ہے کہ اس کے سارے پہلوؤں پر پورا فکر کرے اور انصاف اور دیانت اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے خوف کو مدنظر رکھ کر تنہائی میں اس پر سوچے۔ میں جو کچھ اس وقت کہنا چاہتا ہوں ... میری اپنی بنائی ہوئی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی بات ہے اس لئے جو اس کی تکذیب کے لئے جرأت اور دلیری کرتا ہے وہ میری تکذیب نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی تکذیب کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب پر دلیر ہوتا ہے مجھے اس کی تکذیب سے کوئی رنج نہیں ہو سکتا البتہ اس پر رحم ضرور آتا ہے کہ نادان اپنی نادانی سے خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتا ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم، صفحہ:355/ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

....

قارئین الفضل کی خدمت میں ماہ اگست اور ستمبر 2013ء کے دوران پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم سے تعلق رکھنے والے کچھ واقعات کا خلاصہ پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو محض اپنے فضل سے اپنے حفظ و امان میں رکھے، اور نیک وسعید فطرت لوگوں کو حق کی طرف لانے کے سامان فرمادے۔ آمین

....

لاہور میں ہونے والے کچھ واقعات

علاقہ اقبال ٹاؤن، اگست 2013ء: شیخ سلمان مامون صاحب ابن شیخ مامون احمد صاحب کو جو 285/ہنزہ بلاک علامہ اقبال ٹاؤن کے رہائشی ہیں گزشتہ چند دنوں سے دھمکی آمیز فون کالز موصول ہو رہی ہیں۔ ان کے ہمسائے میں رہائش پذیر بعض دوستوں نے بتایا کہ ان کے گھر کے اردگرد بعض مشکوک افراد ان کی نقل و حرکت کا جائزہ وغیرہ لیتے ہوئے پائے گئے ہیں۔ نیز عید کے روز کسی نے ایک دھمکی آمیز خط بھی ان کے گھر میں ڈالا تھا۔ انہیں محتاط رہنے کا کہا گیا ہے۔

گرین ٹاؤن، 15/اگست 2013ء: مکرم جواد کریم صاحب جنہیں 17/جون 2013ء کو شہید کیا گیا تھا کی شہادت کے بعد ہونے والی تحقیقات کے مطابق CIA پولیس کوتوالی ٹاؤن کا ایک گروپ ان کے گھر آیا اور اپنے ساتھ ایک 25/سالہ نوجوان کو لایا جس نے ہلکی ہلکی داڑھی رکھی ہوئی تھی۔ اس نوجوان نے اس بات کا اقرار کیا کہ وہ ان چار لوگوں میں سے ایک ہے جنہوں نے مکرم کریم صاحب کو شہید کیا۔ اس کے مطابق وہ اپنے ایک ساتھی کے ہمراہ گھر کے باہر کھڑا رہا جبکہ دیگر دو افراد جن میں سے ایک کا نام 'حاجی' تھا گھر کے اندر گئے اور اس گھناؤنے فعل کے مرتکب ہوئے۔

ملتان میں احمدیوں کی مخالفت

ملتان جولائی 2013ء: احمدیوں کو یہاں مخالفین کی طرف سے شدید دباؤ اور مخالفت کا سامنا ہے۔ انہیں طرح طرح کی دھمکیاں دی جاتی ہیں جبکہ انتظامیہ اس سلسلے میں ان سے کوئی تعاون کرتی نظر نہیں آتی۔ کچھ عرصہ قبل ملتان میں متعدد بار دعوتِ اسلامی کے (سبز پگڑی والے) ملاؤں نے احمدیہ مسجد میں زبردستی داخل ہونے کی کوشش کی۔ نیز احمدیوں کو متعدد دھمکی آمیز فون کالز موصول ہوتی ہیں۔

❁...... ایک آدمی نے مسجد احمدیہ میں آکر احمدی مبلغ سے ملنے پر اصرار کیا۔ جب گارڈ نے اسے ایسا کرنے کی اجازت نہ دی اور CCTV کیمرہ میں اس کی تصویر لینا چاہی تو وہ انہیں avoid کرتا رہا۔ گویا کہ اسے آنے سے پہلے معلوم تھا کہ یہ کیمرے کہاں نصب ہیں۔

❁...... ایک آدمی ایک احمدی مبلغ محترم منصور گھمن صاحب کے پاس آیا اور بیعت کر کے جماعتِ احمدیہ میں داخل ہونے پر اصرار کرتا رہا۔ مبلغ سلسلہ نے اس بارہ میں اسے مزید سوچنے کا کہا۔ وہ شخص کچھ عرصے بعد دوبارہ آیا اور بیعت کا اصرار کیا۔ اسے پھر ٹال دیا گیا۔ اس دوران وہ شخص کئی مرتبہ مسجد اور مربی ہاؤس کے آس پاس کے علاقوں کی نگرانی کرتا پایا گیا۔ جب یہ شخص تیسری مرتبہ مسجد آیا تو اس کی واپسی پر اس کا پیچھا کیا گیا۔ معلوم پڑا کہ یہ شخص 'سبز پگڑی والے' مولویوں کے علاقے میں داخل ہو گیا۔ یہ وہی علاقہ ہے جو آج کل دعوتِ اسلامی کی کارروائیوں کا مرکز ہونے کے ساتھ ساتھ جرائم پیشہ لوگوں کی پناہ گاہ بھی ہے۔

❁...... ایک سبز پگڑی والے مولوی نے مسجد احمدیہ گلگشت کالونی کے دروازے میں آکر مبلغ سلسلہ کو پکارا اور کہا کہ وہ نماز پڑھنا چاہتا ہے نیز احمدی مبلغ سے بات کرنے کا خواہش مند ہے، اسے اندر آنے کی اجازت دی جائے۔ اس نے دو بڑے بڑے سفری بیگ اور ایک مشکوک جیکٹ پہن رکھی تھی۔ جب اسے اندر داخلے کی اجازت نہ دی گئی تو وہ واپس روانہ ہو گیا۔

❁...... ڈاکٹر عبدالولی صاحب ایک احمدی ڈاکٹر ہیں اور نشتر ہسپتال میں DMS کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ انہیں ایک نامعلوم آدمی کی طرف سے ایک خط موصول ہوا ہے جس میں انہیں، ان کے گھر والوں بالخصوص ان کی چھ سالہ بیٹی کو نقصان پہنچانے کی دھمکیاں دی گئی ہیں۔

ایک احمدی لیڈی ٹیچر کی دکھ بھری داستان

چک نمبر 83/ر ج ب، ضلع فیصل آباد، اگست 2013:

محترمہ طیبہ مقصود صاحبہ اہلیہ محترم سعید احمد صاحب جو چک نمبر 89/ر ج ب رتن کی رہائشی ہیں گورنمنٹ سروس میں بطور عربی ٹیچر کے ہیں۔ انہوں نے اپنی سروس کا آغاز ٹھیکری والا ضلع فیصل آباد کے گورنمنٹ سکول سے 2009ء میں کیا۔ جھنگ بازار کے ایک مولوی کو اس بات کا علم ہوا تو اس نے اس سکول کی ہیڈ مسٹرس سے رابطہ کر کے محترمہ طیبہ مقصود صاحبہ کو سکول سے صرف اس وجہ سے نکال دینے کا مطالبہ کر ڈالا کہ وہ 'قادیانی' اور 'کافر' ہیں۔ ہیڈ مسٹرس نے اسے جواباً کہا کہ وہ اس بارے میں کوئی اختیار نہیں رکھتیں لہٰذا یہ ڈیمانڈ افسرانِ بالا سے کی جائے تو مناسب ہو گا۔ اس پر اس ملّاں نے لوکل پریس کے تعاون سے وہاں کے لوکل اخبار 'روزنامہ امن' کی 12/مئی 2013ء کی اشاعت میں ایک خبر شائع کروائی جس میں اس لیڈی ٹیچر کے عربی پڑھانے پر برہمی کا اظہار کرنے کے ساتھ ساتھ ہیڈ مسٹریس کو اس 'سازش' کا حصہ قرار دیا گیا۔ بعد ازاں اس ملّاں نے افسرانِ بالا کو اسی مضمون کے خطوط لکھے۔ اس نے DCO کو بھی شکایت لکھی جس پر DCO نے مسز مقصود اور ہیڈ مسٹریس کو بلوا کر اس ملّاں سے ہوشیار رہنے کا کہا۔

محض اپنے عقیدے کی وجہ سے اپنے اوپر زمین تنگ پانے کے بعد مسز مقصود نے اپنا تبادلہ چک نمبر 83 ج ب کے سکول میں کروانے کی درخواست دے دی۔ اس بدبخت مولوی نے اس سکول میں بھی ان کے خلاف پراپیگنڈا کھڑا کر دیا۔ اس سکول کی ہیڈ مسٹرس اور ٹیچرز کو ان کے خلاف اکسایا گیا جنہوں نے ان سے انتہائی درجہ تک ناروا سلوک کیا۔ اس طعن و تشنیع کے سلسلہ نے قریب ہی واقع بوائز سکول تک بھی وسعت اختیار کر لی جہاں ان کے خاوند مقصود صاحب پڑھاتے تھے۔ وہاں ان کے بعض ساتھیوں نے سکول کے بچوں کو ان کے خلاف اکسایا اور انہیں طرح طرح سے ذہنی اذیت پہنچائی گئی۔ دوسری طرف ملّاں پارٹی نے اس گاؤں میں اینٹی احمدیہ کانفرنس کا انعقاد کر کے جھوٹی باتوں کا سہارا لے کر لوگوں کو مذہب کے نام پر احمدیوں کے خلاف ابھارا۔ انہیں جھوٹا اور کافر کہا گیا اور اس حد تک جھوٹ سے کام لیا گیا کہ نعوذ باللہ احمدی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے ہیں اور ان کو نبی نہیں مانتے بلکہ اپنے خلیفہ کو نبی مانتے ہیں! جبکہ دنیا جانتی ہے کہ یہ باتیں بالکل بے بنیاد ہیں۔

ایک مرتبہ محترمہ اپنے سکول سے واپس اپنے گھر آرہی تھیں کہ چھ نقاب پوش نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے ان کا پیچھا کیا اور انہیں ہراساں کیا۔ محترمہ کو ایک قریبی گھر میں پناہ لینا پڑی۔

ایک مرتبہ ایک ساتھی ٹیچر نے سکول کی اسمبلی میں انہیں گالیاں دیں اور کافر کہا۔ نیز انہیں زدوکوب کرنے کی کوشش بھی کی۔ جب محترمہ نے اپنے والد اور بھائی کو مدد کے لئے بلایا تو اس ٹیچر نے اپنے گاؤں والوں کو فون کر دیا کہ مسز مقصود کے بھائی اور والد نے سکول پر حملہ کر دیا ہے۔ یہ ٹیچر اور اس کا خاوند اس ملّاں سے بدستور رابطہ میں ہیں اور مسز مقصود کے بارے میں ہر اطلاع اسے پہنچاتے ہیں۔

اس مولوی کی مخالفت کی وجہ سے افسرانِ بالا بھی مسز مقصود سے ناروا امتیازی سلوک اختیار کیے ہوئے ہیں۔ انہیں بوقتِ ضرورت میڈیکل Leave نہ دی گئی، ان کی شادی پر صرف چند دن کی رخصت منظور کی گئی اور انہیں محض تنگ کرنے کی نیت سے سکول کے پرائمری سیکشن میں پیریڈز لینے پر مجبور کیا گیا جبکہ subject specialist ہونے کے ناطے انہیں اس قسم کی ڈیوٹیاں دیے جانا قواعد کی رو سے درست نہ ہے۔

مولوی علی الاعلان یہ بھی کہتا پھرتا ہے کہ یہ جہاں بھی جائیں گی وہ ان کا پیچھا کرے گا اور ان کا جینا دوبھر رکھے گا۔

پاکستان میں ہفتہ 'امتناعِ قادیانیت' کا انعقاد

پاکستان علماء کونسل کی طرف سے یہ اعلان منظرِ عام پر آیا ہے کہ انہوں نے ستمبر کے پہلے ہفتہ (یکم تا 7/ستمبر) کو حضرت عیسیٰ اور حضرت امام مہدی کی ناموس کی حفاظت کے لئے منانے کا فیصلہ کیا ہے۔

اس اعلان کے مطابق یہ ہفتہ ملک بھر میں 'قادیانیوں کی قلعی کھولنے' کے لئے وقف ہو گا۔ اس کونسل کے مرکزی عہدیدار یکم تا 10/ستمبر سپین، بیلجیم اور ہالینڈ میں ہونے والی کانفرنسز سے بھی خطاب کریں گے۔

اس اعلان کے ذریعے اہلِ اسلام کو (نعوذ باللہ) یہ یاد دلایا گیا کہ (حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) جو (نقلِ کفر کفر نباشد) نہ صرف یہ کہ عقیدہ ختمِ نبوت کے منکر تھے بلکہ حضرت عیسیٰ، حضرت امام مہدی، حضرت ابراھیم بلکہ خود اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بابرکات کی گستاخی کے مرتکب ہوئے ہیں ان کو کیسے مسلمان کہا جا سکتا ہے؟

شرپسند اور شرانگیز ملّاں کا یہ طبقہ عامّۃ الناس میں سراسر جھوٹی اور خود تراشیدہ باتوں کو بنیاد بنا کر انتشار اور نفرتیں پھیلا رہا ہے۔

احمدیوں کے خلاف لغو شکایت

چک نمبر 84 ج ب سرشمیر روڈ؛ 29/جولائی 2013ء: جماعتِ احمدیہ کے مقامی صدر کو ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر برائے ریونیو نے اسسٹنٹ کمشنر کا پیغام پہنچایا کہ وہ ان سے آکر ملیں۔ ممبرانِ جماعت احمدیہ پر مشتمل ایک وفد ان کے پاس پہنچا۔ ان کو بتایا گیا کہ سپیشل برانچ کی طرف سے احمدیوں کی بابت یہ شکایت پہنچی ہے کہ انہوں نے بیت الحمد (احمدیہ مسجد) کی چھت پر ڈش انٹینا لگایا ہے۔ اس پر اے سی صاحب کو بتایا گیا کہ یہ انٹینا تو یہاں 1992ء سے لگا ہوا ہے اور جہاں تک اس پر لکھے ہوئے کلمہ کا سوال ہے تو وہ کچھ عرصہ پہلے وہاں سے اتار لیا گیا تھا۔ اے سی صاحب کو یہ بھی بتایا گیا کہ ملّاں محمد اقبال فاروقی نے اکثر اوقات افسرانِ بالا کو احمدیوں کے خلاف کافی شکایتی رقعے بھجوائے تھے؛ ان میں درج تمام شکایات غلط ثابت ہوئیں۔ احمدیوں نے یہ بھی کہا کہ ''ہم اس علاقے میں اپنے بھائیوں کے ساتھ باہمی رواداری اور محبت کے ساتھ 1947ء سے رہ رہے ہیں۔ اور ملّاں اس علاقے کے امن کو برباد کرنے کا خواہاں ہے۔ یہاں کے اسسٹنٹ کمشنر نے بات کو نہ صرف توجہ سے سنا بلکہ میرٹ پر فیصلہ بھی دیا۔

دھمکی کا ایک منفرد انداز

اسلام آباد؛ اگست 2013ء: مکرم انور احمد صاحب اسلام آباد میں رہائشی ایک احمدی ہیں۔ ان کی جاوید مارکیٹ میں 'پراچہ بکس' کے نام سے دوکان ہے۔ اس دکان سے ملحقہ ایک بیوٹی پارلر ان کی زوجہ چلاتی ہیں۔ ان کی رہائش ان دکانوں کی اوپر والی منزل پر واقع ہے۔ ان کو 'عالمی مجلس ختم نبوت' سرکلر روڈ راولپنڈی کی طرف سے دھمکی آمیز خط ملا ہے جس میں بہلانے پھسلانے اور ڈرانے دھمکانے کے انداز میں احمدیت سے توبہ کر کے 'اسلام' میں داخل ہونے کی ترغیب دی گئی ہے۔

(باقی آئندہ)

پلاٹ برائے فروخت

شریف ڈینٹل کلینک اقصیٰ روڈ،

ربوہ والی پراپرٹی دس مرلہ

رابطہ فون:

+44-7825538494

+44-2088744814

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

گیمبیا میں ایمان افروز واقعات

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 24، 26 اور 28/اپریل 2010ء میں مکرم داؤد احمد حنیف صاحب مربی سلسلہ نے اپنی زندگی کے اہم واقعات بیان کئے ہیں جن میں ایسے ایمان افروز واقعات بھی شامل ہیں جو گیمبیا میں آپ کے قیام کے دوران پیش آئے۔

آپ بیان کرتے ہیں کہ خاکسار 3 فروری 1943ء کو محترم چوہدری سید محمد صاحب (سابق باڈی گارڈ حضرت مصلح موعودؓ) اور محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ کے ہاں پیدا ہوا۔ والدین نے بچپن سے ہی وقف کیا ہوا تھا چنانچہ مڈل کے بعد مجھے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل کروادیا گیا۔ جہاں ٹیسٹ لینے کے بعد مجھے چوتھی کلاس میں داخلہ مل گیا۔

جامعہ کی تعلیم کافی مشکل تھی۔ خاکسار نے اپنی پریشانی کا اظہار اپنے والدین سے کیا تو انہوں نے میرے لئے خوب دعائیں کیں اور میرے والد عربی کی کتب پہلے خود مطالعہ کرتے اور پھر رخصتوں میں مجھے پڑھاتے۔ چنانچہ سالانہ امتحان میں مَیں اوّل آیا اور پھر اچھے طلباء میں شامل رہا اور کئی سال تک بہترین کھلاڑی بھی رہا۔ اسی دوران خاکسار نے میٹرک پاس کرلیا اور بعدازاں سروس کے دوران مولوی فاضل اور ایم اے اسلامیات بھی کرلیا۔

جون 1965ء میں شاہد کیا تو نومبر میں خاکسار کی شادی ہوگئی جس کے پانچ ماہ بعد خاکسار کو اکیلا سیرالیون بھجوایا گیا تاکہ وہاں سے گیمبیا جاؤں۔ لیکن گیمبیا کا ویزا ملنے میں کامیابی نہ ہوسکی۔ تاہم اس پریشانی میں ایک خواب کی بِنا پر مجھے یقین تھا کہ بالآخر کامیابی ہوگی۔ اس دوران مجھے پرائمری سکول کھولنے کے لئے ممبولو چیفڈم کے چیف الحاج شیبرا صاحب کے پاس بھجوایا گیا۔ وہاں شروع میں بغیر بستر کے گزارا کرنا پڑا اور ایک نہ نظر آنے والے کیڑے کے کاٹنے سے بہت تکلیف اٹھائی۔

سیرالیون میں چھ ماہ گزارے تھے کہ گیمبیا کے امیر مکرم مولانا غلام احمد صاحب بدوملہی دمہ کی تکلیف سے سخت بیمار ہوگئے اور مجھے مرکز سے فوراً گیمبیا جانے کا حکم ملا۔ دولتِ مشترکہ میں شامل ملک کا باشندہ ہونے کی وجہ سے 14 نومبر 1966ء کو بذریعہ ہوائی جہاز خاکسار بغیر ویزا کے گیمبیا پہنچ گیا۔ مولانا صاحب کو دمہ کی تکلیف تھی اور بیماری میں اتار چڑھاؤ بہت تھا۔ انہوں نے ہومیو پیتھک ادویات رکھی ہوئی تھیں۔ خاکسار کو فرماتے تھے کہ فلاں دوائی لے آؤ۔ وہ کھا لیتے، تھوڑی دیر کے بعد فرماتے اب علامتیں بدل گئیں ہیں اب فلاں دوائی لے آؤ۔ بس اسی طرح روزانہ ہوتا رہتا۔ جب دمہ کا زور ختم ہوجاتا تو لگتا تھا کہ کوئی بیماری ہے ہی نہیں۔ ایک دن حملہ اتنا سخت تھا کہ اُن کی زندگی سے مایوسی ہونے لگی۔ اس وقت یہ تصور کرکے کہ اگر مولانا صاحب فوت ہوگئے تو پھر کیا کروں گا! مجھے تو مردہ کو نہلانا بھی نہیں آتا اور یہاں کوئی مشورہ دینے والا بھی نہیں، لوکل زبان بھی نہیں آتی۔ چنانچہ خاکسار نے اُن کی نازک حالت کی بذریعہ تار اطلاع مرکز میں بھجوائی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی دعا کی برکت سے فضل فرمایا اور انہیں بہت آرام آگیا۔ چند دن بعد اُنہیں بذریعہ ہوائی جہاز پاکستان بھجوا دیا گیا۔ اور مرکز کی ہدایت پر جماعت کا تین رُکنی وفد وزیراعظم گیمبیا سر داؤدا جوارا سے ملا جنہوں نے مجھے گیمبیا میں رہنے کی اجازت دیدی۔ پھر گیمبیا میں خاکسار قریباً 30 سال تک خدمت بجالاتا رہا۔

اس اثناء میں محترم چوہدری محمد شریف صاحب بطور امیر گیمبیا پہنچ گئے تو خاکسار کو سالکینی میں بھجوایا گیا جہاں باتھرسٹ (دارالحکومت) کے بعد سب سے بڑی جماعت تھی۔ خاکسار کے ساتھ ایک مقامی دوست مکرم ہارون الرشید نیولینڈ صاحب بھی گئے تاکہ میرا تعارف کروادیں۔ یہ دوست نہایت مخلص احمدی تھے۔ ان کا تعلق Oku Marabu قبیلہ سے تھا اور کریوُل زبان بولتے تھے۔ کریول زبان بغیر گرائمر کے انگریزی زبان ہی ہے اور کافی جلد سمجھ آجاتی ہے لیکن سالکینی میں لوگ میڈنکا زبان بولتے تھے جو نہ میرے اس ترجمان کو آتی تھی اور نہ مجھے۔ چنانچہ ہمارا تبادلہ خیالات عموماً ایک آدھ فقرے کے بعد ایک دوسرے کو خوشی سے دیکھتے ہوئے سر ہلاکر اور بغل گیر ہوکر ہوتا تھا۔ خاکسار نے کوشش کی کہ لوکل زبان میں کوئی کتاب مل جائے مگر پتہ چلا کہ لوکل زبانوں کا اپنا کوئی رسم الخط نہیں ہے اور انہیں لکھنے کے لئے انگریزی یا عربی حروف تہجی استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن چونکہ وہاں برطانیہ سے گورنر بھجوائے جاتے تھے چنانچہ اُن کے لئے گورنمنٹ نے روزمرہ کی ضروریات کے چند صفحات کے نوٹس تیار کروائے ہوئے تھے۔ میڈنکا زبان کے نوٹس کی ایک کاپی مجھے مل گئی جن سے کام چلنے لگا۔ خاکسار جب بھی کوئی ٹوٹا پھوٹا جملہ بولتا تو مقامی لوگ بے انتہا خوش ہوتے۔

سالکینی کے ایک پرائمری سکول کے اساتذہ سے تبلیغی نشستیں ہونے لگیں۔ ہیڈ ماسٹر Methew Baldeh Yahya صاحب مسلم نژاد تھے مگر عیسائی سکولوں میں پڑھنے اور ان کے اثر کے باعث عیسائیت قبول کرچکے تھے۔ وہ احمدیہ تفسیر کو سراہتے۔ بعد میں وہ وزیر بھی رہے اور جماعت کا احترام کرتے رہے۔

پھر میری تقرری جارج ٹاؤن میں ہوگئی جو دریا کے اندر چار میل لمبا اور ایک میل چوڑا جزیرہ ہے۔ ویسے گیمبیا کی کُل لمبائی قریباً چارسو میل اور چوڑائی 12 سے 30 میل تک ہے۔ اس کے درمیان لمبائی کے رُخ دریا بہتا ہے۔ جارج ٹاؤن پہنچ کر خاکسار نے اُن 30 افراد سے رابطہ کرنے کی کوشش کی جنہوں نے مولانا غلام احمد بدوملہی صاحب کے ہاتھوں ایک لوکل عالم کیبا سِلاّ کی شکست دیکھ کر بیعت کی تھی۔ تاہم وہاں جماعت قائم نہیں کی جاسکی۔ وہاں پانچ سات لوگ میرے پاس آنا شروع ہوئے۔ میرا قیام رامض دیاب صاحب کے ہاں تھا اور وہی میرے مترجم بھی تھے۔ یہ لبنانی نژاد تھے اور کاروباری آدمی تھے۔ ان کی کپڑے کی دکان تھی اور ایک سینما چلاتے تھے۔ سینما یہ اپنے گھر میں دکھاتے تھے جو خاکسار کے لئے بڑی پریشانی کا موجب تھا۔ خاکسار احباب کو جمعہ کی نماز کے قیام کی تلقین کرتا مگر اس کا کوئی اثر نظر نہیں آرہا تھا۔ چنانچہ خاکسار نے مکرم امیر صاحب کی اجازت سے 5 پونڈ ماہانہ کرایہ پر ایک مکان لے لیا۔ لیکن یہاں پر بھی وہی چند لوگ مغرب کے وقت آتے۔ اس مکان میں بجلی پانی کی سہولت بھی نہیں تھی۔ باوجود کوشش کے جمعہ کے وقت تین آدمی اکٹھے نہ کئے جاسکے۔ تاہم چند دن بعد ایک شخص شیخ ڈمفا نے خواب کی بِنا پر بیعت کرلی۔

مہینہ کے اختتام پر مکرم امیر صاحب کا ارشاد آیا کہ پانچ پونڈ ماہانہ کرایہ کا مکان جماعت ادا نہیں کرسکتی۔ آپ کوئی ایسا مکان لیں جس کا کرایہ ڈیڑھ پونڈ تک ہو۔ بجلی کی آپ کو ضرورت نہیں۔ علمی کام دن میں کرلیا کریں اور پانی دریا سے منگوالیا کریں۔

چنانچہ ایک کمرہ ڈیڑھ پونڈ کرایہ پر لے لیا جس میں بجلی مہیا تھی اور کرایہ میں شامل تھی۔

وہاں حکومت کے واحد ہائی سکول کے اساتذہ سے بھی رابطے شروع ہوگئے۔ پہلا تعارف ایک ٹیچر مکرم ماجہ سونکو صاحب سے ہوا۔ یہ اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور اس وقت ان کے بڑے بھائی چیف تھے۔ گیمبیا میں آبادی تو قریباً 95 فیصد مسلمان تھی لیکن توہم پرستی اور تعویذ گنڈے کا بہت رواج تھا۔ سونکو صاحب احمدیت کی صداقت کے قائل ہونے کے باوجود صرف تعویذوں کی محبت کی وجہ سے بیعت نہ کرپارہے تھے کہ ایک دن انہوں نے تعویذوں والا صندوق نکالا اور صحن میں رکھ کر سب کو آگ لگادی۔ پھر میرے پاس آکر بیعت فارم پُر کردیا۔ یہ تبدیلی ایک خواب کی بِنا پر آئی تھی۔

اسی دوران ایک احمدی دوست مکرم غوث کجیرا صاحب کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اُن کے کہنے پر مَیں نے بچہ کے کان میں اذان دی اور اقامت کہی۔ دوتین دن بعد نومولود فوت ہوگیا۔ مجھے اطلاع ملی تو مَیں جنازہ پڑھانے اُن کے گھر پہنچا جہاں غیراحمدی امام بھی موجود تھا اور اُسی نے جنازہ بھی پڑھایا۔ پھر میرے کہنے پر انہوں نے مجھے بھی جنازہ پڑھنے دیا لیکن کوئی بھی میرے ساتھ شامل نہ ہوا۔ جب دفنانے کے بعد واپس ہم اُن کے گھر پہنچے تو امام صاحب بڑے غصہ میں تھے کہ مَیں نے کیوں اُن کے ساتھ نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ وہاں پر کیبا جام جاؤ صاحب چیف جارج ٹاؤن بھی موجود تھے جو احمدی تھے۔ انہوں نے امام صاحب کو ٹوک دیا تو امام صاحب خاموش ہوگئے لیکن بعد میں انہوں نے غوث کجیرا صاحب کو پیغام بھیجا کہ گاؤں کے بڑوں نے فیصلہ کیا ہے کہ جوکوئی اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے جب تک وہ احمدی کہلانے سے باز نہیں آتے ہم سب ان کا بائیکاٹ کرتے ہیں۔ غوث صاحب بڑے شریف دھیمے مزاج کے نیک مگر غریب دوست تھے۔ انہوں نے جواب میں کہا کہ مَیں احمدی ہوں اور احمدی ہی رہوں گا۔ اُس دن وہاں کے احمدیوں نے بھی عہد کیا کہ آئندہ وہ صرف احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ چنانچہ باقاعدہ جماعت بھی جارج ٹاؤن میں قائم ہوگئی۔ اور نماز جمعہ کا بھی آغاز ہوگیا۔ یہ واقعہ تو عجیب ہے مگر معلوم یوں ہوتا ہے کہ نومولود دنیا میں آیا ہی اس لئے تھا کہ اس ٹاؤن میں جماعت کا علیحدہ قیام عمل میں آئے اور ترقیات کی راہیں کھلیں۔ جلد ہی تمام احمدی متحد ہوکر دوسروں کو دعوت الی اللہ کرنے کے لئے مستعد ہوگئے۔ لیکن مخالفت بھی انتہا تک ہوگئی۔ رامض دیاب صاحب بھی مخالفین سے مل گئے اور کہا کہ مَیں نے ہی احمدیوں کو یہاں بلوایا تھا اور مَیں ہی انہیں تباہ کروں گا۔ اُس وقت اُن کے دو سینما تھے اور تین چار کپڑے کی دکانیں تھیں۔ اُس نے اپنے سینما میں ہمارے خلاف میٹنگ بلائی اور بہت زہر اگلا۔ چنانچہ بہت دعا کا موقع ملا اور خلیفۂ وقت سے بھی دعا کی درخواست کی گئی۔

ان دنوں موسم برسات کے باوجود بارش نہیں ہورہی تھی اور فصلیں خشک ہوجانے کا ڈر تھا۔ چنانچہ ہم احمدیوں نے ایک دن اعلان کیا کہ ہم کل دس بجے نماز استسقاء پڑھیں گے۔ اس اعلان کو سُن کر ایک غیراحمدی عالم بھی ہمارے ساتھ شامل ہوئے البتہ رامض دیاب نے ہمارا مذاق اڑانا شروع کردیا۔ جب ہم نے نماز استسقاء ادا کی تو سارا دن بارش نہ ہوئی۔ میرے دل میں دعا کے لئے جوش اٹھا اور اللہ تعالیٰ نے نصف رات کو اس قدر بارش نازل کی کہ ہر چیز کی پیاس بجھ گئی۔ اس نشان کا بہت مثبت اثر پڑا اور مخالفت بہت کم ہوگئی۔ البتہ رامض صاحب کو سمجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے دوسرا طریق اختیار کیا۔ اُن کے دونوں سینما تباہ ہوگئے اور چاروں دکانیں ختم ہوگئیں۔ تب وہ توبہ کرتے ہوئے واپس آئے اور پھر آخردم تک جماعت کے ساتھ منسلک رہے۔

ہماری جماعت چھوٹی تھی اور غرباء پر مشتمل تھی لیکن تبلیغ کے لئے بڑی پُرجوش تھی۔ قریبی علاقوں میں میرے ساتھ اپنے کام کا حرج کرکے جاتے۔ ہر گاؤں میں پہنچ کر ہم امام سے ملتے اور لٹریچر دیتے۔ بعض لٹریچر لینے سے انکار کردیتے اور بعض سلام بھی نہ کرتے اور نکل جانے کا کہتے۔ ایک امام بافوڈے صاحب تھے۔ انہوں نے نہ زبان سے میرے سلام کا جواب دیا اور نہ ہاتھ بڑھایا۔ مَیں نے کتاب حَمَامَةُ الْبُشْرٰی پیش کرنی چاہی تو انہوں نے انکار کردیا اور ہمیں واپس چلے جانے کا کہا۔ ہمیں ناچار واپس لوٹنا پڑا۔ یہ امام صاحب ہمارے خلاف بہت زہر اگلا کرتے تھے۔ کچھ عرصہ بعد اُن کی ایک بیوی نے اُن کے خلاف مسجد کمیٹی میں مقدمہ کردیا جس پر انہیں امامت سے فارغ کردیا گیا اور وہ مالی لحاظ سے بھی صفر ہوگئے۔ پھر وہ میرے سلام کا جواب بھی دینے لگے اور ہاتھ بھی ملا لیتے۔

ہفت روزہ ’’بدر‘‘ قادیان 6/مئی 2010ء میں شائع ہونے والی مکرم مسعود احمد چودھری صاحب کی ایک نظم سے انتخاب پیش ہے:

یہ عزت، آبرو، عظمت، خلافت کے ہی دَم سے ہے
ہر اِک پہلو سے عافیت خلافت کے ہی دَم سے ہے
ہے جس میں استقامت حوصلہ اور بے پناہ جرأت
وہ ایسی معتبر خلقت خلافت کے ہی دم سے ہے
خدا نے حضرتِ انساں کو جو یہ مرتبہ بخشا
تو اس کا ظرف اور ہمت خلافت کے ہی دم سے ہے

مکرم اسحاق سانگ صاحب نو احمدی ایک ادارہ میں ڈرائیور تھے اور قریبی دیہات میں جایا کرتے تھے۔ ایک دن انہوں نے بتایا کہ بارہ میل دُور گاؤں مصرا میں ایک استاد سعودی عرب سے پڑھ کر آیا ہے اور وہاں اپنے مدرسہ میں احمدیوں کی طرح تعلیم دیتا ہے اور تعویذ کے خلاف وعظ کرتا ہے۔ خاکسار نے انہیں کچھ عربی لٹریچر اور ایک دعوت نامہ اُن استاد صاحب کے لئے بھجوایا۔ میرا خط اور کتب کا تحفہ پا کر مکرم الحاج حمزہ صاحب بہت خوش ہوئے اور ایک روز ہمارے پاس آ گئے۔ انہیں احمدیت کا تعارف کروا کر مزید کچھ کتب پیش کی گئیں۔ چند ہفتوں بعد اُن کے مدرسہ میں ایک تقریب پر مجھے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کرنے کا موقع ملا جس کا بڑا نیک اثر ہوا اور احمدیت کے عقائد بتائے گئے تو اکثر افراد نے احمدیت قبول کر لی جو ایک بڑے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ہمارے لئے یہ بہت بڑی خبر اور خوشی تھی پہلی بار ایک گاؤں کی اکثر آبادی نے احمدیت قبول کی تھی۔ اگلے روز یہ خبر آگ کی طرح سارے گیمبیا میں پھیل گئی کہ فلاں گاؤں احمدیت میں داخل ہو گیا۔ اس پر مخالفت کا ایک طوفان ہر طرف کھڑا ہو گیا۔ اور مصرا کے احمدیوں کو بائیکاٹ کی دھمکیاں ملنے لگیں۔ اگرچہ مصرا جانا بہت مشتمل تھا لیکن خاکسار ہر ماہ ایک تکلیف دہ سفر کر کے وہاں جاتا اور وہاں کے احمدیوں کا حوصلہ بڑھاتا جو واقعی استقامت کا پہاڑ بن گئے تھے۔ کوئی مخالفت یا بائیکاٹ ان کا ایمان متزلزل نہ کر سکا۔ ان کی بعض زمینیں چھین لی گئیں مگر خدا تعالیٰ نے ان کی فصل اور باغات کی آمد میں غیر معمولی برکت عطا فرما دی۔

گاؤں کا نمبردار ہماری مخالفت میں پیش پیش تھا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد اُس کے بیٹے نے بھی احمدیت قبول کر لی۔

مصرا کے نو احمدیوں میں مکرم ابراہیم نیابلی صاحب بھی تھے جن کے سسرال ایک قریبی گاؤں نیابلی کُٹا میں رہتے تھے۔ ان لوگوں نے احمدیت کو پھیلنے سے روکنے کے لئے سکیم بنائی کہ احمدی مبلغ کو تبلیغ کے لئے بلایا جائے اور پھر سب مل کر اچانک حملہ کر کے اُسے قتل کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے ہمارے لوکل مربی الحاج ابراہیم جکنی صاحب (جو گیمبیا کے بڑے علماء میں سے تھے اور ذاتی تحقیق کے بعد احمدی ہوئے تھے) کو بلایا۔ وہ اُن دنوں مصرا میں تھے۔ چنانچہ دو تین احمدی دوستوں کے ہمراہ وہاں پہنچ گئے۔ انہیں نیابلی کُٹا کے باہر ایک جگہ بٹھا کر کہا گیا کہ خطاب کریں۔ دیگر لوگوں نے دائرہ بنا کر اپنے اوزار نکالنے شروع کئے تا کہ حملہ کریں۔ یہ دیکھ کر احمدی دوست دائرہ توڑ کر باہر آنے لگے تا کہ کوئی کنٹرول کی صورت بنائی جائے۔ اس طرح چند لمحوں میں صرف الحاج ابراہیم جکنی ہی دائرہ میں رَہ گئے۔ انہوں نے بلند آواز میں کہا کہ تم میں سے جس کی جرأت ہے آئے اور مجھ پر وار کرے۔ اور اگر نہیں کرتے تو مَیں یہ جا رہا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ وہاں سے چل کر اُن لوگوں کی طرف بڑھے جنہوں نے دائرہ بنایا ہوا تھا کہ آپ کو قتل کر دیں۔ مگر جُوں جُوں وہ آگے بڑھتے گئے لوگ آگے سے ہٹ کر دوسری طرف کا رُخ کرتے رہے تا آنکہ آپ وہاں سے نکل کر باہر آ گئے اور کسی کو ان پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ ان کی لاٹھیاں اور تلواریں (کٹلس) اُن کے ہاتھوں میں ہی رَہ گئے۔

اسی طرح گاؤں مابلی کُوٹا میں الحاج ابراہیم جکنی صاحب ہی تبلیغ کے لئے گئے اور یہاں بھی بعض لوگوں پر بڑا نیک اثر قائم ہونے لگا۔ اس گاؤں کے الکالی (نمبردار) نے الحاج جکنی صاحب کو کہا کہ تم یہاں سے نکل جاؤ اور آئندہ اس گاؤں کا رُخ نہ کرنا، مَیں تمہیں اپنی آنکھوں سے دیکھنا نہیں چاہتا۔ نمبردار کے غصہ سے سننے والوں پر خوف طاری تھا۔ مگر الحاج صاحب نے بڑے پُر وقار انداز میں فرمایا کہ ''اِنشاء اللہ تمہاری آنکھیں مجھے آئندہ نہیں دیکھ سکیں گی''۔ بالکل ایسا ہی ہوا کہ اُس الکالی کی بینائی چند دنوں میں خدا نے چھین لی اور وہ اندھا ہو گیا۔ اس واقعہ کے بعد وہاں کے مخالفین اکثر خاموشی اختیار کرتے اور اگر کوئی مخالفت کرتا بھی تو شریفانہ انداز میں مخالفت کرتا۔

بُوئے رام گاؤں، جارج ٹاؤن سے قریباً 14 میل دُور واقع تھا۔ وہاں کے ایک بڑے عالم اور امام الحاجی بوئے رام کو جب پیغام حق پہنچایا گیا تو وہ ایمان لے آئے۔ ان کے گھر والوں اور کئی طلباء نے بھی احمدیت قبول کر لی۔

جارج ٹاؤن سے کوئی بیس میل کے فاصلہ پر بڑا گاؤں پاچار نامی تھا۔ یہاں کا ایک بڑا امام تھا۔ ایک روز خاکسار نے مکرم اسحاق سانگ صاحب کو ساتھ لیا اور بس کے ذریعہ اُن کے پاس پہنچ گیا۔ امام صاحب اپنے شاگردوں کے ساتھ بیٹھے تھے۔ مَیں نے کتاب حَمَامَةُ الْبُشْرٰی پیش کرنی چاہی تو انہوں نے غصہ سے انکار کر دیا اور چلے جانے کو کہا۔ اُن کا ایک شاگرد ایک بڑا Cutlus (تلوار) اٹھا کر اُسے پتھر پر تیز کرنے لگا۔ اُسے دیکھ کر مکرم اسحاق صاحب نے خاکسار کو کہا کہ چلو یہاں سے چلیں۔ مَیں نے آہستگی سے انہیں کہا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ صورتحال ٹھیک نہیں۔ مَیں نے کہا کہ مجھے تو کوئی خوف نہیں، زیادہ سے زیادہ مجھے مار ہی دیں گے۔ مَیں تو اسلام کو پہنچانے کے لئے ہزاروں میل سے یہاں آیا ہوں، اگر آپ کو خوف ہے تو آپ چلے جائیں۔ لیکن وہ اپنی گھبراہٹ کے باوجود میرے ساتھ کھڑے رہے۔

آخر ہم نا امید ہو کر واپس روانہ ہوئے۔ گاؤں کے آخری حصہ میں ایک درخت کے نیچے ایک استاد بچوں کو عربی پڑھاتے ہوئے نظر آیا۔ خاکسار نے اُن سے عربی زبان میں گفتگو شروع کی تو وہ بڑے خوش ہوئے۔ کتاب حَمَامَةُ الْبُشْرٰی کا تحفہ انہوں نے خوشی سے قبول کیا۔ پھر بس کے ذریعہ ہم واپس جارج ٹاؤن چلے آئے۔

قریباً ایک ماہ گزرنے کے بعد ایک دن بازار میں دُور وہی اُستاد کھڑے نظر آئے لیکن مجھے دیکھ کر انہوں نے منہ دوسری طرف کر لیا اور چلنے لگے۔ خاکسار نے مزید تیز چل کر انہیں سلام کیا اور احوال پوچھا۔ وہ افسردہ سے تھے۔ کہنے لگے کہ مجھے گاؤں والوں نے مدرسہ سے نکال دیا ہے۔ آپ نے مجھے جو کتاب تحفہ میں دی تھی لوگوں نے اسے دیکھ لیا تھا اور مجھ سے بڑے سخت ناراض ہوئے کہ تم نے احمدی مبلغ سے کتاب کیوں لی۔ ہم تمہیں ملازمت سے فارغ کرتے ہیں۔ چنانچہ اس دن سے میں فارغ پھر رہا ہوں۔

گیمبیا پہنچنے کے آغاز میں ہی میری والدہ محترمہ مرحومہ کا خط آیا کہ بتائیں آپ کو کونسی سبزیاں اور کھانے کی چیزیں مل جاتی ہیں؟ جن دنوں خط ملا ان ایام میں تو کوئی سبزی مل نہیں رہی تھی اور پریشانی رہتی تھی کہ کیا کِیا جائے۔ لیکن خاکسار نے یہ سوچتے ہوئے کہ اپنی پریشانی کو ماں باپ کے پاس پہنچا کر انہیں پریشان نہیں کرنا چاہئے۔ اُنہیں ان تمام سبزیوں کے نام لکھ دیئے جو عموماً دارالحکومت میں سال کے دوران کسی وقت بھی میسر آ سکتی تھیں اور یہ لکھ دیا کہ ان میں سے جس جس چیز کو دل چاہے لے لیتا ہوں اور اس طرح کھانے کا انتظام ہو جاتا ہے۔

خاکسار اس طرح پر کھانے کا انتظام کرتا رہا کہ زیادہ تر انحصار گوشت پر تھا اور سبزیاں میسر نہ تھیں۔ چند سال تو گزارہ ہوتا رہا مگر پھر خاکسار کے جسم میں Vitamin کی سخت کمی ہو گئی اور یہ معلوم نہ تھا کہ وٹامن کی کمی ہوئی ہے۔ ہوا یوں کہ خاکسار کے جسم میں آہستہ آہستہ گرمی اتنی شدید ہو گئی کہ چارپائی پر لیٹنا مشکل ہو گیا۔ جسم کے ساتھ پہنے ہوئے کپڑے بھی جب جسم سے لگتے تو بڑی تکلیف ہوتی۔ اس وقت جو ہمارے احمدی ڈاکٹرز گیمبیا میں کام کر رہے تھے ان سے بھی مشورے ہوئے۔ گورنمنٹ کے ڈاکٹر سے بھی مشورے کئے مگر انہیں کوئی وجہ نظر نہیں آتی تھی۔ بعض نے تجویز کیا کہ پانی میں نمک ڈال کر پیوں۔ چنانچہ اس سے واقعی مجھے فائدہ ہوا مگر کچھ وقت گزرنے کے بعد پھر گرمی آ جاتی اور ایک دن میں اس طرح بار بار پانی میں نمک ڈال کر پینے سے بھی سخت تنگ آ گیا۔ بعض دفعہ بار بار نہاتا تا تھوڑی دیر ٹھنڈ رہتی مگر پھر وہی گرمی۔ اس صورتحال کے پیش نظر خاکسار ارادہ بنا رہا تھا کہ حضور کی خدمت میں لکھتا ہوں کہ مجھے افریقہ میں ایسی بیماری لاحق ہو گئی ہے کہ اب مزید یہاں رَہ نہیں سکتا مجھے واپس بلا لیا جائے۔ اسی فکر اور تذبذب کی حالت میں تھا کہ ایک دن کیپٹن ڈاکٹر طاہر احمد صاحب جو بصّے شہر میں احمدیہ میڈیکل کلینک کے انچارج تھے میرے پاس جارج ٹاؤن آئے اور انہوں نے مجھے ایک کافی بڑی بوتل دی جس میں بڑے سائز کے کیپسول تھے اور فرمایا کہ آپ نے ہر روز ایک کیپسول کھانے کے بعد کھانا ہے اور ناغہ نہیں کرنا اور ساری بوتل ختم کرنی ہے۔ ان پر لکھا ہوا کچھ نہیں تھا۔ چنانچہ ان کے ارشاد کے بموجب روزانہ ایک کیپسول کھاتا رہا۔ قریباً پندرہ دن کے بعد گرمی میں فرق پڑنے لگا۔ ڈاکٹر صاحب کو رپورٹ دی تو انہوں نے کہا کہ چھوڑنی نہیں، کھاتے رہیں۔ ایک مہینہ کے بعد ساری گرمی جسم سے جا چکی تھی اور طبیعت بالکل ہشاش بشاش ہو گئی۔ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور ڈاکٹر صاحب کا بھی جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرمائی۔ اس وقت ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ یہ ملٹی وٹامن تھے اور آپ کو سبزیاں نہ کھانے کے باعث وٹامن کی شدید کمی ہو گئی تھی جس کا اظہار جسم میں گرمی کے طور پر ہوتا تھا۔

جارج ٹاؤن سے دریا کے دوسری جانب قریباً 12 میل کے فاصلہ پر کُنٹا عور نامی قصبہ اپنے علاقہ کے لئے تجارتی مرکز تھا۔ خاکسار مہینہ میں ایک دفعہ بغرض تبلیغ یہاں جاتا۔ چنانچہ کونسل کے تین چار ملازمین یکے بعد دیگرے احمدیت میں داخل ہو گئے۔ یہاں کے امام راتب صاحب فولانی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اُن سے بھی ملا۔ وہ نرم طبیعت کے آدمی تھے تاہم وہ احمدیت کا نام سُن کر کچھ تعجب کا اظہار کرنے ہی والے تھے کہ خاکسار نے انہیں کتاب حَمَامَةُ الْبُشْرٰی بطور ہدیہ پیش کی۔ انہوں نے متذبذبانہ انداز میں کتاب لے لی۔ لیکن جب خاکسار واپسی کے لئے اڈّہ پر پہنچا تو ایک نوجوان آیا اور یہ کتاب مجھے دے کر کہا کہ امام صاحب نے فرمایا ہے یہ آپ کو دے دوں۔

کُنْٹِنْگ ایک مشہور گاؤں جارج ٹاؤن سے 7 میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس میں علماء وسلہ قبیلہ کی گدی ہے اور علماء تیار کرنے کا مدرسہ بھی۔ ان کے بہت بڑے عالم جو سعودیہ میں بھی کچھ عرصہ پڑھ کر واپس آئے اور سانکُولی کُنڈا گاؤں (جو اپنی چیفڈم کا صدر مقام ہے وہاں) کی امامت سنبھالی اور دینی تعلیم کے لئے وہاں مدرسہ قائم کیا۔ ایک احمدی کے ذریعہ اُن سے تبلیغی گفتگو بھی ہوئی۔ انہوں نے اس احمدی کو عربی کی ایک کتاب پڑھنے کے لئے دی کہ اس میں احمدیت کا بطلان ہے۔ اس کتاب میں جماعت کے خلاف تمام اعتراضات نہایت بودے اور گُستاخانہ انداز اور بازاری زبان میں تھے۔ اسے پڑھتے ہوئے سخت گِھن آتی ہے مگر پڑھنی پڑی۔ سارے یا متعدد حصہ کے جوابات اردو میں پاکٹ بُک میں چھپے ہوئے تھے۔ خاکسار نے اپنے امیر جماعت مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کو پڑھنے کے لئے بھجوائی اور لکھا کہ ہماری طرف سے عربی زبان میں اس کا جواب دینا بہت ضروری ہے۔ انہوں نے مرکز میں بھی لکھا اور محترم منیر الحصنی صاحب (آف شام) کو اس کتاب کا کوئی نسخہ خرید کر بھجوانے کے لئے کہا گیا۔ لیکن چونکہ یہ کتاب مہیا نہیں تھی اس لئے مَیں نے رات دن لگا کر تین چار صد صفحات کی ضخیم کتاب کو لفظ بلفظ نقل کیا اور منیر الحصنی صاحب (آف شام) کو بھجوایا تا کہ وہ اس کا جواب لکھ سکیں۔ مکرم امیر صاحب نے اس کتاب کو پڑھنے کے بعد اختتام کتاب پر دو آیاتِ قرآنی تحریر کر دیں۔ حقیقت یہی تھی کہ اس کتاب کا مکمل جواب اُن دو آیات میں آ گیا تھا۔

الحاج ابوبکر جالو صاحب فولانی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے اور سارے گیمبیا میں تیجانی فرقہ والے انہیں ولی اللہ کہتے تھے۔ خاکسار اپنے ایک نو احمدی دوست کے ہمراہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور چند عربی کتب پیش کیں۔ انہوں نے انکار کر دیا اور اصرار پر بھی کتب قبول نہ کیں۔ کچھ گفتگو کے بعد مجھ کھانے وغیرہ کے لئے کچھ رقم دی۔ مَیں نے کہا کہ اگر خدمت دین کے لئے ہے تو رسید بھجوا دوں گا۔ انہوں نے کہا ہرگز نہیں، یہ ذاتی ہے۔ خاکسار نے کہا کہ آپ نے میری طرف سے دیئے گئے تحفہ کتب کو قبول نہیں کیا اس لئے خاکسار بھی یہ رقم آپ سے نہیں لے سکتا۔ چنانچہ اس پر گفتگو ختم ہو گئی اور ہم واپس چلے آئے۔

(آئندہ شمارہ میں جاری ہے)

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 3 مئی 2010ء میں مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کی ایک نظم شامل اشاعت ہے۔ اس میں سے انتخاب پیش ہے:

دل کے جذبات کی توقیر دکھائی دے ہے
اب تو ہر خواب کی تعبیر دکھائی دے ہے
دل کے آنگن میں مہکنے لگے چاہت کے گلاب
ہر طرف پیار کی تاثیر دکھائی دے ہے
ہم تو بس ایک ہی صورت کے تمنائی ہیں
ہم کو بس ایک ہی تصویر دکھائی دے ہے
ان کی چاہت جو میری زیست کا عنوان بنی
اب سنورتی ہوئی تقدیر دکھائی دے ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
November 8, 2013 – November 14, 2013

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday November 8, 2013

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Quran: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
01:15	Huzoor Tour Of West Africa: A programme documenting Huzoor's visit to Aburi Botanica Gardens, Ghana. Recorded on March 17, 2004.
02:10	Homeopathy And Its Miracles
02:55	Japanese Service
03:10	Tarjamatul Quran Class: Recorded on December 9, 1996.
04:20	Biography of Hadhrat Imam Hussain (ra)
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 350
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Quran
06:50	Huzoor's Tour Of West Africa: Documenting Huzoor's visit to lajna side of Jalsa Gah, at the 75th Jalsa Salana Ghana on March 19, 2004.
07:40	Siraiki Service
08:20	Rah-e-Huda: An interactive talk show answering questions about the beliefs of the Ahmadiyya Muslim Community, thus rectifying misconceptions.
09:55	Indonesian Service
10:55	Deeni-O-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
11:30	Tilawat: Recitation of the Holy Quran
11:40	Ghazwat-e-Nabi
13:00	Live Friday Sermon
14:15	Yassarnal Quran
14:35	Bangla Shomprochar
15:40	Muharram
16:20	Friday Sermon [R]
17:40	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:30	Live Al Hiwar Ul Mubarshar
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda

Saturday November 9, 2013

00:00	World News
00:20	Tilawat: Recitation of the Holy Quran
00:35	Yassarnal Quran
01:05	Huzoor's Tour Of West Africa: Documenting Huzoor's visit to lajna Jalsa Gah, Ghana on March 19, 2004.
02:10	Friday Sermon: Recorded on November 8, 2013.
03:20	Rah-e-Huda
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 349
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al-Tarteel: An English Programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
07:00	Ijtema Lajna Imaillah UK : Recorded on October 4, 2009.
08:00	International Jama'at News
08:30	Story Time
09:00	Question And Answer Session: Part 1, recorded on June 15, 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on November 8, 2013.
12:15	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:30	Al-Tarteel
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan: A poem request programme.
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Muharram : A discussion programme about Muharram.
16:00	Live Rah-E-Huda: A live interactive talk show answering questions about the beliefs of the Ahmadiyya Muslim Community, thus rectifying misconceptions.
17:35	Al-Tarteel
18:05	World News
18:30	Live Al Hiwar Ul Mubarshar
20:30	International Jama'at News
21:00	Rah-E-Huda
22:35	Story Time
22:50	Friday Sermon [R]

Sunday November 10, 2013

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:55	Al-Tarteel
01:30	Ijtema Lajna Imaillah UK : Recorded on October 4, 2009.
02:30	Story Time
02:45	Friday Sermon: Recorded on November 1, 2013.
03:51	Muharram : A discussion programme about Muharram.
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 350
06:00	Tilawat & Dars
06:40	Yassarnal Quran
07:00	Mulaqat with Students: Recorded on May 24, 2013 in Calgari, Canada.
08:05	Faith Matters
09:00	Question And Answer Session: Recorded on July 15, 1984.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Spanish translation of the Friday sermon delivered on February 3, 2012.
12:00	Tilawat & Dars
12:40	Yassarnal Quran
13:00	Friday Sermon: Recorded on November 1, 2013.
14:10	Bengali Reply To Allegation
15:15	Mulaqat with Students [R]
16:20	Muharram Discussion
17:05	Kids Time
17:35	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:30	Live Al Hiwar Ul Mubarshar
20:40	Food For Thought
21:30	The Meaning of Life According to Islam
21:55	Friday Sermon: Recorded on November 8, 2013.
23:15	Question And Answer Session [R]

Monday November 11, 2013

00:05	World News
00:25	Tilawat: Recitation of the Holy Quran
00:35	Yassarnal Quran
01:00	Mulaqat with Students: Recorded on May 24, 2013 in Calgari, Canada.
02:05	Food For Thought
02:40	Friday Sermon: Recorded on November 8, 2013.
03:55	Real Talk
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 345
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Al-Tarteel
07:00	Huzoor's Tour Of West Africa: Documenting Huzoor's tour to West Africa including Huzoor's on March 20, 2004.
08:00	International Jama'at News
08:35	Aadab-e-Zindagi
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on March 21, 1999
10:0	Friday Sermon: Indonesian translation of the Friday sermon delivered on August 23, 2013.
11:10	The Martyrdom Of Hadhrat Imam Hussain
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Al-Tarteel
13:00	Friday Sermon: Recorded on January 11, 2008.
14:15	Bangla Shomprochar
15:05	The Martyrdom Of Hadhrat Imam Hussain
16:00	Rah-e-Huda
17:35	Al-Tarteel
18:00	World News
18:25	Huzoor's Tour Of West Africa [R]
19:30	Real Talk
20:30	Rah-e-Huda
22:05	Friday Sermon [R]
23:05	The Martyrdom Of Hadhrat Imam Hussain

Tuesday November 12, 2013

00:00	World News
00:20	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
00:40	Al-Tarteel
01:05	Huzoor's Tour Of West Africa
02:15	Kids Time
02:50	Friday Sermon
03:50	Martyrdom Of Hadhrat Imam Hussain
04:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 353
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran
07:00	Mulaqat with Students (Khuddam): Recorded on May 24, 2013 in Calgari, Canada.
08:30	Australian Service: A documentary about a trip to Dorrigo.
09:00	Question And Answer Session: Recorded on July 4, 1984.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday sermon: Sindhi translation of the Friday sermon delivered on November 8, 2013.
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Quran
13:00	Real Talk: A talk show series discussing social issues affecting today's youth.
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Spanish Service
15:30	Quran Quiz
16:00	Ghazwat-e-Nabi
17:00	Biography of Hadhrat Imam Hussain (ra)
17:35	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:30	Mulaqat with Students (Khuddam) [R]
19:30	Friday Sermon: Arabic translation of the Friday sermon delivered on November 8, 2013.
20:35	Muharram Discussion
21:00	From Democracy To Extremism: A series of studio discussions, examining the violation of the fundamental rights of the Ahmadiyya Muslim Community in Pakistan in 1974.
22:00	Biography of Hadhrat Imam Hussain (ra)
23:00	Question And Answer Session [R]

Wednesday November 13, 2013

00:00	World News
00:15	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Quran
01:15	Mulaqat with Students (Khuddam): Recorded on May 24, 2013 in Calgari, Canada
02:20	Ghazwat-e-Nabi
03:00	Australian Service
03:20	Noor-e-Mustafwi
03:50	Muharram Discussion
04:20	Biography of Hadhrat Imam Hussain (ra)
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 354
06:05	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al-Tarteel
07:00	Ijtema Ansarullah UK: Recorded on October 4, 2009.
08:00	Real Talk: A talk show series discussing social issues affecting today's youth.
09:00	Question And Answer Session: Part 1, recorded on June 15, 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Swahili Service
12:05	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:30	Al-Tarteel
13:00	Friday Sermon: Recorded on February 1, 2008.
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Deeni-O-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
15:35	Natia Moshaira: An evening of Urdu poetry with Majlis Ansarullah Rabwah.
16:45	Faith Matters: A contemporary and informative English question and answer programme exploring various matters relating to faith and religion.
17:40	Al-Tarteel
18:00	World News
18:30	Ijtema Ansarullah UK
19:30	Real Talk
20:30	Deeni-O-Fiqahi Masail
21:10	Quranic Archeology
21:55	Friday Sermon [R]
22:55	Intikhab-e-Sukhan

Thursday November 14, 2013

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50	Al-Tarteel
01:30	Ijtema Ansarullah UK
02:30	Deeni-O-Fiqahi Masail
03:05	Quranic Archeology
03:50	Faith Matters
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 348
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran
06:55	Huzoor's Tour To West Africa: Documenting Huzoor's tour to West Africa, Ghana on March 21, 2004.
07:50	Beacon of Truth: An interactive English talk show series exploring various matters relating to Islam.
08:55	Tarjamatul Quran Class
10:05	Indonesian Service
11:10	Pushto Muzakarah
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Quran
12:55	Beacon of Truth
14:00	Friday Sermon: Bengali translation of the Friday sermon delivered on November 1, 2013.
15:05	Muharram Discussion
15:40	Maseer-E-Shahindgan
16:15	Tarjamatul Quran Class [R]
17:25	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:30	Huzoor's Tour To West Africa [R]
20:35	Homeopathy And Its Miracles
21:05	Tarjamatul Quran Class
22:15	Muharram Discussion
22:50	Beacon of Truth

Please note MTA2 will be showing French & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 20 | Friday 01 November , 2013 | Issue No. 44

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ سنگاپور و آسٹریلیا 2013ء

سنگاپور، ملائشیا، تھائی لینڈ، میانمار (برما) اور سری لنکا کی جماعتوں کی نیشنل مجالس عاملہ کے ممبران کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کی میٹنگ میں جماعت کی ترقی و احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں اہم ہدایات

سنگاپور سے آسٹریلیا کے لئے روانگی۔ آسٹریلیا میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال۔ گورنمنٹ آسٹریلیا کی طرف سے ایک ممبر پارلیمنٹ نے ایئرپورٹ پر حضور انور کا استقبال کیا۔

انفرادی اور فیملی ملاقاتیں۔ سینکڑوں احباب جماعت نے اپنے پیارے آقا سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

’ڈیلی ٹیلیگراف‘، ’دی سٹینڈرڈ‘ اور ’بلیک ٹاؤن سن‘ کے اخباری نمائندوں کا حضور انور ایدہ اللہ سے انٹرویو۔ ’ڈیلی ٹیلیگراف‘ میں حضور انور کے انٹرویو کی اشاعت۔

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ اور کارکنان جلسہ سے خطاب میں ڈیوٹی دینے والے کارکنان کو اہم نصائح

خطبہ جمعہ سے جلسہ سالانہ آسٹریلیا کا افتتاح۔ نیشنل ریڈیو اور نیشنل ٹی وی ABC کے نمائندوں کا حضور انور ایدہ اللہ سے انٹرویو۔

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

30 ستمبر بروز سوموار 2013ء (حصہ دوم)

سنگاپور، ملائشیا، فلپائن، تھائی لینڈ، میانمار (برما) اور سری لنکا کی جماعتوں کی نیشنل مجالس عاملہ کے ممبران کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی میٹنگ

بعد ازاں پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ سنگاپور، نیشنل مجلس عاملہ ملائشیا اور فلپائن، تھائی لینڈ، برما اور سری لنکا کی نیشنل مجالس عاملہ کے جو ممبران اس موقع پر موجود تھے ان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

حضور انور نے دعا کروائی اور دعا کے بعد نیشنل صدر صاحب ملائشیا سے جماعتی حالات کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ صدر صاحب نے بتایا کہ بعض جگہ حالات بہتر ہیں اور بعض جگہ اچھے نہیں ہیں۔ Kuala Lumpur میں جماعت کا جو سینٹر ہے وہ رہائشی حصّہ میں ہے اس لئے بطور نماز سینٹر اُسے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ ایک علیحدہ جگہ لے کر وہاں باقاعدہ نماز ادا کی جاتی ہے۔

❁...... **حضور انور نے نیشنل صدر صاحب ملائشیا کو ہدایت** فرمائی کہ اپنا پبلک ریلیشن بڑھائیں اور ملک کی ہر سٹیٹ میں بڑھائیں، ہر طرف بڑھائیں، حکومتی افسران سے، آفیشلز سے اور سول افسران سے بھی اپنے روابط اور تعلق بڑھائیں۔ اور کوئی راستہ ایسا نکالیں کہ ان حالات سے جلد باہر نکلیں۔ نوجوانوں کی ایک ٹیم بنائیں جو بہت زیادہ محنت اور کوشش سے اپنے تعلقات اور رابطے قائم کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ملائشیا میں بھی ہمارے نوجوان ہر شعبہ میں ہونے چاہئیں۔ گورنمنٹ کی سروس مختلف اداروں اور سول سروس میں بھی ہوں۔ ہر فیلڈ میں جائیں، ہر شعبہ میں ہماری موجودگی ہونی چاہئے۔ سیکرٹری تعلیم کو کہیں کہ باقاعدہ طلباء کی کونسلنگ کریں اور ان کو گائیڈ کریں۔

حضور انور نے صدر صاحب سنگاپور کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے لئے بھی یہی ہدایت ہے۔

❁...... **سیکرٹری صاحب وصایا ملائشیا** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 305 کمانے والوں میں سے اس وقت 191 موصی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ نے تو اپنا ٹارگٹ حاصل کر لیا ہے۔

❁...... **سیکرٹری تبلیغ ملائشیا** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال ہماری 78 بیعتیں ہوئی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ان سب کے ساتھ اپنا رابطہ اور تعلق قائم رکھیں۔

❁...... **سیکرٹری تبلیغ سنگاپور** نے بتایا کہ ان کی اس سال کی بیعتوں کی تعداد پانچ ہے۔ حضور انور نے فرمایا ان سے مضبوط رابطہ رکھیں اور اپنے نظام کا حصّہ بنائیں۔ لوگ بیعت کرتے ہیں پھر رابطہ نہ ہونے کے باعث پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ ان سب کی تربیت ہونی چاہیے اور مستقل تعلق قائم رہنا چاہئے۔ مبلغ کا ان لوگوں کے ساتھ ذاتی رابطہ ہونا چاہیے۔

❁...... **سیکرٹری تعلیم سنگاپور** نے بتایا کہ ہمارے دس کے قریب طلباء یونیورسٹی جا رہے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ایک کمیٹی بنائیں جو طلباء سیکنڈری تعلیم مکمل کریں یہ کمیٹی ان کو گائیڈ کرے۔

❁...... **تھائی لینڈ کے صدر صاحب جماعت** نے بتایا کہ امسال ان کی دو بیعتیں ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک سے باقاعدہ رابطہ ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: دوسرے سے بھی رابطہ رکھیں۔

❁...... **میانمار (برما)** کے نمائندہ نے بتایا کہ ان کی امسال کی چار بیعتیں ہوئی ہیں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ سب سے رابطہ قائم رکھیں۔

❁...... حضور انور نے فرمایا: چندہ کوئی ٹیکس نہیں ہے۔ جو شرح سے معیار سے کم دینا چاہتا ہے وہ باقاعدہ اجازت حاصل کرے۔

❁...... **حضور انور نے ہدایت فرمائی** کہ سیاستدانوں سے تعلق بڑھائیں اور ایسا رابطہ رکھیں کہ جب بھی ضرورت ہو تو وہ آپ کے کام آئیں۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ بیعت بھی کریں۔ وہ سیاستدان ہیں، دنیا دار آدمی ہوتے ہیں۔ ان کو کتاب World Crisis And The Pathway To Peace دیں۔ ان کے خیالات احمدیت کے بارہ میں تبدیل ہوں گے۔ اسی طرح جرنلسٹس، بیوروکریٹس سے رابطہ کریں اور ان کو بھی یہ کتاب دیں۔

❁...... **حضور انور نے فرمایا** مجلس انصار اللہ یوکے نے چالیس ہزار کتب تقسیم کی ہیں۔ آپ بھی مسلم سکالرز اور دوسرے سکالرز جو مسلمان نہیں ہیں ان کو یہ کتاب دیں۔ اگر مُلّاں سے کوئی رابطہ ہے تو اُسے بھی یہ کتاب دیں۔ اگر آپ ملائشیا میں ری پرنٹ کر سکتے ہیں تو اس کی سافٹ کاپی لے لیں۔

❁...... **فلپائن کی عاملہ کے ممبر** نے بتایا کہ فلپائن میں نو موصی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے چندہ دہندگان کے لحاظ سے موصیوں کی تعداد بڑھائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فلپائن کے ڈاکٹر علیم صاحب کو ہدایت فرمائی کہ آپ باقاعدہ ایک خط تیار کر کے، خط کا ڈرافٹ تیار کریں اور پھر ساتھ وہاں کے حکّام کو اور منتخب لوگوں کو کتاب "Pathway to Peace" بھجوائیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: جہاں جماعتیں چھوٹی ہیں اور ٹرینڈ لوگ نہیں ہیں وہاں نومبائعین کو بھی عہدہ دیا جا سکتا ہے۔ نومبائعین کی تربیت کریں اور انہیں باقاعدہ نظام کا حصّہ بنائیں۔

❁...... **حضور انور نے فرمایا:** یوکے میں ایک انگریز Jonathon Butterworth نے دو سال قبل بیعت کی تھی۔ اس دفعہ وہ نیشنل عاملہ میں سیکرٹری تربیت برائے نومبائعین منتخب ہوا ہے اور بڑا Active ہے اور MTA پر اس کے پروگرام بھی آتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جو نومبائعین Active ہیں ان کو عہدہ دیا جا سکتا ہے اور ان سے ان کی قابلیت کے مطابق کام لیا جا سکتا ہے۔

❁...... **نیشنل صدر صاحب ملائشیا کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا** کہ آپ جس طریق پر پیغام پہنچانا چاہتے ہیں پہنچائیں۔ پروگرام بنائیں ضروری نہیں کہ پرانے طریق پر ہی چلیں۔ اب نئے راستے دیکھیں۔ نئی راہیں تلاش کریں اور نئے طریق اپنائیں۔ اپنے پروگراموں میں نوجوان خدام کو Involve کریں اور ان سے کام لیں۔ جو پرانے لوگ ہیں ان کے تجربات سے فائدہ اٹھائیں اور پلان بنانے میں ان سے مدد لیں لیکن آگے پروگرام پر عمل نوجوانوں کے ذریعہ کروائیں۔ اب مستعد ہو کر کام کریں۔

❁...... **سیکرٹری امور خارجہ سنگاپور کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا** کہ استقبالیہ تقریب میں حضور انور نے جو خطاب فرمایا ہے اس کو پرنٹ کریں اور پھر یہ بروشر چائنیز لوگوں کو دیں۔ دوسروں کو بھی دیں۔ اور تقریب میں جو مہمان شامل ہوئے ان سب سے اب رابطہ قائم رکھیں اور باقاعدہ Follow up کریں۔

❁......MTA کے لئے نوجوانوں کو ٹریننگ دینے کے حوالہ سے صدر صاحب سنگاپور کی درخواست پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ اس غرض کے لئے ایک دو ایسے نوجوانوں کا انتخاب کر کے اُن کو لندن بھجوائیں جنہیں اس میں دلچسپی ہے۔ ہم ان کو وہاں بنیادی ٹریننگ دیں گے جو ایک ماہ میں مکمل ہو

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں